مجالس ترابی

(جلد سوم)

عنوان عشرہ

قیامت اور قرآن

علاّمہ رشید ترابی

مرتبہ

الحاج علاّمہ سیّد ضمیر اختر نقوی

مرکزِ علومِ اسلامیہ
فلیٹ نمبر ۴۔ آئی۔ نعمان ٹیرس۔ فیز۔ ۳۔
یونیورسٹی روڈ۔ گلشنِ اقبال۔ بلاک گیارہ۔ کراچی

Presented by www.ziaraat.com

یہ الیکٹرونک PDF فائل اپنے بچوں کیلیے بنائی
دوسرے مومنین بھی استفادہ کر سکتے ہیں
اگر ان کے ممالک میں اردو اسلامی کتب
دستیاب نہ ہوں۔

طالب دعا
سید تنویر عباس رضوی
11-11-2008

(پہلا ایڈیشن) ۱۹۹۳ء

فون نمبر : 021-4612868
موبائل نمبر: 0300-2778856

مرکز علوم اسلامیہ

فلیٹ نمبر ۴-آئی۔ نعمان ٹیرس فیز ۳
یونیورسٹی روڈ، گلشن اقبال بلاک گیارہ کراچی

Presented by www.ziaraat.com

فہرست

"قیامت اور قرآن"

مجلسِ اوّل ـــــــــــــ ۷
مجلسِ دوم ـــــــــــــ ۲۳
مجلسِ سوم ـــــــــــــ ۳۹
مجلسِ چہارم ـــــــــــــ ۵۵
مجلسِ پنجم ـــــــــــــ ۷۱
مجلسِ ششم ـــــــــــــ ۸۳
مجلسِ ہفتم ـــــــــــــ ۹۷
مجلسِ ہشتم ـــــــــــــ ۱۰۹
مجلسِ نہم ـــــــــــــ ۱۱۹
مجلسِ عاشورہ ـــــــــــــ ۱۳۹

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حجۃ الاسلام علّامہ عقیل ترابی مدظلہٗ کے تاثرات

واقعۂ کربلا بنی نوع انسان کے لئے ایک لافانی درس گاہ ہے۔ اس درس نے پوری کائنات پر اثر قائم کیا اور پوری انسانیت کو متاثر کیا، یقیناً عالمِ اسلام پر واقعۂ کربلا کے بڑے گہرے اثرات ہیں، نہ صرف مذہب اور عقائد کے اعتبار سے بلکہ ثقافت، سیاست، تمدن اور ادب کے لحاظ سے ہر گوشۂ حیات پر واقعۂ کربلا اثر انداز ہے، اس درس کی حفاظت ایمان کی دلیل ہے۔

اس درس کو فراموش نہیں کیا جاسکتا خصوصاً اردو ادب پر واقعاتِ کربلا کے جو اثرات ہیں، کسی فرقے کے اشخاص ہوں، اردو ادب ان اثرات سے باہر نہیں جاسکتا، اُردو ادب پر کربلا نے کیا اثرات قائم کئے ہیں یہ طویل بحث ہے، علّامہ رشید ترابیؒ اعلی اللہ مقامہٗ نے دس مجلسیں "اُدب اور مذہب" کے عنوان سے ۱۹۶۴ء میں نشتر پارک میں کی تھیں۔

حق و باطل کے امتیاز کے سلسلے میں اس دور میں جو کوششیں کی جارہی ہیں وہ بھی قابلِ قدر ہیں۔ ایک گروہ اموّیت کے زیرِ اثر ہے، ایک گروہ ملوکیت کا حامی ہے لیکن ایک گروہ وہ بھی ہے جو حقانیّت کا حامی ہے جو ایمان کے تابع ہے، یہ حضرات چاہتے ہیں کہ واقعۂ کربلا کو محفوظ کریں، کربلا کا ذکر محفوظ رہے، اسی سلسلے میں علّامہ رشید ترابی اعلی اللہ مقامہٗ کی یہ تقاریر بھی تحریر کی گئی ہیں، کتابی شکل میں علّامہ کی جو تقاریر ہیں اُن میں وہ لذّت نہیں ہوسکتی جو خود علّامہ مرحوم کے بیان اور کلام میں ہوتی تھی، وہ جب تقریر کرتے تھے تو ایک شجاعت، ایک شہامت اور لذّت محسوس ہوتی تھی، بہر حال جو بھی کوشش کی گئی ہے اللہ اس کوشش کو قبول کرے۔

علّامہ رشید ترابیؒ صرف ایک ذاکر ہی نہیں بلکہ ایک عالم، ایک صحافی، ایک قانون داں، ایک اچھے شاعر اور ادیب بھی تھے، تمام صفات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان تقریروں کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ تقاریر وقتی اور ایک خاص فرقے کے لئے نہیں بلکہ علّامہ مرحوم نے یہ پیغام دیا کہ سید الشہداءؑ کی عظیم شخصیت جو رشکِ ملائک ہے، فخرِ کائنات ہے ایسی عظیم شخصیت کے واقعات کو ہر فرقے اور جماعت کو حفظ کرنا چاہیئے یہ ایمان کی دلیل ہے، اللہ آپ سب کو جزائے خیر دے۔!

Presented by www.ziaraat.com

عنوانِ عشرہ

قیامت اور قرآن

دسؔ مجلسیں

بمقام نشتر پارک - کراچی

۱۹۶۸ سنہ ء

علامہ رشید ترابیؒ

Presented by www.ziaraat.com

٦

سلام

علامہ رشید ترابیؒ

جب کبھی دل نے کسی غم میں کہا ہائے حسینؑ
دور تک عالمِ غربت میں نظر آئے حسینؑ

رات اندھیری ہے تو منزل سے بھٹکنا کیسا
اپنی آنکھوں میں ہے جب نقشِ کفِ پائے حسینؑ

بندگی ایک تو بندوں کی حقیقت بھی ہر ایک
پھر جو منشائے محمدؐ ہے وہ منشائے حسینؑ

کربلا آج بھی باقی ہے مُحب ہیں بے خوف
یہی امروز تو ہے مقصدِ فردائے حسینؑ

آئے خیمہ کی طرف پھر گئے پھر آئے حسینؑ
ماں کا دِل جانتا ہے گود میں کیا لائے حسینؑ

دی ہے قاسمؑ نے صدا، آگیا سرورؑ کو جلال
لے کے عباسؑ کو مقتل میں چلے آئے حسینؑ

قتلِ اکبرؑ پہ کھلا ہے دلِ شبیرؑ کا حال
خاک میں مل گئی اس طرح سے دنیائے حسینؑ

کاش تم دیکھتے بچےؑ سے ہوا ہے جو سلوک
روزِ عاشور یہ تھی اک تمنائے حسینؑ

امتحانِ اثرِ سجدہ ہے شہؑ کو منظور
ہے زمیں پر نگہِ زلزلہ پیمائے حسینؑ

آنکھیں سرورؑ کی کھلیں، خطبے کا آغاز ہوا
ہے یہ زینبؑ کا جہاد، اور یہ املائے حسینؑ

حشر تک ہم نے بھی جینے کی قسم کھائی ہے
نزع میں دیکھ لیا ہے رخِ زیبائے حسینؑ

ہر قدم دشمنِ تازہ سے الجھنا ہے رشیدؔ
ہر نفس دیکھتے ہیں زورِ تولائے حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ اوّل

"قیامت اور قرآن"

۱۔ قیامت غیب ہے، قیامت کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

۲۔ جس نے تفصیلِ تکوین بتائی ہے وہی تفصیلِ قیامت بھی بتا سکتا ہے۔

۳۔ نہج البلاغہ میں توحید اور قیامت کی تفصیل ہے۔

۴۔ قیامت میں ہر اُمّت اپنے امام کے ساتھ آئے گی۔

۵۔ رسولؐ نے فرمایا: ہم اور قیامت ساتھ ساتھ ہیں۔

۶۔ قیامت میں حضرت فاطمہ زہراؑ کی آمد۔

۷۔ مرثیۂ میر مونس میں امام حسین علیہ السّلام کی رخصت حضرت فاطمہ زہراؑ کی قبر سے۔

یکم محرّم ۱۹۶۸ء

نشتر پارک ۔ کراچی

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ اوّل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ لَآ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۙ
وَلَآ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ؕ (سورۂ قیامۃ آیت ۱۔ اور ۲)

عنوان کا اعلان کیا جا چکا ہے "قیامت اور قرآن" کے عنوان پر یہاں مسلسل گفتگو ہوگی۔ استعمال کے اعتبار سے لفظ عام ہے "قیامت" ہمارے روزمرّہ میں، بول چال میں، نظم میں، نثر میں، صبح سے شام تک اتنی بار یہ لفظ استعمال ہوتا ہے کہ اس کے معنی اور تفصیل کی ضرورت نہیں ہے۔ اِس کے باوجود، کیا یہ حقیقت ہے کہ سارے مسلمان تفصیل قیامت سے واقف ہیں۔؟ کیا یہ صحیح ہے کہ سب کو قیامت پر ایسا ہی یقین ہے جس کی تعلیم قرآن میں بھی ہے یا جو تفصیلاتِ قیامت قرآن نے بیان کی ہیں۔ کیا اُن تمام تفصیلات پر مسلمانوں کو یقین ہے، اعتماد ہے، ان تمام تفصیلات کو جب آپ سُنیں گے تو ایک گونا حیرت ہوگی کہ یہ کس قیامت کا ذکر ہے۔ کون مسلمان ہے جو اپنے آپ کو قیامت کا منکر بتائے۔ یہ عجیب بات ہے، قیامت غیب ہے، اور اگر غیب سے اتّصال نہیں ہے تو قیامت پر عقیدہ درست نہیں ہے۔ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ کسی غیب سے انکار کر کے کسی غیب پر ایمان لانا یہ سلسلۂ فکر کی بڑی خامی ہے۔ جب آپ شروع کرتے ہیں قرآن، بے اختیار آپ کو یہ درس دیا جاتا ہے کہ یہ کتاب اُن صاحبانِ تقویٰ کی ہدایت کے لیئے ہے :۔ اَلَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ (سورہ بقرہ آیت ۳) "جن کا ایمان غیب پر ہے۔" عجیب بات ہے یہ کہ اگر معاد غیب ہے تو مبدأ بھی غیب ہے۔ اور اگر کوئی مبدأ کو سمجھ نہ سکے تو معاد کو کیسے سمجھے گا۔ اِس لیے

Presented by www.ziaraat.com

غیب سے غیب متصل ہے۔ اور یہ سلسلۂ فکر اعلان کرتا ہے کہ کسی غیب کو اُسی وقت مانا جاسکتا ہے جب ہر لحظہ غیب سے اتّصال ہو اور اُنس ہو، اس سلسلۂ تمہید میں ایک بات اور عرض کردیں کہ وہ کون سا آسمانی مذہب ہے جس نے قیامت کا تذکرہ نہ کیا ہو، ہر آسمانی مذہب میں قیامت کا تذکرہ ہے مگر اینکہ جو مذاہب آسمانی نہیں تھے، الہامی نہیں تھے اُن کی پہچان ہی یہ قرار پائی کہ وہ قیامت کی تعلیم کر کے یہ بتائیں قیامت نام ہے اپنے پیشوا کی حضوری کا، چنانچہ ہمارا ایک طبقہ جو اپنی تعداد کو زیادہ دکھلانے میں مصروف ہے اور جو ایسا نہیں ہے۔ اس سے پہلے جس کو بہائی کہتے ہیں، یہ تفصیل دی کہ معنئ قیامت یہ ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کے لیے قیامت ہے موسٰیؑ کا آنا، موسٰیؑ کے لیے قیامت ہے عیسٰیؑ کا آنا، عیسٰیؑ کی شریعت کے لیے قیامت ہے محمدؐ عربی کا آنا، اور اس کے بعد اُنھوں نے کہا کہ ۱۲۶۲ھ میں ۵ جمادی الثّانی کو رات کو گیارہ بجے محمّد علی بابؔ پیدا ہوئے اور اس طرح سے یہ محمدؐ عربی کی قیامت آگئی۔ اور اب یہ اُن کا دَور ہے، معلوم نہیں کب تک جائے گا یہ دَور، اُنھوں نے قیامت کے یہ معنی لیے کہ کسی کی شریعت کا ختم ہوجانا۔ اور اس کے بعد سارے معنی بدل دیے، اعراف، کوثر، سلسبیل جحیم، میزان، صراط، سب کے معنی علیحدہ اور مختلف بیان کیے ہیں۔ بالکل اسی طرح ہمارا احمدی (COMMENTATOR) مُبصّرِ قرآن کا ترجمہ کرتے ہوئے جہاں جہاں لفظ قیامت اور اُس کی تشریح آئی اُنھوں نے کہا، یہ ضروری نہیں ہے کہ آنے والے زمانے سے مراد لی جائے، بلکہ یہی بدر، اُحد، خندق، خیبر، یہ مسلمانوں کی کمزوری کا زمانہ، مسلمانوں کی ترقّی کا زمانہ یہی ہے تفصیلِ حشر، ہوا یہ کہ جہاں جہاں نگاہیں مقیّد تھیں محسوسات کی، جہاں حسِّ ظاہری کی قید میں نگاہیں تھیں وہ نگاہیں حسِّ ظاہری سے باہر نہ جاسکیں۔ اور وہ غیب تک نہ پہنچ سکیں،

Presented by www.ziaraat.com

اُنھوں نے کہا قیامت حواس میں نہیں ہے، جو حواس میں آئے وہی قابلِ گفتگو ہے، قیامت حواس نہیں ہے، محسوس نہیں ہے اس لیے اُس کا انکار اُن مذاہب نے کیا جو خودساختہ و پرداختہ تھے اور جنھوں نے غلط انداز میں القاء ربّانی کا انکار کیا اور یہ بتلانے کی کوشش کی کہ ہم پر بھی وحی آتی تھی، حیرت ہے سنّتِ الٰہی جو آدمؑ سے لیکر خاتمؐ تک تھی اور جس نے ہر دور میں یہ بتلایا کہ قیامت آنے والی ہے اُس کو کیا ہوگیا بعدِ خاتمؐ جن لوگوں نے پہلے مُصلح پھر نبی اور بعد میں خدا بننے کا دعویٰ کیا ان لوگوں پر اس طرح کی وحی آگئی کہ قیامت نہیں ہے۔ یہ باتیں ہمارے سمجھ میں نہیں آتیں، لیکن عنوانِ تقریر سے یہ امر خارج ہے کہ دوسرے مذاہب کے پاس کیا عقیدہ ہے۔ عنوانِ تقریر یہ ہے کہ عقیدۂ قرآن کے اعتبار سے قیامت کیا ہے۔ یا وارثانِ قرآن نے قیامت کو کس طرح سے پیش کیا ہے۔ یہی بحث ہے۔ چونکہ ہم قرآن سے گفتگو کر رہے ہیں اِس لیے سارا عالمِ اسلام ہمارے پیشِ نظر ہے ہم مسلمانوں کو دیکھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ہم مسلمانوں کی تربیت کو اپنا شعار بنائیں اور اس سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں تو ہم بڑی حد تک اپنے علم وعمل کے میدانوں میں کامیاب وکامران ہوسکتے ہیں۔

میں عرض کر رہا تھا کہ ہر الہامی مذہب نے قیامت کے عقیدے پر نہ فقط زور دیا بلکہ اُس کو اصولِ مذہب اور اصولِ دین میں داخل کردیا۔ آپ کے پاس بھی قیامت اصولِ دین میں ہے، فروعِ دین میں نہیں ہے، قیامت کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے چونکہ اصول میں ہے اس لیئے ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ ہم ہی میں سے، ہمارے ہی دائرے میں کیا واقعی سب کا عقیدہ قیامت پر ایسا ہی ہے جو قرآن چاہتا ہے۔ اِس پر غور کریں گے، اِس مسئلے کو بڑی سنجیدگی کے ساتھ لے کر آگے بڑھنا پڑے گا، مختصر سی تمہید کے بعد صرف اتنا عرض کروں کہ اگر مبداء، دل ودماغ میں پوری طرح سے یقین کے ساتھ محکم نہیں ہے، معاد پر

Presented by www.ziaraat.com

بھی یقین ناممکن ہے، آغاز پر اگر ایمان نہیں ہے تو انجام پر ایمان نہیں ہے۔ اگر ابتدا غلط ہے تو انتہا غلط، یعنی اگر یہ دنیا صرف مادّے سے بنی ہے تو روح پر نہیں جا سکتی، مادّے سے بنی ہوئی دنیا مادّے پر ختم ہو جائے گی، اگر آغاز مادّہ ہے تو انجام مادّہ ہے۔ اور اگر آغاز میں کسی کا امر ہے کسی کا حکم ہے کسی کا ارادہ ہے کسی کی مرضی ہے تو انجام بھی کسی کا حکم ہے کسی کا ارادہ ہے کسی کی مرضی ہے اور وہی مرضی ہے جس مرضی نے ہم کو خلق کیا ہم اپنی مرضی سے نہیں پیدا ہوئے، ہم جب اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوئے تو اپنی مرضی سے مرنا بھی نہیں ہے اور جب اپنی مرضی سے مرنا نہیں ہے تو پھر اپنی مرضی سے اُس کی بارگاہ میں حاضری نہیں ہے، وہ جب چاہے بُلاتے، جب چاہے قیامت آئے، اِس اعتبار سے پہلی فکر مَبدا سے متعلق ہے، ابتدا کیا ہے۔ کائنات کیسے شروع ہوئی، عالمِ اسلام کے کیا کسی ایسے مفکّر کا نام آپ کو یاد ہے جس نے آغازِ خلقت پر گفتگو کی ہو، جس نے مَبداء پر گفتگو کی ہو، جس نے بنائے عالم پر گفتگو کی ہو، عالمِ اسلام کا کوئی مفکّر، کوئی محدّث، کوئی فقیہ، کوئی مفسّر، کوئی صاحبِ کشف، کوئی صاحبِ باطن، کوئی دنیا سے کنارہ کشی کرنے والا، کوئی مرشد، کوئی پیرِ طریقت، کوئی راہبر، کسی نے بھی مبداء پر گفتگو کی ہے عالمِ اسلام میں خلافتوں سے لے کر ملوکیتوں تک، مُلوکیت سے لے کر مَسندِ رُشد و ہدایت تک، مسندِ رُشد و ارشاد سے لے کر علم کے مدّعی حکیم و فلسفی تک کسی نے گفتگو کی ہے مَبداء پر، آغازِ کائنات کیا ہے، جس کو حق پہنچتا ہے مَبداء پر گفتگو کرنے کا اُسی کو حق پہنچتا ہے قیامت پر گفتگو کرنے کا۔ ورنہ جو آغاز و ابتداء و مَبداء کی منزل پر چُپ ہو گئے وہ قیامت کے سلسلے میں بھی خاموش نظر آئے، فقیہ تھے، محدّث تھے، مفسّر تھے، مفکّر تھے بڑی محنتیں کیں، دنیا کو کسی راہ پر لے جانے کی کوشش کی مگر ایسا معلوم ہوتا ہے:

Presented by www.ziaraat.com

سُنی حکایتِ ہستی تو درمیاں سے سُنی
نہ ابتدا کی خبر ہے، نہ انتہا معلوم (شادؔ عظیم آبادی)

قیامت کو آنا ہے، قیامت کو کیوں آنا چاہیے، مبداء سے معاد تک تعلق کیا ہے، تسلسل کیا ہے، اُس کی کیا مصلحت ہے کہ قیامت ہو، کبھی کسی نے اِن اُمور پر گفتگو کی، کتنے بڑے بڑے لکھنے والے ہیں جنھوں نے اہم عنوانات پر کتابیں لکھی ہیں لیکن کسی کتاب کا عنوان آپ کی نظر سے گذرا "مبداء اور معاد" آغاز و انجام، بڑی دھوم سُنتے تھے بڑا شہرہ سُنتے تھے عبدالوہاب کی کتاب "کتاب التّوحید" کا، یہ وہی فرقہ وہابیہ کا بانی ہے، کوشش کی اُس کو پڑھنے کی، سمجھنے کی، ایک مختصر سی کتاب اُس میں بس یہی کہ غیرِ خدا کو نہ پکارو، معنئ توحید میں جو کہ یہی رہ گئے کہ انسانوں کا تذکرہ نہ کرو، ذکر میں اللہ کے بندوں کا نام نہ لو، کسی کو اپنا قائد نہ سمجھو، اللہ، اللہ، اللہ اور بس ۔! یہ توحید کی وہ راہ ہے جو اس مختصر سی کتاب میں دکھلائی گئی ہے، سارا زور اسی بات پر کہ مسلمانوں میں ایک طبقہ یا چند افراد ایسے ہیں جو انسانوں کا بڑا احترام کرتے ہیں، وہ احترام نہ کیا جائے اِس لیے کہ وہ احترام بندگی کی حدود تک پہنچتا ہے، یہ ہے "کتاب التّوحید" بازار میں موجود ہے اردو ترجمے کے ساتھ، ۔!

میں پھر آپ کو متوجّہ کروں کہ پورے عالمِ اسلام میں کسی نے تفصیل سے احوالِ تکوین کو بیان کیا کہ دنیا کیسے بنی، امرِ الٰہی کیسے جاری ہوا، تفصیلِ تکوین کیا ہے، تکوین آپ سمجھ رہے ہیں یعنی (CREATION) خلقتِ دنیا، ۔ تفصیلِ تکوین کیا ہے، کسی نے بتایا کہ تفصیلِ تکوین کیا ہے۔ جو تفصیلِ تکوین نہ سمجھا سکے وہ تفصیلِ محشر کیا بتائے گا۔

محشر پر گفتگو کے لیے لازمی تھا کہ آغاز پر پہلے گفتگو ہو، پہلی گفتگو یہ کہ

Presented by www.ziaraat.com

آپ اگر محسوسات سے جا رہے ہیں تو محسوس پہلا امر یہ ہے کہ آپ خود اپنے خالق نہیں ہیں، آپ نے اپنے آپ کو پیدا نہیں کیا، نہ آپ کا ارادہ تھا، نہ آپ کی مرضی تھی، نہ آپ کا منشاء تھا، نہ آپ کا حق تھا، آپ ہو گئے، یہ کسی کا حکم تھا، بے اختیار نفسِ انسانی نے شعار کی منزل پر پہنچ کر کہا، میرا کوئی پیدا کرنے والا ہے، بے اختیار نفسِ انسانی نے شعور کی منزل پر پہنچ کر آواز دی، میرا کوئی خالق ہے، اسی کو قرآن مجید نے سورۂ اعراف کی ۱۷۲ ویں آیت میں یوں ارشاد فرمایا:

"وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ" (سورۃ الاعراف آیت ۱۷۲)

"اور یاد کرو اُس وقت کو جب کہ ہم نے اولادِ آدم کی ذرّیت میں سے اُن کے نفوس کو طلب کیا، اور اُن کے نفوس کو اُن پر گواہ قرار دیا، کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں (نفسِ انسان نے شعور کے ساتھ) کہا بیشک (تو ہمارا ربّ) ہے (کیوں شہادت لی اور کیوں شہادت دی) اس لئے گواہی لی ازل میں کہ کہیں قیامت کے دن انکار نہ کر دو کہ ہم کو تو علم نہیں تھا۔"

وہ ازل، وہ ابد، وہ آغاز، وہ انجام، وہ ابتداء میں شہادت، وہ انتہا میں ایک سوال، بتاؤ تم نے شہادت دی تھی کہ نہیں دی تھی، تم نے گواہی دی تھی کہ نہیں دی تھی، ہر نفس کو اِس کا یقین ہے کہ کسی نے اُس کو پیدا کیا جس نے خلق کیا وہ ہی حیات دینے والا ہے اور وہی موت دینے والا ہے اُسی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اگر ایک مرتبہ حیات عطا کی تھی تو پھر ایک مرتبہ حیات دے اور قبروں سے اُٹھائے۔

Presented by www.ziaraat.com

عرض کیا جارہا تھا کہ انسان کمالِ شعور پر شہادت دے رہا ہے کہ اُس کا کوئی ربّ ہے، مگر وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ ربّ کیا ہے؟ کیسا ہے؟ کہاں ہے؟ کب سے ہے؟ اُس کی کیا صفات ہیں؟ اُس کی کیا کیفیات ہیں؟ کوئی کہہ سکتا ہے توحید کے معنی تو یہی تھے کہ علمِ الٰہی میسّر ہو، اس اعتبار سے مبداء کا علم، آغاز کا علم خالق کی معرفت، اُس کا پہچاننا سب پر لازم ہے تاکہ قیامت سمجھ میں آئے، مبداء اور معاد، آغاز و انجام، ابتداء اور انتہا، مبداء کے لیے جب ہم نے یہ کہا کہ ہمارا پیدا کرنے والا کوئی ہے، تو کس کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اُس پیدا کرنے والے کی توصیف کرے؟ میں نے دوسری مرتبہ اس سوال کو آپ کے سامنے پوچھا ہے۔

اوّلین و آخرین میں کوئی نام اگر آپ کو یاد ہو جس نے تفصیل دی ہو تو بتایئے میں سمجھوں گا خداشناسی کا حق ادا ہوا ہے مگر ایسا نہیں ہے، جہاں جہاں نظر جاتی ہے ایک خلاء ہے، لیکن سورۂ فاطر کی آیت ہے:

"ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا"

(سورۂ ۳۵ فاطر آیت ۳۲)

"پھر ہم نے کتاب کا وارث بنایا اُن کو جو ہمارے بندوں میں سے مصطفٰے تھے۔"

یہ عجیب بات ہے کہ مصطفٰے بندوں نے یہ حق ادا کیا اور توحید پر گفتگو کی یہ گفتگو بظاہر اُدق ہے، بڑی مشکل ہے مگر میرے ساتھ فکر کیجیے، سوچنے کی عادت ڈالیے، فکر کس منزل پر ہے، ہم نے تو یہ کہہ دیا، کوئی ہے ہمارا پیدا کرنے والا....

.... لیکن حلّالِ مشکلات علیؑ ابنِ ابی طالبؑ کے علاوہ ہے کوئی دوسرا جو توحید پر اس طرح گفتگو کرے:

"فَمَنْ وَصَفَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فَقَدْ قَرَنَهٗ ، وَمَنْ

Presented by www.ziaraat.com

قَرَنَهُ فَقَدْ ثَنَّاهُ ٭ وَمَنْ ثَنَّاهُ فَقَدْ جَزَّاهُ ٭ وَمَنْ جَزَّاهُ فَقَدْ جَهِلَهُ ٭ وَمَنْ جَهِلَهُ فَقَدْ اَشَارَ اِلَيْهِ ٭ وَمَنْ اَشَارَ اِلَيْهِ فَقَدْ حَدَّهُ ٭ وَمَنْ حَدَّهُ فَقَدْ عَدَّهُ ٭ وَمَنْ قَالَ فِيْمَ فَقَدْ ضَمَّنَهُ ٭ وَمَنْ قَالَ عَلٰى مَ فَقَدْ اَخْلٰى مِنْهُ كَائِنٌ لَا عَنْ حَدَثٍ مَوْجُوْدٌ لَا عَنْ عَدَمٍ ٭ مَعَ كُلِّ شَیْءٍ لَا بِمُقَارَنَةٍ ٭

(ترجمہ)

پس جس نے اللہ پاک و منزّہ بلند و برتر کو موصوف سمجھا تو اُس نے اُس کا ایک ساتھی بنا دیا، اور جس نے اُس کا ساتھی مقرر کیا اُس نے دوئی پیدا کی، اور جس نے اُس کو دوئی کے ساتھ مان لیا اُس نے اُسے تقسیم کر دیا جزو میں اور جس نے اُسے تقسیم کر دیا اُس نے جہل و لاعلمی کا اظہار کر دیا اور جس نے اُس سے جہل و بے خبری اختیار کر لی، اُس نے اُسے اشارے کے قابل سمجھ لیا، اور جس نے اُس کی طرف اشارہ کر دیا تو اُس نے اُس کی حد مقرر کی اور جس نے اُس کی حد بندی کر دی اُس نے اُسے گن لیا اور دوسروں جیسا ہی سمجھ لیا، اور جس نے کہا کہ وہ کس میں ہے تو اُس نے اُسے کسی چیز کے اندر ضمن میں تسلیم کر لیا، اور جس نے اُس کے لیے کہا کہ کس شے پر ہے پس اُس نے اُس سے دوسری جگہوں کو خالی جان لیا، وہ اپنی ذات سے ہے ہُوا نہیں، وہ از خود موجود ہے، عدم سے وجود میں نہیں آیا، وہ ہر شے کے ساتھ ہے مگر جسمانی طور پر ملا ہوا نہیں ہے...."

"جس نے اُس کی کیفیّت بیان کی وہ موحّد نہ بن سکا مَا وَحَّدَهُ مَنْ كَيَّفَهُ ٭ وَلَا حَقِيْقَتَهُ اَصَابَ مَنْ مَثَّلَهُ ٭ جس نے اللہ کی کیفیت

Presented by www.ziaraat.com

بیان کی کہ وہ اس کیفیت میں ہے اُس کی توحید ثابت نہیں ہے، اور جس نے اُس کی کوئی مثال دینے کی کوشش کی وہ حقیقت تک نہ پہنچ سکا، وَلَا اِیَّاهُ عَنٰی مَنْ شَبَّهَهٗ اور جس نے اُس کی تصویر کھینچی وہ اپنی مراد تک نہ پہنچ سکا، وَلَا صَمَدَهٗ مَنْ اَشَارَ اِلَیْهِ وَتَوَهَّمَهٗ اور جس نے اُس کی طرف اشارہ کیا اُس نے اُس کی صمدیت (بے نیازی) کو نہیں پایا، اور جس کو پہچان سکو۔ وہ صانع نہیں بلکہ مصنوع ہے، اور اُس کے علاوہ جو بھی قیام کرے وہ علت نہیں معلول ہے، اُس کو پیدا کیا گیا ہے، اُس نے حواس دیے اور ثابت کر دیا کہ اُس کو حواس کی ضرورت نہیں۔ ایک کو دوسرے کی ضد بنایا اور یہ ثابت کر دیا کہ اس کی کوئی ضد نہیں، اور آپس میں اشیاء کے قرینے سے ثابت کر دیا کہ اُس کا کوئی قرینہ نہیں، وہ ایسا موجود نہیں کہ کبھی کسی عدم میں رہا ہو، فَمَنْ وَصَفَ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی فَقَدْ قَرَنَهٗ جس نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف کر دی کسی بھی قرینے سے، جس نے اُس کی توصیف میں ذات کو صفت سے الگ کر دیا گویا اُس نے ذاتِ باری میں دوئی پیدا کر دی، وَمَنْ قَرَنَهٗ فَقَدْ ثَنَّاهُ ۔ وَمَنْ ثَنَّاهُ فَقَدْ جَزَّاهُ اور جس نے دوئی پیدا کی اُس نے تثنیہ کیا اور تجزیہ (جز) کیا، اور جس نے تجزیہ (جز) کیا فَقَدْ جَهِلَهٗ اُس نے جہالت کا اظہار یعنی وہ جاہل رہا وَمَنْ جَهِلَهٗ فَقَدْ اَشَارَ اِلَیْهِ اور جس نے جہالت کا اظہار کیا اُس نے اُس کی طرف اشارہ کیا، وَمَنْ اَشَارَ اِلَیْهِ فَقَدْ حَدَّهٗ اور جس نے اُس کی طرف اشارہ کیا اُس نے اُس کی حدیں مقرر کر دیں وَمَنْ حَدَّهٗ فَقَدْ عَدَّهٗ اور جس نے اُسے محدود کیا اُس نے اُسے شمار میں لے لیا۔ یعنی جس نے خدا کو محدود کیا وہ جاہل رہا۔ وہ حق کو ادا نہ کر سکا۔

"فَطَرَ الْخَلَائِقَ بِقُدْرَتِهٖ" اُس نے اپنی قدرت سے مخلوق کو

پیدا کیا، کائنات کو پیدا کیا، ثُمَّ اِنْشَآءُ سُبْحَانَہُ فَتَقَ الْاَجْوَاءِ وَشَقَّ الْاَرْجَآءِ وَسَکَائِکَ الْھَوَاءِ پھر اُس پاک ذات نے جَو (فضا) کو پھاڑ دیا اور اطراف کو کشادہ کیا اور خلاء میں کشادگی و وسعت پیدا کی، اُس کے حکم نے درجہ بندی کردی کائنات میں، یہاں تک کہ فَاَجْرٰی فِیْھَا مَآءً مُتَلَاطِمًا تَیَّارُہٗ مُتَرَاکِمًا زَخَّارُہٗ ایک سیّال مادّہ جاری کیا اور کائنات میں ہر طرف ایک سیّال مادّہ حرکت کر رہا تھا، اِسی سیّال مادّے سے بلندیوں کو پیدا کیا سَمْکًا مَرْفُوْعًا۔ اُس نے پوری کائنات کو پیدا کیا اور اِس سلسلۂ تکوین میں وَاِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ، یَعُوْدُ بَعْدَ فَنَاءِ الدُّنْیَا اور بلاشبہ اللہ سبحانہٗ نے جس طرح اِس دنیا کو پیدا کیا اُسی طرح سے اُس کو فنا بھی کر دے گا۔

ابھی ہم نے تفصیلِ خِلقت پر گفتگو نہیں کی ہے مگر آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے ہیں، مولا ارشاد فرماتے ہیں اور دنیا کا فنا ہو جانا تعجّب خیز نہیں ہے اِس کی ابتدا، تعجّب خیز ہے۔

ارشاد فرمایا:

"اور ہاں اگر ساری دنیا کے جاندار اُس کے پرند اُس کے چرند اُس کے درندے اور اُس کے عقل مند، اُس کے مفکّر، اُس کے حکیم اگر وہ سب کے سب جمع ہو جائیں اُن کے لیے ممکن نہیں ہے کسی بھی حال میں وہ سب جمع ہو کر کوشش کریں تو اُن کو قدرت حاصل نہیں ہے کہ ذرا سی چیز بھی پیدا کر سکیں یہاں تک کہ وہ مچھر ہو۔ ایک مچھّر کو ساری کائنات مل کر پیدا نہیں کر سکتی، اور نہ اُن کو یہ علم ہے کہ اُس کی ایجاد کس طرح سے ہو، عقلیں حیران ہیں کہ یہ چھوٹی سی مخلوق کیسے پیدا ہوئی، اِسی لیے محروم و ناقص عقلیں واپس آئیں عقلیں حیران ہیں نہ مچھّر کی نسل کو کوئی پیدا کر سکتا ہے اور نہ مچھّر کی نسل کو کوئی

Presented by www.ziaraat.com

فنا کر سکتا ہے، دنیا صرف حیرانی کا اظہار کرتی ہے کہ یہ مخلوق بہت زیادہ ہے، دنیا کے سارے عقل مند مچھر کی نسل کو دنیا سے نہیں مٹا سکتے، کیوں نہیں مٹا سکتے ؟ اس لیئے کہ انھوں نے پیدا نہیں کیا ہے۔ جو پیدا کرتا ہے وہی فنا کرتا ہے جس کے دستِ قدرت میں خلقت ہے اُسی کے دستِ قدرت میں موت ہے۔

ارشاد فرماتے ہیں :

" دنیا کو فنا کر دے گا اور فنا کے بعد پھر اُس کو پلٹائے گا، یہ نہیں کہ اُس کو ضرورت ہے، یہ نہیں کہ اُس کو حاجت ہے، اِس لیئے نہیں کہ تنہائی سے گھبرا گیا تھا وہ، مانوس ہونے کے لیئے پھر قیامت ہو جائے اور مخلوق ہمارے پاس آجائے، نہیں، بلکہ وہ عدل کا تقاضہ ہے یہ آغاز ہو، یہ انجام ہو۔"

یہ میں نے مختصر جملے مولائے کائنات کے مختلف خُطبوں سے پیش کیے اور " نہج البلاغہ " کو آپ کے سامنے رکھا، یہ بتلانے کے لیئے کہ کسی اور مفکّر نے توحید پر اس شان سے گفتگو کی ہو تو ہم اس کو اسلام کے بشتر کارناموں میں سے ایک کارنامہ سمجھیں گے۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ نہ کسی نے گفتگو کی نہ کسی نے دعویٰ کیا اور جس نے گفتگو کی اُس نے اِس شان سے گفتگو کی، جب جاثلیق نصرانی، نصاریٰ کے بہت بڑے عالم نے بعدِ وفاتِ رسالت مآبؐ علیؑ سے پوچھا میرا ایک سوال ہے آپ جواب دیجیئے۔ آپ نے کہا : پوچھ کیا سوال ہے ؟ اُس نے کہا :

" آپؑ نے محمدؐ کے ذریعے سے خدا کو پہچانا یا خدا کے ذریعے سے محمدؐ کو پہچانا ۔۔۔۔ ؟ "

آپؑ نے ارشاد فرمایا : تو نے بہت اچھا سوال کیا ہے، میں نے محمدؐ

Presented by www.ziaraat.com

کو پہچانا ہے خدا کے ذریعے سے"۔ اب ذرا سا زحمت ہوگی تقریروں میں پابندی سے شریک ہوں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ۝ وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ ۝ (سورۂ تکویر آیت ۱-۲)

ترجمہ پھر کبھی پیش کروں گا۔ گھر جاکر پورا سورہ پڑھیئے، یہ سورۂ تکویر ہے مگر اتنی سی بات، رسولؐ نے کہا کہ قیامت آئے گی، کون رسولؐ، صاحبِ عرش کے نزدیک رہنے والا، اس کی اطاعت سب پر لازم ہے، جو امین ہے "وَمَا صَاحِبُكُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ۝" (سورۂ تکویر آیت ۲۲) وہ دیوانہ نہیں ہے"۔

علیؑ کہتے ہیں میں نے خدا کے ذریعے سے رسولؐ کو پہچانا۔ رسولؐ جب بولنے لگے اور دنیا کے سامنے وحی کو پیش کیا تو وحی نے بتلایا کہ یہ رسولؐ ہے۔ اُس دل و دماغ کی ضرورت ہے جو علّت سے معلول کی طرف آئے، جو خالق سے مخلوق کی طرف آئے، جو حبیب سے محبوب تک پہنچے۔ "میں نے خدا کے ذریعے سے رسولؐ کو پہچانا" علیؑ فرماتے ہیں۔ یعنی خدا نے پہچنوایا ہے کہ میرا بندہ یہ ہے اب اگر دنیا نے رسولؐ کے ذریعے سے خدا کو پہچاننے کی کوشش کی، اس کے معنی ابھی انھوں نے رسولؐ کو ہی نہیں پہچانا تو خدا کو کیسے پہچان رہے ہیں، اور خدا کو پہلے پہچاننا ہے تو پہلے خدا کے ذریعے سے رسولؐ کو پہچانو، بڑا اہم مسئلہ ہے عینِ کمال کے ذریعے سے پہچانا، عینِ علم کے ذریعے سے پہچانا، عینِ عدل کے ذریعے سے پہچانا، عینِ قدرت کے ذریعے سے پہچانا، ہر صفت کو دیکھ کر جب اِدھر دیکھا تو مظہر پایا، جب اُدھر سے اِدھر دیکھا تب پتہ چلا کہ اس میں نقص نہیں ہے، اس میں کوتاہیاں نہیں ہیں، کمی نہیں ہے، صرف ایک کمی ہے اور وہ یہ کہ یہ ممکن ہے اور وہ واجب ہے۔ یہ عبد ہے وہ معبود ہے، اس منزلِ کمال پر اُس کو پہنچایا۔

Presented by www.ziaraat.com

جن کو یہ منزل نصیب نہیں تھی وہ مبداء کو یوں بھول گئے کہ مبداء اُن کے سمجھ میں نہیں آیا، اور قیامت کو یوں بھول گئے کہ جب مبداء ثابت نہیں ہے تو قیامت کو کیا سمجھیں گے۔ اور اصولِ دین کی تیسری اصل ہے نبوّت، دنیائے اسلام نے کہا اصولِ دین تین ۳ ہیں۔ بحث کی ضرورت نہیں پوچھنا یہ ہے یہ تینوں اصولِ دین سمجھ میں آگئے مسلمانوں کے۔ اور جب مبداء اور معاد ہی سمجھ میں نہ آئے تو نبوّت درمیان میں کیا سمجھ میں آئی، نبوّت کا قیاس اپنے نفس پر کیا، اور کہا ہم جیسے تھے، ایسی منزل پر وہ لوگ کیا سمجھ سکیں گے اس فکر کو جو توحید سے عدل پر جائے، عدل سے نبوّت تک جائے۔ اور نبوّت سے ہدایت لے کر سلسلۂ امامت کے ذریعے قیامت تک پہنچے۔:

"یَوْمَ نَدْعُوا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ" (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۷۱)

یہ عقیدہ نہیں ہے کہ ضرورت ہے، جب وہاں تک پہنچ جائیں گے تو حق ہے پیغمبرؐ کو یہ کہنے کا کہ ہم وہاں بھی ہوں گے، رسولؐ سے بڑھ کر کون حقدار ہے جو یہ دعویٰ کرے اِس لیے کہ قرآن کہہ رہا ہے رسولؐ وہاں ہوگا۔ رسولؐ نے یہ کہا قیامت ہے تو چھوڑ نہیں دیا، ارشاد فرمایا: "میں اور قیامت اس طرح سے ساتھ ساتھ ہیں" اپنی انگلیوں کی طرف اشارہ کیا، اور جب وہاں تک آئیں گے تو نگرانِ اُمت بھی ہوں گے۔ ایسی منزل پر دیدنی ہوگا وہ حالِ قیامت کہ رسولؐ آئیں گے اور کسی کو مختار بنائیں گے۔ آج یومِ قیامت بھی ہے، آج یومِ شفاعت بھی ہے۔

خورشیدِ آسمانِ ادب کا طلوع ہے وصفِ جنابِ فاطمہؑ زہرا شروع ہے
قلبِ سلیم وقتِ خضوع وخشوع ہے اے قلب! قلبِ عصمتِ مریمؑ رجوع ہے

اے چشمِ پاک پردۂ مژگاں کو ڈال دے
مردم کو جلد اپنے مکاں سے نکال دے

Presented by www.ziaraat.com

کہتے ہیں جس کو شافعِ محشر وہ فاطمہؑ ہے جو حسنؑ حسینؑ کی مادر وہ فاطمہؑ
بیٹے کا آہ جس کے کٹا سر وہ فاطمہؑ بیٹی کی جس کی چِھن گئی چادر وہ فاطمہؑ
کیا کیا مصیبتیں سہیں اُمّت کے واسطے
آئیں گی روزِ حشر شفاعت کے واسطے (میر عشق)

پہلی محرّم، پہلی مجلس، ذکرِ فاطمہؑ، سلسلے میں نام آیا، میری نگاہیں دیکھ رہی ہیں کہ ۲۸ رجب کی رات کو جنّت البقیع میں ماں کی قبر سے حسینؑ لپٹے ہوئے ہیں۔ اور مادرِ گرامی سے اِذن مانگ رہے ہیں کہ امّاں وطن چھوڑ دوں، امّاں حسینؑ آوارہ وطن ہو رہا ہے۔

فاطمہؑ انسیہ حورا، فاطمہؑ دُرّۃ النورۃ، فاطمہؑ حوّاءِ عالمِ عقلی فاطمہؑ صورتِ نفسِ کُلّی، فاطمہؑ مریمِ کبریٰ، فاطمہؑ رشکِ صفوّرہ و آسیہؑ، فاطمہؑ بضعۃ الرّسولؐ، فاطمہؑ کمالِ عباداتِ الٰہی میں بتولؑ، فاطمہؑ جانِ آلِ محمدؐ، فاطمہؑ نفسِ آلِ محمدؐ، فاطمہؑ روحِ آلِ محمدؐ، فاطمہؑ وہ کہ جس کو حق نے پردے میں رکھا اور بتلا دیا کہ روح پردے میں ہے، وہ فاطمہؑ سر کھلے آج سے ہر مجلس، میں تشریف لائیں گی۔

حسینؑ، قبرِ زہراؑ پر اِذن مانگ رہے ہیں، آئیے ہم سب بھی شہزادی کی بارگاہ میں عرض کریں، آج محرّم کی پہلی تاریخ ہے، آپ کے اذن سے ہم نے اپنے امام باڑوں کو سنوارا ہے، عزا خانے سجائے گئے ہیں، شہزادی اِسی توقّع پر کہ آپ آئیں گی مجلسوں میں، علم کے پاس، ہر عزا خانے میں شہزادی موجود ہیں۔

حسینؑ قبرِ زہراؑ پر گئے ہیں:

ماں کی تُربت پہ گئے شاہ بچشمِ خونبار اُتری محمل سے بصد آہ و فُغاں زینبؑ زار
دوڑ کر قبر سے لپٹے جو امامِ ابرار ہاتھ زہراؑ کے نکل آئے لحد سے اِکبار

Presented by www.ziaraat.com

آئی آواز نہ رو دل کو قلق ہوتا ہے
قبر ہلتی ہے کلیجہ مرا شق ہوتا ہے
ہاں بلاؤ مرا عباسؑ دلاور ہے کدھر
وہ فدا ہے مرے پیارے پہ میں صدقے اُس پر
شکمِ غیر سے ہے کوئی، وہ میرا ہے پسر
یہ صدا سُن کے برادر کو پکارے سرورؑ
ابھی رہوار کو آگے نہ بڑھاؤ بھائی
یاد فرماتی ہیں اماں اِدھر آؤ بھائی
آکے عباسؑ نے سر رکھ دیا پائینِ مزار
آئی آواز کہ زہراؑ ترے ہاتھوں کے نثار
اپنے پیارے کے برابر میں تجھے کرتی ہوں پیار
دھیان بھائی کی حفاظت کا رہے اے دلدار
کوئی غربت میں اِسے مار نہ ڈالے بیٹا
میرا شبیرؑ ہے اب تیرے حوالے بیٹا

(میر مونسؒ)

* * *

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ دوُم

"قیامت اور قرآن"

۱۔ تاریخِ اسلام توحید اور قیامت دونوں موضوعات پر خاموش ہے۔

۲۔ نہج البلاغہ میں چیونٹی پر گفتگو اور توحید پر استدلال۔

۳۔ مَلَکوت یعنی مُلکِ ازل کو مُلکِ ابد سے ملادے۔

۴۔ اگر انجام سمجھ میں نہیں آتا تو آغاز کو دیکھو۔

۵۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: جب قیامت میں صور پھونکا جائے، میری اولاد پر درود پڑھنا نجات پاؤ گے۔

۶۔ میر عشق کے مرثیے میں شفاعت کے متعلق پیغمبر اکرمؐ اور حضرت فاطمہؑ زہرا کے درمیان گفتگو۔

۷۔ اہلِ حرم کی حضرت فاطمہؑ صغرا سے رخصت اور حضرت فاطمہؑ زہرا کی بے چینی و بے قراری۔

---

۲ محرم سنہ ۱۹۶۸ء ——— نشتر پارک کراچی

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ دوُم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ‌" لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ وَ لَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ " (سورۂ قیامت آیت ۱-۲)

اصولِ دین میں سے ایک اہم مسئلہ یعنی" قیامت " پر گفتگو ہو رہی ہے ، چونکہ فکر آغاز سے انجام تک ایک ہے اِس لیے قیامت پر گفتگو ہو ہی نہیں سکتی جب تک کہ عقیدۂ توحید واضح نہ ہو جائے ۔ ذاتِ واجب نے قرآنِ پاک میں جہاں کہیں بھی قیامت کا تذکرہ کیا وہاں بحث ہمیشہ آغاز سے کی گئی ہے۔ تاکہ انجام سمجھ میں آئے جیسے سورۂ اعراف میں ارشاد ہوا :

" کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ ؕ " (سورۂ اعراف آیت ۲۹)

" جیسے تمہاری ابتداء (ہم نے کی) ہے اُسی طرح سے (ہم) تم کو لوٹائیں گے "

جیسے بدا ہے ویسے ہی عود ہے ، جیسے مبداء ہے ویسے معاد ہے، جیسی خلقت ہے اُسی طرح سے بعث ہے ۔ (ب ، ع ، ث) قیامت پر مباحث عموماً دیکھے نہیں گئے ، علماء نے احادیث کو نقل کیا ہے لیکن بحث نہیں ہو سکی ، مسلسل کتابیں رسالت پر لکھی گئی ہیں ، مسلسل گفتگو امامت پر کی گئی ، امامت کو سیاست سے ملانے کے لیے ابنِ قتیبہ دینوری نے اپنی کتاب " الامامۃ والسیاسۃ " کو دنیا کے سامنے پیش کیا ، " الملل والنحل " کے ذی قدر مصنّف عبدالکریم شہرستانی نے نبوّت ، امامت اور ملکویت اِن سبھوں پر بہت سیر حاصل مباحث کیے ہیں ۔ کسی کتب خانے میں جاکر کتابوں کی فہرستوں میں دیکھیے کہ قیامت پر کتنی

Presented by www.ziaraat.com

کتابیں لکھی گئی ہیں۔ آپ کو تعجب ہوگا کہ ہمارے ذی قدر مصنّفین باوجود اس کے دو ثلث قرآن فقط قیامت کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ لیکن ایک خاموشی سی ہے قلم خاموش ہیں، زبان میں خاموشی ہے، تحریر و تقریر میں ایک سکوت ہے فقط اس لیے کہ قیامت سمجھ میں نہ آسکی، قیامت اس لیے سمجھ میں نہ آسکی کہ توحید محکم نہ تھی۔ وہاں توحید کیا محکم ہو جہاں تین سو ساٹھ بتوں کو چھوڑ کے دنیا آتی ہو وہاں توحید کیا سمجھ میں آئے جہاں کبھی ہاتھوں کی گفتگو ہو، کبھی پیروں کی گفتگو ہو کبھی اُس کے لحیم و شحیم جسم کی گفتگو ہو، جہاں اُس کے تخت پر بیٹھنے کی گفتگو ہو، آنے جانے کی گفتگو ہو، جہاں اُس کی سواری کا تذکرہ ہو، جہاں اُس کی سواری کے چارے اور گھاس کا تذکرہ ہو وہاں توحید کیا مسلّم ہوگی، اور جہاں توحید مفصّل نہیں وہاں قیامت پر گفتگو ہی بے سود ہے، اس لیے کہ اگر توحید کی منزل پر یہ کہدیا کہ وہ ہر شبِ جمعہ خانۂ کعبہ کی چھت پر آتا ہے تو قیامت پر یہ کہنا پڑے گا کہ بھڑکتے ہوئے جہنم کے شعلوں کو بجھانے کے لیے جہنم میں اللہ اپنے پیر کو ڈال دے گا، فکر واضح نہیں ہے۔ اور اس عدمِ وضاحت کی وجہ سے یہ مسئلہ محتاجِ تفسیر رہا، نہ توحید پر اور قیامت پر کتابیں لکھی گئیں اور نہ تقریریں ہوئی بلکہ اُس سے زیادہ قرآن کا حصّہ محیط ہے تفصیلِ محشر پر، الحمد للہ میرے سُننے والے اِس گفتگو کو سمجھ رہے ہیں، چونکہ مسلسل قرآن کی آیات سُنتے ہیں اور تلاوت کرتے ہیں اور بہت سی آیات کا ترجمہ اُن کو ازبر ہے۔ میں نے سورۂ اعراف سے آیت پڑھی: "كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝" (سورۂ اعراف آیت ۲۹) "جیسے ابتداء ویسے ہی عود"۔ اور اب سورۂ انبیاء میں ارشاد ہوا:

"كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝" (سورۂ انبیاء آیت ۱۰۴) "جیسے ہم نے پہلی خلقت کی

Presented by www.ziaraat.com

ابتداء کی تھی، جیسے ہم نے خلقِ اوّل میں ابتداء کی تھی، ہم پھر عود کریں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے اور ہم ایسا ہی کریں گے۔"

بَدَا کے لیے معاد لازم ہے، آغاز کے لیے انجام ضروری ہے۔ وہ شکوک جو ذہنِ انسانی میں پیدا ہو رہے ہیں اُس کو دُور کرنا ہے، نظریاتِ عجیب و غریب ہیں، اُن نظریات کو ایک طرف ہندو مت نے فلسفے کی صورت دے دی، دوسری طرف جدید افکار و آراء نے جو خود ساختہ مذاہب کی صورت اختیار کر چکے ہیں اُنھوں نے اپنی فلاح اور صلاح کو اسی میں دیکھا کہ قیامت کی تاویلیں کی جائیں، اور جنّت، کوثر، تسنیم، سلسبیل، طوبیٰ، میزان، حشر و نشر، صراط کے معنی کو لغت سے لے کر بتانے کی کوشش کریں کہ ان کے معنی وہ نہیں ہیں جو مسلمان بیان کر رہے ہیں لیکن قرآن کے پڑھنے والے مسلمان جانتے ہیں کہ شارعِ مقدّس نے جب ادبِ عرب میں تصرّف کیا اور لغت سے الفاظ لے لیے اپنے استعمال کے لیے تو اُن الفاظ کو وہ معنی عطا کیے کہ جس کے بعد کسی مسلمان کو اس کا حق نہیں پہنچتا کہ اُس لفظ کو قرآن سے لے کر پھر لغت سے عرض کر دے۔ جیسے لفظ " حج " لغت میں حج کے معنی ارادے کے ہیں، اور آپ حج کے معنی بخوبی جانتے ہیں اگر آپ گھر سے نکلے اور بہت بڑا لغت کا جاننے والا آپ سے پوچھے: بھئی کہاں کا حج ہے۔" یقیناً آپ کا ضمیر اس کو برداشت نہیں کرے گا کہ یہ لفظ جو استعمال کیا جا رہا ہے نہ فقط غلط ہے بلکہ توہینِ شریعت بھی ہے۔ اِس طرح شارعِ مقدّس نے صدہا الفاظ لغتِ عرب سے لے لیے، اِن الفاظ کے معنیٰ لغت میں کچھ اور ہیں: صلوٰۃ زکوٰۃ، خمس، جہاد، حج، معروف، منکر۔ یہ تمام الفاظ لغوی اعتبار سے کچھ اور معنی رکھتے ہیں لیکن جن معنی میں قرآن نے اِن الفاظ کو لیا، اب

Presented by www.ziaraat.com

کوئی لعنت کو واپس نہیں دے سکتا، لیکن خود ساختہ مذاہب بہت سی چیزوں سے بچنے کے لیے تاویلات پر مجبور ہو گئے، اور مسلمان علماء نے قیامت کے مسئلے پر سکوت اس لیے اختیار کیا، جب تفصیلِ حشر پر نظر پڑی تو پتہ چلا جن اشخاص پر یہاں پردے ڈالنے کی کوشش کی تھی وہاں وہ آنے والے ہیں۔ اب آپ سمجھ گئے ہم قیامت پر کیوں گفتگو کر رہے ہیں۔ اس لیے کہ توحید اگر کسی کو سمجھا نہیں سکتی اور عدل، نبوّت، امامت سے دنیا بات سمجھنے پر آمادہ نہیں ہے تو قیامت کے میدان میں آ کے سمجھے، اشخاص کی تعظیم شرک نہیں ہے اشخاص کا احترام کفر نہیں ہے وہاں انھیں سے کام ہے جن سے یہاں نظریں نیچی ہو رہی ہیں۔ انھیں سے کام ہے جن کو یہاں نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

کل کی تقریر کے آخری حصّے پر ہم واپس آتے ہیں۔

امیرالمومنینؑ خلقتِ کائنات کے خطبے کو ختم کر کے ارشاد فرماتے ہیں، "دنیا اسی طرح سے پھر عود کی منزل پر آئے گی، اسی طرح سے قیامت واقع ہو گی اور سب کو اُٹھایا جائے گا۔" اور قرآن نے کہا سورۂ یٰسٓ میں سب کو یاد ہے۔ آخری چار آیتیں دیکھیے:

"........ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ○ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ○ ۨ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ○ (سورۂ یٰسٓ ۳۶ آیت ۷۷ تا ۸۰)

" نطفے سے تو ہم نے پیدا کیا ہے، جرثومۂ حیات سے تو ہم نے پیدا کیا ہے

Presented by www.ziaraat.com

بڑی ناچیز خلقت اور دشمنی ہم ہی سے، مثالیں ہم کو دیتا ہے، اعتراض ہم پہ کرتا ہے، کیسی دنیا بنے گی، کیسی قیامت آئے گی، اور خود اپنی خلقت کو تو بھول رہا ہے، یہ کہتا ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کرسکتا ہے، گلی اور سڑی ہڈیوں کو کیسے زندہ کرسکتا ہے۔ ربّ نے جواب دیا، وہی پیدا کرے گا اُسی طرح جس طرح تم کو پہلی مرتبہ خلق کیا تھا۔ اِس سے بڑا کوئی استدلال ہے، اپنے آغاز کو تو دیکھو، وہ اپنی قوتِ تخلیق سے خبر دار ہے وہ جانتا ہے، کبھی خیال بھی آیا یہ ہرے پتّوں میں آگ کیسے لگتی ہے، کبھی پتہ چلا لکڑی کی سنخیت آگ سے کیا ہے (یہ فلسفہ ہے) کبھی پتہ چلا کہ لکڑی کو کیوں آگ جلاتی ہے، یہ سنخیت کیا ہے دو چیزوں میں، مگر تم کیا جانو کتنے علوم کی ضرورت ہے ایک صرف توحید کو سمجھنے کے لیے۔

حضرت امیرالمومنینؑ کوفہ کے منبر پر چیونٹی کے متعلق گفتگو کر رہے تھے ۱۹۷۱ء میں آگرہ شہید ثالثؒ کے مزار پر مجلس میں امیرالمومنینؑ کے اس خطبے کی میں نے تلاوت کی تھی۔

"اُنْظُرُوا اِلَى النَّمْلَةِ فِي صِغَرِ جُثَّتِهَا وَلَطَافَةِ هَيْئَتِهَا لَا تَكَادُ تُنَالُ بِلَحْظِ الْبَصَرِ وَلَا بِمُسْتَدْرَكِ الْفِكْرِ كَيْفَ دَبَّتْ عَلَى اَرْضِهَا وَصُبَّتْ عَلَى رِزْقِهَا

امیرالمومنینؑ ایک چیونٹی کی تعریف کر رہے ہیں کبھی تم نے OBSERVE کیا، کبھی تم نے مشاہدہ کیا، سائنس کی بنیاد (OBSERVATION) مشاہدہ ہے، دوسری منزل تجربہ ہے، تیسری منزل تجارتی افادیت ہے۔ لیکن بنیاد مشاہدہ ہے۔ ارشاد ہوا اَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

"تم آسمانوں اور زمین میں مشاہدہ کیوں نہیں کرتے" (سورۂ اعراف آیت ۱۸۵)

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام ارشاد فرماتے ہیں:

"ذرا چیونٹی کا تو مشاہدہ کرو" کسی نے مشاہدہ کیا۔ میں نے اُسی تقریر

Presented by www.ziaraat.com

میں کہا تھا، لارڈ فراڈے نے بیس برس تک اپنی میتھیو اسکوپ اسٹیڈی سے چیونٹی کے حالات معلوم کیے اور بیس برس کے بعد ایک کتاب لکھی "THE ANT" یہ کتاب آج بھی کتب خانوں میں موجود ہے۔ "اَلنَّمْلَۃُ" اِس کتاب میں جتنے ابواب قائم کیے لارڈ فراڈے نے، حضرت علیؑ کے خطبے میں وہ تمام ابواب موجود ہیں۔" رزق کو کیسے جمع کرتی ہے، اس کو شعور کیسے ہے، بیماروں کو کہاں رکھتی ہے، گھر کس طرح سے بناتی ہے، کس موسم میں کس موسم کے لیے غلّہ جمع کرتی ہے کتنا شعور اس کو اپنی حفاظت کا ہے، کس قدر سوچتی ہے، کس طرح سے دیکھتی ہے، اس کے گلے میں کیا ہے، اس کے جسم میں کیا ہے، اُس کے پاؤں میں کیا ہے اسی خطبے میں علیؑ نے سب کچھ بتا دیا تھا۔ ارشاد فرماتے ہیں:

"وَلَوْ ضَرَبْتَ فِيْ مَذَاهِبِ فِكْرِكَ لِتَبْلُغَ غَايَاتِهِ ∴
مَا دَلَّتْكَ الدَّلَالَةُ إِلَّا عَلَىٰ أَنَّ فَاطِرَ النَّمْلَةِ هُوَ
فَاطِرُ النَّخْلَةِ ∴ لِدَقِيْقِ تَفْصِيْلِ كُلِّ شَيْءٍ ∴
وَغَامِضِ اخْتِلَافِ كُلِّ حَيٍّ وَمَا الْجَلِيْلُ وَ
اللَّطِيْفُ ∴ وَالثَّقِيْلُ وَالْخَفِيْفُ ∴ وَالْقَوِيُّ وَ
الضَّعِيْفُ ∴ فِيْ خَلْقِهِ إِلَّا سَوَاءٌ ∴"

ارشاد فرماتے ہیں: "اگر تم اپنے تمام مذاہبِ فکر میں تلاش کرو، اگر تم اپنے تمام علوم کو ایک جگہ کر دو BIOLOGY کو (علمِ نباتات) BOTANY کو علمِ حیات سے ملا دو، BOTANY اور BIOLOGY کو (ZOOLOGY) علمِ حیوانات سے ملا دو اور علمِ طبقات الارض کو اور علمِ ہیئت کو علمِ طبعیات و علمِ کیمیا سے ملا دو اور تمام علوم کو ایک جگہ کر دو پھر پتہ چلے گا کہ چیونٹی کو پیدا کرنے والا اور کھجور کے درخت کا پیدا کرنے والا ایک ہے۔ تفصیلات میں نہیں

Presented by www.ziaraat.com

جاؤں گا۔ ارشاد فرماتے ہیں: "ظاہر میں اختلافات عظیم ہیں، باطن میں اتحاد ایک ہے، جیسے پانی، ہوا، سماء، فضا، آسمان و زمین یہ سب خلقت میں ایک ہیں۔

ہمارا عالم یہ ہے ہم کسی ایک طرف گئے MEDICINE پڑھی تو اُدھر کے ہی ہو گئے، لٹریچر (LITERATURE) پڑھا تو اسی کے ہو گئے نباتیات میں گئے تو کسی خاص شعبے میں کام کرنا شروع کیا، ایسا تو کوئی نہیں ملا جو سارے علوم کو وقتِ واحد میں ایک جگہ کر لے، اِس سے نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے ایک پتّے کو دیکھا وہ پتّا آپ کے لیے غیب تھا، نباتات کے ماہر کے لیے حضور تھا آپ کے لیے غیب، اسی طرح زمین کے طبقات کی بحث چھڑی تو نباتات کے ماہر کے لیے غیب ماہرِ علم طبقات الارض کے لیے حضور، اور اسی طرح زُہرہ و عطارُدؔ کی باتیں چھڑیں تو علمِ طبقات الارض کے لیے غیب لیکن ماہرِ علمِ ہیئت کے لیے حضور، اور اسی طرح خون کے ذرّات کی باتیں چھڑیں تو آپ کے لیے غیب لیکن آپ کے ڈاکٹر کے لیے حضور، تو غیب اضافی ہے جہاں علم نہیں ہے وہاں غیب ہے، بچّے کے لیے جو غیب ہے وہ جوان کے لیے نہیں، جوان کے لیے جو غیب ہے وہ ضعیف کے لیے نہیں، جاہل کے لیے جو غیب ہے وہ عالم کے لیے نہیں۔ یہ درجہ بہ درجہ غیب اور حضور ہے۔

"وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ۝" (سورۂ یوسف آیت ۷۶)

" اور ہر عالم پر ایک دوسرا عالم ہے "

ہر عالِم پر ایک اور عالِم کو فضیلت ہے، اِسی لیے اِس کا غیب اُس کا حضور۔ بالکل اِسی طرح قیامت غیب ہے، مگر اُس کے لیے حضور جس کو ایک رات اپنے پاس بُلا کر دکھایا، یہ کوثر ہے، یہ جنّت، یہ طوبیٰ، ——— !

Presented by www.ziaraat.com

کم ازکم اِس کو تو مسلمان تسلیم کریں، ارے معراج کی باتوں کو بھی نہیں تسلیم کریں گے۔ بُلا کر دکھایا کہ اِس غیب کو دیکھو، اور اِس لیے دیکھو "اے حبیبؐ! پہلے سے مانوس رہو اور سمجھاؤ تو اِس طرح سے سمجھاؤ کہ دنیا یہ سمجھے یہ تو دیکھی ہوئی باتیں ہیں۔ اور ایسی منزل پر نبیؐ نے سمجھایا، قرآن نے جو سمجھایا مقامِ خلقت پر، مقامِ تکوین پر، خالقِ کل نے سمجھایا:

"اَوَلَيْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰی ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝" (سورۂ یٰسٓ ۳۶ آیت ۸۱ تا ۸۳)

زمین و آسمان کا خالق کیا اس بات پر قادر نہیں ہے کہ دوبارہ اسی طرح پلٹا دے، اُسی کی طرف رجعت ہے، اُسی کے دستِ قدرت میں ملکوتِ عالم ہے، ہولڈ (HOLD) ہے۔ ساری کائنات کا کنٹرول (CONTROL) ملکوت ہے، ایک کا ربط دوسری چیز سے یہ ہے ملکوت، سبھوں نے مُلک کا دعویٰ کیا ہے لیکن ملکوت وہ جو مُلکِ سماوات کو مُلکِ ارضی سے ملا دے مَلکوت وہ جو مُلکِ ارضیین کو مُلکِ ازل سے ملا دے، جو مُلکِ ازل کو مُلکِ ابد سے ملا دے، جو مَبداء کو جانے معاد کو جانے، سب پر کنٹرول رکھے، وہ مَلکوت ہے۔ یہ قرآن کا استدلال تھا۔

گفتگو عمیق سے عمیق تر ہوتی جائے گی، اب دوسرے استدلالِ قرآن کو یاد رکھیئے: ـــــــ

"يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا

Presented by www.ziaraat.com

خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ
ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ
لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى
ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَ
مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ
الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ؕ وَتَرَى
الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ
وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ
بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ
فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ
مُّنِيْرٍ ۝ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ
فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ
الْحَرِيْقِ ۝ " (سورۂ حج ۲۲ آیت ۵ تا ۹)

" اے انسان! اگر محشر میں تم کو اُٹھائے جانے میں شک ہے، ہم نے تم کو مٹی سے بنایا ہے، مٹی تک تو آپ کے ساتھ ہے، اختلاف وہیں ہے، ہم نے مٹی سے بنایا پھر نطفے سے، پھر علقے سے یعنی جمے ہوئے خون سے، پھر گوشت کے لوتھڑے سے مگر وہ گوشت کا لوتھڑا کبھی کامل ہو گیا اور کبھی نامکمل رہ گیا، ہم نے تم کبھی ناقص رکھا تاکہ اس منزل پر یہ دکھلا دیں کہ نہ تمھارا ارادہ شامل ہے نہ تمھاری مرضی

Presented by www.ziaraat.com

شامل ہے، پھر تمھارا دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے، پھر ارحامِ اُمّہات میں جگہ دی، ایک خاص زمانے تک جس کے لیے چاہا، پھر تم آئے طفولیت کے عالم میں، اور پھر تم نے کمال حاصل کیا جوان ہوئے، پھر ہم نے تم کو قوّت عطا کی، اور تم میں سے کچھ لوگ بڑھاپے سے قبل ہی مر گئے، اور تم میں سے بعض کو زندگی کے آخری حصّے تک پہنچا دیا تاکہ جاننے کے بعد سب کچھ بھلا دو، تم سٹھیا گئے۔ " یہ قدرتیں دیکھیئے " کہاں ہیں ڈگریاں کہاں ہیں تجربے، یہ ضعیفی کی آخری منزلیں اور کچھ بھی یاد نہیں ہے، کہاں ہیں اختیارات، کہاں ہیں وہ آپ کے ارادے، کچھ نہیں، اب قرآن کا استدلال دیکھیئے، اِس منزل تک پہنچا دیا، تم نے کبھی بنجر زمین کو بھی دیکھا، کبھی بے آباد ویرانوں کو بھی دیکھا، جب ہم نے پانی کو نازل کیا، یہ زمین پھلی پھولی، شاداب ہو کر لہلہا اُٹھی اور ہر طرف سے زمین سبز ہی سبز نظر آنے لگی، یہ کس کا کام ہے 'وہ اللہ ہے' حق ہے اور وہ اسی طرح مُردوں کو زندہ کرے گا، اور یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور قیامت یقیناً آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور بے شک جو لوگ قبروں میں ہیں اُن کو خدا دوبارہ زندہ کرے گا، اور ایسے بھی لوگ ہیں جو اس معاملے میں اللہ سے لڑ رہے ہیں اور انھیں علم نہیں ہے، اُن کے لیے دُنیا میں بھی رُسوائی ہے اور قیامت کے دن بھی ہم جہنّم کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

قرآن کا استدلال یہ ہے، اگر انجام سمجھ میں نہیں آتا تو آغاز کو دیکھو مگر جو آغاز میں بھٹک جائے، وہ انجام سے بے خبر ہے۔ میں نے یہ طے کیا مطالعے کے بعد کہ یہ اغماض یعنی یہ چشم پوشی، یہ نگاہوں کا چُرانا، بَدا اور مَبدا،

Presented by www.ziaraat.com

سے سہواً نہیں ہے، جہالت کے اعتبار سے نہیں ہے، عمداً ہے۔ یہ اغماض عمداً ہے، تاکہ اتنا کہہ سکیں ہم نے چونکہ آغاز پر گفتگو نہیں کی اسی لیے ہم نے انجام پر بھی گفتگو نہیں کی لیکن اب تو ہم نے طے کیا ہے کہ گفتگو کو انجام سے شروع کریں گے، تاکہ آغاز سمجھ میں آئے۔

تقریر کو خاتمے پر پہنچاتے ہوتے ایک عجیب حدیث آپ کے سامنے پڑھنا چاہتا ہوں، ہمارے برادرانِ دینی اہلِ سنّت والجماعت کی اہم ترین کتاب "مُستدرکِ حاکم" حاکم نیشاپوری، محمد ابنِ علی ابنِ موسیٰ ابنِ بابویہ قُمّی کا ہم عصر ہے جن کی کتاب "مَن لایَحضرُ" ہے۔ یہ ۳۶۰ھ اور ۳۸۰ھ کا زمانہ ہے۔ "صحاحِ ستّہ" کے بعد مسلم اور بخاری کی حدیثوں کو رِجال پر پرکھ کر حاکم نے یہ کیا کہ ثقہ ترین راویوں سے پیغمبرؐ سے جو روایت ملی تھی اُس کو انھوں نے جمع کیا، اِستدراک کیا، اُس کو "مستدرک" کہتے ہیں، یعنی جو رہ گیا تھا اُس کو جمع کیا اُس کو مُستدرک کہتے ہیں، "مُستدرکِ حاکم" یہ قدیم ترین کتاب ہے "صحاحِ ستّہ" کے بعد، یہ کتاب بہت ضخیم ہے اور نایاب ہے، "مُستدرکِ حاکم" کی آخری جلد کے آخری باب میں قیامت پر گفتگو ہے اس شان سے کہ پیغمبرؐ قیامت کا ذکر کر رہے تھے، چہرہ اُداس تھا، رنگ متغیّر تھا اس لیے کہ دکھی ہوئی دنیا سے مُضمحل تھے، اور گفتگو یہ تھی کہ صُور کیسے پھُنکے گا، جس سے دنیا تباہ ہوگی اور آواز کیسی ہوگی، ایک آواز آئے گی اور زمین و آسمان میں ہر شخص چیخ اُٹھے گا

"وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ... (سورہ زُمر[۳۹] آیت ۶۸)

اور (جب) صُور پھونکا جائے گا تو جو (لوگ) آسمانوں میں ہیں اور جو (لوگ) زمین میں ہیں (موت سے) بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے۔"

Presented by www.ziaraat.com

پیغمبرؐ اکرم نے ارشاد فرمایا: بڑی پریشانی کا وقت ہوگا عورتوں کے لیے، مَردوں کے لیے، بچّوں کے لیے، وحشی درندے ایک جگہ جمع ہوجائیں گے، ایک دوسرے کو پھاڑ کھانے والے ایک بزم میں آجائیں گے، قاتل و مقتول ایک جگہ ہوجائیں گے، اتنی وحشت ہوگی کہ ہر ایک کو اپنی اپنی فکر ہوگی اور صُور پُھنکے گا، ایسے میں حاکم نیشاپوری کہتے ہیں، کسی نے پوچھا: اللہ کے رسولؐ! اُس وقت ہم زندہ ہوں اور صُور پُھنکے تو ہم کیا کریں؟ (آپ سُنیں گے اور اس پر عمل کریں گے) پیغمبرؐ نے ارشاد فرمایا: "اگر صُور پُھنکے تو مجھ پر اور میری اولاد پر دُرود بھیجو" عادت ڈالو بلند آواز سے پکار کے دُرود پڑھنے کی، یہ صُور کا جواب ہے، صُورِ اسرافیل کا جواب ہے دُرود، کہاں ہیں علمائے اسلام، قیامت آنے والی ہے، مجھ پر دُرود بھیجو، لیکن جن لوگوں پر دُرود بار ہے وہ اب یا قیامت آجائے وہ دُرود نہیں بھیجیں گے۔ اور جن کو یہاں عادت ہے وہ اُس وقت بھی دُرود بھیجیں گے، ابھی نام نہیں لیا، ابھی مدد نہیں مانگی ابھی تو قیامت شروع ہو رہی ہے، دُرود بھیجو، آپ میرے اشارے کو سمجھ گئے، دُرود بھیجو نجات ہے، صُور کا خوف ختم ہو جائے، جب دل ڈر جائے تو ایک نسخہ دیا کہ دُرود بھیجو، اب اُس کو شرک جانو یا بدعت سمجھو، میں نے اپنی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا۔ یہ "مُستدرک" سے بیان کیا ہے۔ پیغمبرؐ اکرم نے فرمایا: "قیامت کا آغاز صُور سے ہے اور ارشاد ہے وہیں سے شروع کرو۔۔۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

قیامت کے ذکر سے رسولؐ ہمیشہ بے چین ہوجاتے تھے، اکثر آنکھیں نم ہوجاتی تھیں، آنسو رُخسارِ اقدس پر بہنے لگتے تھے، بہت سوچتے تھے کہ کیا ہوگا۔ کل میں نے ایک مرثیے کے دو بند پڑھے تھے اُس مرثیے کے دو بند

Presented by www.ziaraat.com

اور سنیئے :-

بیٹھے تھے ایک روز نبی فاطمہؑ کے پاس
تھا آفتابِ روئے رسولؐ خدا اُداس
رو کر کہا بتولؑ سے کیوں میری حق شناس
شبرؑ پیے گا زہر، سہے گا حسینؑ پیاس
جب مرتضیٰ کو دیکھیے اُمّت کا ذکر ہے
بیٹی تمھیں بھی کچھ مری اُمّت کی فکر ہے
ہنس کر کہا مری تو اُسی دن بن آئیگی
مجبور اختیار اُسی روز پائے گی

جبرئیل آچکے تھے، رسولؐ گھر میں متفکر داخل ہوئے تھے، بیٹی سے گفتگو تھی، قیامت کا ذکر تھا، بیٹی نے جواب دیا: مجبور اختیار اُسی روز پائے گی"۔ اسی مصرع کی زحمت دینا تھی، میں اِس مصرع کے لیے یہ بند پڑھ رہا تھا، قیامت یوم دین، یوم عدل، دنیا کو پریشانی ہے تو یہی ہے، اگر عدل کا دن ہے تو ظلم کے دفتر کُھلیں گے، آلِ محمدؐ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ ہر معصوم نے وصیّت کی ہے اِلّا حسینؑ ابنِ علیؑ کے، حسینؑ ابنِ علیؑ نے مدینے سے چلتے وقت وصیّت کی تاکہ اہلِ مدینہ جان لیں اور دنیا تک یہ پیغام جائے، اُس وصیّت میں یہ ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کی وصیّت محمدؒ حنفیہ سے، حسینؑ ابن علیؑ گواہی دیتا ہے کہ اللہ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، حسینؑ گواہی دیتا ہے کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں، حسینؑ گواہی دیتا ہے کہ موت حق ہے، حسینؑ گواہی دیتا ہے کہ سوالِ مُنکر و نکیر حق ہے، حسینؑ گواہی دیتا ہے کہ صراط و جنّت و نار حق ہے، حسینؑ گواہی دیتا ہے کہ قیامت آنے والی ہے، اور قبروں میں جو ہیں اُن کو خدا اُٹھانے والا ہے یہ ہے حسینؑ ابنِ علیؑ کا وصیّت نامہ، مدینے سے چلتے ہوئے یہ وصیّت نامہ لکھا:

بڑی شان سے سواری چلی، کُل ذکر تھا کہ فرزندِ رسولؐ گھوڑے پر سوار ہوتے، شہزادیاں محملوں میں جلوہ افروز ہوئیں، سب سے آخر میں پورے قافلے

Presented by www.ziaraat.com

کا جائزہ لے کر عباسؑ والدۂ گرامی سے اجازت لے کر، دعائیں لے کر گھوڑے پر سوار ہوئے، ۲۸ رجب کی شام تھی، آفتاب اُفقِ مدینہ سے ڈوب رہا تھا، آہستہ آہستہ قافلہ مدینے کے دروازے تک پہنچا، عباسؑ نے ایک مرتبہ اپنے گھوڑے کو تیز کیا دوڑاتے ہوئے، ناقوں سے گذرتے ہوئے، اصحاب کی سواریوں سے گذرتے ہوئے حسینؑ ابنِ علیؑ کی سواری کے قریب آئے، بھائی نے بھائی کو دیکھا، حسینؑ نے گھوڑے کو روکا، عباسؑ نے ادب سے سر کو جھکایا، پوچھا عباسؑ کیا بات ہے؟ کہا ــــ مولا ــــ سواری کو روکیے فاطمہ صغرا قافلے کے پیچھے پیچھے آرہی ہے۔ صاحبانِ اولاد جمع ہیں ــــ پورا گھر جا رہا ہے، ایک بیمار بیٹی رہ گئی ہے، عرض کیا۔ قافلے کے پیچھے پیچھے اُمِ سلمہؑ کا ہاتھ تھامے، پکارتی ہوئی آرہی ہے، بابا ٹھہرو، بابا، آخری مرتبہ صغرا دیکھ لے صورت کو ــــ قافلہ روکا گیا، قناتیں لگا دی گئیں، سیدانیاں اُتریں بیمار بیٹی آئی، ایک ایک کو سلام کیا، ایک ایک نے بیمار کو گلے سے لگایا، اب کسی سے کچھ نہیں کہا، مِنّت کی نہ سماجت کی کہ ساتھ لے چلو بس اتنا کہا آخری بار دیکھنا چاہتی تھی، علی اکبرؑ کو سلام کیا، چچا عباسؑ کو سلام کیا، اُمِ ربابؑ کے قریب آئیں علی اصغر کو گود میں لے کر پیار کیا، حسینؑ ابنِ علیؑ کی خدمت میں آداب بجا لا کر قدم بوسی کیلئے جھک گئیں، امامؑ نے بیٹی کے سر کو اُٹھا کر سینے سے لگایا اور کہا امام زادی ہو بیٹی صبر کرو میری جان' یہ کہکر عباسؑ سے کہا بھائی چلو۔ صغرا وہیں مٹی پر بیٹھ گئیں۔ قافلہ چلا۔ جانے والے قافلے کا گرد و غبار اُڑ کر صغرا کے سر پر پڑا۔ قافلہ نکل گیا، بابا کی آواز کانوں میں گونجتی رہی۔ گھبراؤ نہیں علی اکبرؑ آئیں گے۔ عباسؑ آئیں گے۔ کوئی لینے کے لیے آئے گا۔ شعبان گذر گیا۔ ماہِ رمضان گذر گیا۔ شوّال اور ذیقعد کے مہینے گذر گئے۔ ذی الحجہ کا زمانہ بھی گذرا۔ محرّم کا چاند آیا ــــ فاطمہ صغرا کے دل میں وسواس پیدا ہوا محرّم کے دس دن گذر۔ فاطمہ صغرا نے کہا دادی! ہوا میں بابا جان کے لہو کی خوشبو آتی ہے ــــ!!

٭

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ سوّم

"قیامت اور قرآن"

۱۔ قیامت کے عنوان پر اب تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔
۲۔ تیسویں پارے میں پورے پورے سورے قیامت کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔
۳۔ ذکرِ حق کو جو منحوس کہے وہ خود منحوس ہے اور قیامت میں وہ منحوس اٹھے گا یہ تفصیل سورہ یٰسین میں ہے۔
۴۔ پست کیلئے غیب ہے اعلیٰ کیلئے حضور ہے۔
۵۔ قیامت میں صاحبانِ ایمان کا استقبال ملائکہ کریں گے۔
۶۔ قیامت کا روز صاحبان ایمان کا دن ہے۔
۷۔ قیامت کے دن کُل اختیار حضرت فاطمہؑ کے پاس ہوگا۔

نشتر پارک۔ کراچی

۳ محرّم ۱۹۶۸ء

Presented by www.ziaraat.com

مجلس سوم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ " لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ " (سورۂ قیامت آیت ۱-۲)

آپ کے حُسنِ سماعت نے دشوار ترین عنوان کو میرے لیے آسان بنا دیا، اور میں افہام و تفہیم کی منزل تک آ گیا۔ آپ شکریے کے مستحق ہیں، آپ کے تمام عقائد و اعمال تعقل سے استوار ہیں، دنیا کی عقل یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتی، اس لیے یہ سب دنیا کو بدعت معلوم ہوتا ہے، دنیا کو اپنی جہالت کا اعلان کر دینا چاہیے نہ کہ وہ بدعت کہے، اگر آپ کبھی لفظِ بدعت سُنیں تو سمجھ لیں کہ یہ جہالت کا اظہار ہے۔

قیامت پر گفتگو بدعت نہیں ہے، بلکہ دو ثلث قرآن یا اس سے بھی زیادہ ذکرِ قیامت سے مملو ہے، اور پھر تہذیب کے ساتھ تہدید کے ساتھ، تنبیہ کے ساتھ، تخویف کے ساتھ، نہ سمجھو گے، نہ مانو گے، بزرگوں کی تکذیب کرو گے، انبیاء کو جھٹلاؤ گے، اس تفصیل کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہو ان تمام ہدایات کو پڑھنے کے بعد، مسلمان قرآن کے حفظ کے بعد اُس کی تلاوت کے بعد نہ معلوم کیا بات ہے کہ قیامت سے غافل ہے۔ میں تو اپنے مباحث میں اس نتیجے پر پہنچ رہا ہوں کہ قیامت سے غفلت سہواً نہیں ہے، عمداً ہے جان بوجھ کر غفلت ہے اس لیے کہ ان کی کچھ بنیادی فکر اس طرح سے ڈھل چکی ہے

Presented by www.ziaraat.com

اگر غیبت کو مان لیں تو وہ فکر متزلزل ہو جائے گی۔

اگر تفصیلِ محشر پر کوئی کتاب ہو تو اُس کی نشاندہی میری ہمّت افزائی کا باعث ہوگی، اور اگر کسی کتب خانے میں آپ نے قیامت کے عنوان پر کوئی کتاب دیکھی ہے تو اُس کی رہنمائی کے لیے میں شکر گذار رہوں گا۔ حقیقت یہ ہے کہ مجبور ہیں شاید، آیتوں کو پڑھ کے ترجمہ تو کرتے جا رہے ہیں لیکن کچھ حاصل نہیں بچّوں کو پہلی تعلیم کے ساتھ جیسے ہی بسم اللہ کی رسم ادا ہوئی، آپ نے سورۂ اقراء بچّوں کو پڑھایا، اس کے بعد قرآن کی تعلیم شروع ہوئی تو آپ نے تیسویں پارے سے شروع کیا، آخری پارہ پڑھو، کیوں پڑھو؟ کہا چھوٹے چھوٹے سورے ہیں۔ سب سے زیادہ مشکل قرآن وہی ہے، سب سے زیادہ مشکل الفاظ تیسویں پارے میں ہیں، سب سے زیادہ اصطلاحاتِ علمیہ تیسویں پارے میں ہیں، لیکن بچّوں کو پڑھاتے ہیں۔ بچّوں کے ساتھ اگر ماں باپ بھی مل کر پڑھیں تاکہ مراتبِ ذہن میں خاصا فرق نظر آئے گا، بہت سی باتیں سمجھ میں آئیں گی، تو اس سورۂ تکویر کو آپ نے پڑھا: اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ۞ وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ ۞ پھر سورۂ انفطار کو آپ نے پڑھا: اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ۞ وَاِذَا الۡكَوَاكِبُ انۡتَثَرَتۡ ۞ سورہ حاقّہ کو آپ نے پڑھا، سورۂ قارعۃ کو آپ نے پڑھا اور پچھتّواں سورہ، سورۂ قیامت کو آپ نے پڑھا ساری تفصیلِ محشر ایسی دے دی کہ آپ ایسا محسوس کریں گے کہ رفتہ رفتہ جب میں وہاں تک پہنچوں گا تو معلوم ہوگا آپ محشر کے میدان میں کھڑے ہیں۔

دل چاہتا ہے کہ میدانِ محشر میں کھڑے ہوں — کیوں — ؟ —

اس لیے کہ دل اُن کا نہیں چاہتا جہاں خوف طاری ہو، ڈر رہے ہوں، لرزہ براندام ہوں، ظلم کیا ہو، جواب دہی میں دقّتیں ہوں، وہ حیران ہوں گے۔ یہاں ہر آن

Presented by www.ziaraat.com

یہ سمجھتے ہیں کہ دربارِ ربّ العزّت میں محشر ہے اور محشر میں کھڑے ہوئے ہیں، محشر ہمارے لیے غیر نہیں ہے، محشر ہمارے لیے اجنبی نہیں، وہاں بھی وہی ہیں جو یہاں ہیں، لیکن بات کیا ہے، بات یہ ہے کہ چلتے پھرتے ہمارے ساتھ باتیں کرتے قرآن کی آیتیں پڑھتے ہوئے ہوتا کیا ہے، ہوتا یہی ہے، سورۂ یٰسین میں ارشاد ہوا:

"لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ (سورۂ یٰسٓ ۳۶ آیت ۷ اور ۸)

اِن کی اکثریت پر حق واضح ہے، سُبحان اللہ، لیکن وہ ایمان نہیں لائیں گے سورۂ یٰسٓ بار بار پڑھیے، بڑا ثواب ہے اس سورے کو پڑھنے کا، یہ نہیں کہ محشر میں ثواب ملے گا، عقل کو ثواب ملے گا، شعور کو ثواب ملے گا، فکر کو ثواب ملے گا، افہام و تفہیم کی طاقت پیدا ہوگی، اِن کی اکثریت پر ہمارا قول واضح ہے سب جانتے ہیں ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، بھول چوک نہیں ہے لیکن قطعاً ایمان نہیں لاتے ہیں ہم نے کہا اچھا اور نظر اُٹھاؤ، اور سر کو اُٹھاؤ تاکہ دنیا سمجھے کہ محشر سے غافل ہو کر سر کو اونچا کر لیا، لیکن ہم نے تو اُن کی گردنوں میں طوق لٹکا دیا ہے لوگ طوق کو نہیں دیکھ رہے ہیں صرف اونچی گردنوں کو دیکھ رہے ہیں، اِن کی ٹھُڈّیوں تک یہ طوق آچکے ہیں اِس لیے یہ گردن جھکا نہیں سکتے، سر بلند ہے، کیا بات ہے بھئی تو آپ نے صرف سر کو بلند دیکھا، طوق کو نہیں دیکھا جو گلے سے ٹھُڈّی تک پہنچ چکا ہے، اور صرف طوق ہی نہیں ہیں:

"وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○" (سورۂ یٰسٓ ۳۶ آیت ۹)

Presented by www.ziaraat.com

"آگے بھی دیوار ہے، پیچھے بھی دیوار ہے، اوپر سے ڈھانک دیا ہے، چاروں طرف اندھیرا ہے" اب دیکھیں تو کیا دیکھیں، دیوار کے پیچھے دیکھ نہیں سکتے"۔ اے حبیبؐ! یہ اپنے حواس میں اُلجھے ہوئے ہیں، اور جب کچھ کہا جائے تو کہتے ہیں یہ تو غیب ہے، اور غیب کا علم ہم کو نہیں ہے ارے غیب ہے یا نہیں ہے یہ بعد کی بات ہے مگر تمھاری نگاہ کہاں تک ہے، تمھاری نگاہ تمھارے سامنے جو دیوار ہے وہاں تک ہے، تمہاری نگاہ دیوار تک ہے جو دیوار تمھارے پیچھے ہے، تمھاری نگاہ فقط حواس کی حد تک ہے، تم کیا دیکھتے ہو، تم کیا سنتے ہو، تم کیا چکھتے ہو، تم کیا محسوس کرتے ہو، یہ حواسِ خمسہ کی دیواریں ہیں، تو اے حبیبؐ! ہم تم سے کہتے ہیں اب:

" وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ٥ (سورۂ یٰسٓ ۳۶ آیت ۱۰)

" اور (اب) تم انھیں ڈراؤ نہ ڈراؤ یہ کبھی بھی ایمان لانے والے نہیں ہیں"۔ یہ بڑا مشکل مسئلہ ہے اس کو میں یہاں نہیں بیان کروں گا، مجالسِ محرّم کے بعد پھر کسی موقع پر یہ گفتگو ہوگی، اے حبیبؐ! ڈرتا کون ہے، ارشاد ہوا:

" اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ " ج

ڈرتے وہ ہیں جو ذکر کی پیروی کرے اور غیب پر ایمان (سورۂ یٰسٓ ۳۶ آیت ۱۱) رکھے"۔ ذکر کی پیروی کرے، دیکھیے یہ نہیں کہا کہ جو ذکر کرے، نہیں وہ نہیں جو ھُو حق کرے وہ نہیں، رات بھر جاگ کر نعرے لگائے وہ نہیں، بلکہ " اتباعِ ذکر" جو ذکر کی پیروی کرے، یہ قرآن ہے، اور غیب کے ساتھ رحمٰن سے ڈرے۔ (سبحان اللہ)

Presented by www.ziaraat.com

"فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ٥" (سورہ ۳۶ لیس آیت ۱۱)
اُس کو مغفرت کی بشارت دو جو ذکر کی پیروی کرے" اور بتلادو کہ قیامت کیا ہے۔

"اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ٥" (سورہ ۳۶ لیس آیت ۱۲)

یقیناً ہم مُردوں کو زندہ کرتے ہیں، اور جو کچھ کیا قیامت کی تیّاری کے لیے، جن اسباب کو مہیّا کیا، وہ لکھ لیتے ہیں اور جو کچھ چھوڑ کر آرہا ہے نسلوں کی ہدایت کے لیے یا نسلوں کو گمراہ کرنے کے لیے، وہ بھی لکھ لیتے ہیں، اس لیے عمل مسلسل ہے، ہدایت بھی مسلسل ہے، ضلالت یعنی گمراہی بھی مسلسل ہے۔ میرے ساتھ سورۂ لیس کو پڑھتے چلیئے حافظے کو تازہ کیجیئے:

"وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ٥ ۱۳ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ٥ ۱۴ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ٥ ۱۵ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ٥ ۱۶ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ٥ ۱۷ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ ۱۸ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ٥ ۱۹"

(سورہ ۳۶ لیس آیت ۱۳ تا ۱۹)

Presented by www.ziaraat.com

"اے حبیبؐ! ان کو مثال دو" دیکھیے اللہ مثال دے رہا ہے" ایک شہر کی طرف ہم نے مرسل بندوں کو بھیجا تھا، ہم نے دو پیغمبر بھیجے، اُنھوں نے دونوں کو جھٹلایا، ہم نے تیسرے سے اُن کی مدد کی، ہمارا سلسلۂ ہدایت مسلسل ہے ہم گمراہی کی حالت میں کسی کو چھوڑتے نہیں ہیں جب کوئی عمداً گمراہ نہ بنے، اُنھوں نے کہا ہم مُرسل ہیں شہر والوں نے جواب دیا تم تو ہماری طرح سے انسان ہو، رحمٰن نے کوئی معجزہ کوئی کرامت تو تمھارے ہاتھوں پر ظاہر نہیں کی، تم نبی نہیں ہو مُرسل نہیں ہو جھوٹے ہو، اب انبیاء کیا کرتے، اللہ اس کا گواہ ہے، ہمارا کام فقط پہنچانا ہے، شہر والوں نے جواب دیا ہم نے تم کو منحوس پایا تم بہت نحوست والے ہو، ہم نے تم سے فالِ بد لیا، جب سے آئے ہو شہر میں نحوست پھیلی ہوئی ہے، اللہ کا ذکر کرنے والے جب ذکر کرتے ہیں دنیا اُن کو نحوست سمجھتی ہے اور یہ طریقہ شروع سے ہے، جہاں ذکر شروع ہوا کہنے لگے نحوست آئی شہر والے مُرسلین سے کہنے لگے اگر تم باز نہ آئے تو ہم پتھر پھینکیں گے وہ دن اور آج کا دن، فطرتِ انسانی نہیں بدلتی ہے، جب حق کا ذکر ہو اور گھبرا کر یہ سمجھے کہ نحوست آرہی ہے پتّھر پھینکتے ہیں، ہم دردناک عذاب میں مبتلا کردیں گے، پتّھر بھی پھینکیں گے، سنگسار کریں گے، مگر انبیاء ڈرنے والے نہیں ہیں پتّھروں سے، اور نہ انبیاء کے ماننے والے پتّھروں سے ڈرتے ہیں، سورۂ یٰسٓ سب پڑھتے ہیں نا؟ پتّھروں سے کیا ڈر ہے، سنگساری سے اور سنگباری سے امرِ حق کا اعلان کرنے والے کیا پیچھے ہٹ جائیں گے، اُنھوں نے

Presented by www.ziaraat.com

مسکرا کر جواب دیا، انبیاء نے جواب دیا: شہر والو! تمھاری نحوست تو تمھارے ساتھ ہے، تم خود منحوس ہو، تم ہم کو منحوس سمجھتے ہو، تم ہمارے ذکرِ حق کو منحوس سمجھتے ہو، تمھاری نحوست تو تمھارے ساتھ ہے، جب تم پیدا ہوئے منحوس تھے، جب بچے ہوئے منحوس تھے، جب جوان ہوئے منحوس تھے، جب مرو گے منحوس مرو گے اور جب قیامت میں اٹھو گے تو منحوس اٹھو گے۔ تم مسرف قوم ہو، تم عدل سے ہٹ چکے ہو، تم نبی کو نبی کے ذکر کو ذکرِ حق کو منحوس سمجھتے ہو، نحوست تو تمھاری تمھارے ساتھ ہے، نحوست تمھارے ساتھ لپٹی ہوئی ہے۔

آپ نے محسوس کیا کہ جہاں نبیؑ نے کہا، تم کو آنا ہے حساب کے لیے، ساتھ نبیؑ کی تکذیب ہوئی، نبیؑ کو جھٹلایا، دنیا کے لیے جو چہار دلواری مقرر کردی گئی ہے تو دنیا چاہتی ہے اسی چہار دلواری تک نبیؑ بھی محدود رہے۔ میری باتوں کو سمجھیے، مشکل ترین عنوان کو میں نے آپ کے لیے سہل ترین بنانے کی کوشش کی ہے۔ وہ دیکھ رہے ہیں اپنی چہار دلواری تک، جب نبیؑ اُدھر دیکھ کر بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں آپ کو غیب کا علم کیسے ہوگیا، کسی کو غیب کا علم نہیں ہے، کوئی غیب نہیں جان سکتا۔ عزیزو! جو چہار دلواری میں محدود ہے تو اُس کے لیے غیب ہے، وہ کسی بلندی پر جانے والے کے لیے حضور ہے، جو اور زیادہ بلند ہو جائے اُس کے لیے اور حضور ہے، سورۂ نمل میں ارشاد ہوا:

"وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ۝" (سورۂ ۲۷ نمل آیت ۷۵)

"اور آسمان اور زمین میں جو بھی شے غائب ہے وہ (سب کی سب) کتابِ مبین میں ہے۔"

Presented by www.ziaraat.com

اور سورۂ فاطر میں ارشاد ہوا :

" ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا "

" پھر ہم نے اپنے مصطفٰے بندوں کو کتاب کا وارث بنایا دیا ہے ،"

(استدلال سمجھ میں آیا)

غیب کتابِ مبین میں ہے ، زمین و آسمان کا غیب کتابِ مبین میں ہے ، اور کتابِ مبین کے وارث مصطفٰے بندے ہیں ، ہم نے انھیں کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفٰے کیا ، سارے بندوں کو وارث نہیں بنایا ، اور وہ وارثانِ کتاب کچھ کہیں پھر کس کی مجال ہے کہ یہ اعتراض کرے ، یہ آپ نے غیب کیسے کہدیا ، ارے کتاب ہی سے تو کہہ رہے ہیں ، ہاں آپ سمجھ نہ سکے ، کیوں سمجھ نہ سکے ، اِس لیے کہ کتاب کو مَس نہیں کر سکتا مگر طاہر ۔

" اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؕ (سورۂ واقعہ آیت ۷۹)

" بیشک کتاب یعنی قرآن کریم ، کتابِ مکنون میں ہے اُس کو مَس نہیں کر سکتا مگر طاہر "

وہ جس کا جسم پاک ہو ، جس کا شعور پاک ہو ، جس کی قوتِ متخیلہ پاک ہو ، ــــ ارے نہیں ــــ جس کی ولادت طاہر ہو ، ــــ "

ایک ایک دقیقے کو قیمتی جانیئے ، میرے الفاظ کو سمیٹنے کی کوشش کیجیے ، زمین و آسمان میں جو کچھ غائب ہے وہ سب کچھ کتابِ مبین میں ہے ۔ اور اب یہ دوسرا مسئلہ ، "سورۂ جن" میں ارشاد ہوا :

" عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ۔ ۔ ۔ " (سورۂ جن آیت ۲۶-۲۷)

Presented by www.ziaraat.com

"غیب کا عالم اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا ہے جب تک رسولوں میں سے کسی کو مرتضٰی نہ کرلے۔"

علمِ غیب مرتضٰی بندوں کے پاس ہے۔

"سورۂ تکویر" کی تلاوت کا شرف حاصل کرچکا، دوبارہ پڑھوں گا اور جب مجھے تقریر کے درمیان ضرورت ہوگی بار بار پڑھوں گا۔ ۔ ۔ ۔

"اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ"

"جب آفتاب بے نور ہو جائے گا"

کسی تفصیل و تفسیر کی ضرورت نہیں ہے، ایک دن آفتاب کو بے نور ہونا ہے وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ پورے سورے کی تفصیل ہم کسی دن پیش کریں گے۔ یہ آیات سنیئے ——— اِنَّهٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ۙ ذِیۡ قُوَّۃٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَکِیۡنٍ ۙ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ ؕ وَ مَا صَاحِبُکُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ۚ وَ لَقَدۡ رَاٰہُ بِالۡاُفُقِ الۡمُبِیۡنِ ۚ وَ مَا ہُوَ عَلَی الۡغَیۡبِ بِضَنِیۡنٍ ۚ (سورۂ ۸۱ تکویر آیات ۱۹ تا ۲۴)

"بلاشبہ یہ رسولِ کریم کا ارشاد ہے، رسولِ کریم کوئی ہے، کہاں ہے؟ صاحبِ عرش کی عندیّت میں ہے، صاحبِ عرش کی قربت میں ہے، اُس کی اطاعت کی جاتی ہے، وہ امین ہے، تمہارا صاحب مجنون نہیں ہے جو یہ تفصیلِ محشر دے رہا ہے، اُس نے اُفقِ مبین پر دیکھا ہے، وہ غیب پر بخیل نہیں ہے، اُس کو خدا نے غیب کا علم دیا ہے تو وہ بتاتا بھی جاتا ہے، غیب اضافی ہے، آواز سُنی صورت نہیں دیکھی آپ نے، تو سامعے کے لیے حضور ہے، باصرے کے لیے غیب ہے رنگ کو دیکھا ہے آپ نے چکھا نہیں آپ نے، تو باصرے کے لیے حضور ہے ذائقے کے لیے غیب ہے، اسی طرح جیسے انسان بلند ہوتا جاتا ہے پست کیلئے غیب ہے

Presented by www.ziaraat.com

اعلیٰ کے لیے حضور ہے، اعلیٰ کیلئے حضور ہے تو انسانیت کو بلند کرنے کے لیے وہ سمجھا تا جاتا ہے' ایسا ہوگا' ایسا ہوگا، تو یہ نہ سمجھا کہ وہ غیب کی باتیں کر رہا ہے' ارے وہ قرآن پڑھ رہا ہے۔ محمدؒ ابنِ عبداللہ حاکم، نیشاپور کے رہنے والے ہیں، ۴۰۵ھ میں اُن کی وفات ہے، ۳۸۰ھ میں انھوں نے "مستدرک" کو لکھا ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے عادل راویانِ حدیث سے جو حدیثیں موجود تھیں اور دونوں کتابوں میں شامل نہیں کی گئیں اُن حدیثوں کو حاکم نے جمع کیا ہے۔ کل میں دُرود والی روایت پڑھ چکا ہوں لیکن پھر پڑھوں گا، راوی نے پوچھا پیغمبرؐ سے کہ اگر صور پھنکے اور ہم پریشان ہوں اور جیسا کہ آپؐ فرماتے ہیں زمین و آسمان میں ایک چیخ کی آواز سُنی جائے گی، اللہ کے رسولؐ اُس وقت ہم کیا کریں؟ "الحمد للہ آپ کو یاد ہے روایت" ــــــ ختمی مرتبتؐ نے ارشاد فرمایا کہ: "مجھ پر اور میری آلؑ پر دُرود بھیجتے جاؤ۔" یہاں آپ سُن چکے تھے، اب میں آگے پڑھوں۔ راوی نے کہا اُس وقت تک تو آپ کی ہڈیاں گل چکی ہوں گی' یہ حاکم کی پوری روایت ہے۔ ختمی مرتبتؐ نے ارشاد فرمایا: انبیاءؑ کے جسموں پر ہاتھ لگانا زمین کے لیے حرام ہے، اجسادِ انبیاءؑ کو زمین حفاظت سے رکھتی ہے۔ نبیؐ کا جسد باقی ہے اوروں کا نہیں، صرف نبیؐ کا جسم باقی ہے، گھبراہٹ کیوں ہے آپ کو، پریشانی کیا ہے آپ کو، نبیؐ کا بدن باقی ہے اس لیے نبیؐ پر سلام نبیؐ پر دُرود' یہ حدیث ہے اور روایت کی منزل ختم ہوئی، اب قرآن، یہ قرآن ہے، سورۂ زُمر میں ارشاد ہوا:

"وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ

(سورۂ ۳۹ زُمر آیت ۶۸)

" اور (جب) صور پھُنکے گا تو زمین اور آسمانوں میں جو بھی ہے وہ بیہوش ہو جائے گا (اور) گر پڑے گا۔"

Presented by www.ziaraat.com

" اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ " (سورۂ ۳۹ زُمر آیت ۶۸)

" مگر وہ (بیہوش نہ ہوں گے) جن کو اللہ چاہے (گا) "

یہ قرآن کا استثناء دیکھیے، کچھ انسان ہوں گے، اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ نہیں ہے، اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ ہے، " مَنْ " ذوی العقول کے لیے آتا ہے، انسانوں کے لیے آتا ہے، کچھ انسان ایسے ہوں گے جو مطمئن ہوں گے وہ کون لوگ ہوں گے، ابھی پتہ چلتا ہے، آیت کو آیت سے ملاتے چلیں۔

سورۂ انبیاء میں ارشاد ہوا:

" اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ ؀ " (سورۂ انبیاء آیت ۱۰۱)

" بیشک جن لوگوں کو ہماری طرف سے نیکیاں بڑھ کے گھیر لیں گی وہ اُس سے (مصائبِ محشر سے) دور رکھے جائیں گے "

" لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَھَا ۚ وَھُمْ فِیْ مَا اشْتَھَتْ اَنْفُسُھُمْ خٰلِدُوْنَ ؀ " (سورۂ ۲۱ انبیاء آیت ۱۰۲)

" اُس کی (عذابِ محشر کی) ذرا سی بھی آواز (بھنک) ان کے کانوں تک نہیں جائے گی، اور وہ ہمیشہ اُس مقام پر رہیں گے جس کو اُن کا نفس چاہے گا۔ (یعنی دل پسند) "

وہ نفس جس کو صورِ اسرافیل سے زحمت نہیں ہوتی، وہ نفس جس کو خوفِ محشر مَس نہیں کر سکتا، وہ نفس جو چاہے گا وہ چیز اُس کو میسّر آجائے گی۔ کیا وہ نفس وہاں جاکر پرندے کا گوشت مانگے گا، کیا حور و قصور مانگے گا، اُن کا نفس کیا چاہے گا، اِس پر ہم کل گفتگو کریں گے۔ آج صرف اتنا کہ اس منزلِ کمال پر:

" وَتَتَلَقّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ط " (سورۂ ۲۱ انبیاء آیت ۱۰۳ سے)

Presented by www.ziaraat.com

"ملائکہ آگے بڑھ کر اُن سے ملاقات (استقبال) کریں گے"
گفتگو کو ختم کر رہا ہوں، اگر تقریر کا یہ آخری حصّہ سمجھ میں نہیں آیا تو کل آپ
میری تقریر کو نہیں سمجھ سکیں گے، پورے التفات توجّہ کے ساتھ سُنیئے۔
ملائکہ آگے بڑھ کر اُن کا استقبال و ملاقات کریں گے اور کیا کہیں گے
" هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ " (سورۂ انبیاء ۲۱ ۱۰۳)
" ملائکہ کہیں گے " آج یہ دن تو تمہارا ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا "
جب انسان کو پیدا کیا تھا تو آواز دی تھی اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (اعراف ۱۷۲)
" کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں " قَالُوا بَلٰى (سورہ اعراف ۱۷۲) "سبھوں نے
کہا: ہاں تو ہمارا ربّ ہے " نفسوں نے گواہی دی اور کیوں گواہی دی: ؟
" اَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝ "
(سورۂ اعراف آیت ۱۷۲)
" کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہدو کہ ہم غافل تھے "
اور قیامت کے دن جب سب محشر کے میدان میں جمع ہوں گے آواز دی جائیگی
" لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ " (سورۂ مومن آیت ۱۶)
" آج کس کا دن ہے " (کس کی بادشاہی ہے)
جواب آئے گا ....
" لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ " (سورۂ مومن آیت ۱۶)
آج کا دن " واحد قہّار کے لیے ہے "
قیامت کا دن، یوم دین ہے، یوم موعود ہے، یوم محشر ہے، یوم حساب ہے،
یوم فصل، یوم میزان، یوم جزا، جتنے بھی نام ہیں قیامت کے وہ سب اللہ کے
لیے ہیں، لیکن ملائکہ کہیں گے کچھ لوگوں سے ....

Presented by www.ziaraat.com

" هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ " (سورۂ انبیاء ۲۱ آیت ۱۰۳)

" ارے یہ دن تو تمہارا ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا "

آج تمہارا دن ہے، کہو جو کچھ کہنا ہے، بتلاؤ کیا کہنا ہے، کسی منزل پر کہا تھا رسولؐ نے بیٹی سے فاطمہؑ زہرا قیامت میں کیا کرو گی؟ " بابا ——— ! مجبور اختیار اُسی روز پائے گی "

ہنس کر کہا مری تو اُسی دن بن آئیگی — مجبور اختیار اُسی روز پائے گی

اس باغ میں بہار مری گُل کھلائیگی — جنّت میں بے لیے انھیں زہراؑ نہ جائے گی

ہوں گی میانِ حشر نہایت ہجوم سے

ان سب کو لیکے جاؤنگی جنّت میں دھوم سے

" هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ " (سورۂ انبیاء ۲۱ آیت ۱۰۳)

یہ تمہارا دن ہے، آج ——— یہ دن ——— تمہارا دن ہے تمہارا ——— یہ قیامت کا دن، یہ تمہارا دن ہے۔ یہ مظلوم کا دن ہے ——— ظالم کا دن نہیں ہے۔ یہ معصوم کا دن ہے ———

یہ یومِ عدل ہے ——— یومِ حساب ہے ——— اے کربلا گواہ رہنا ——— ! اے زمینِ کربلا ——— تیرا ذرّہ ذرّہ قیامت میں گواہی دے گا فاطمہؑ کا لہو کہاں کہاں گرا ہے۔

کربلا تجدیدِ ہستیٔ مومن، کربلا ارتقائے بشر، کربلا کمالِ ایمان کا اہتمام، کربلا منتہائے صبرِ امام، کربلا سجدۂ آخر کی زمین، کربلا علیؑ اصغر کا گہوارہ کربلا علیؑ اکبرؑ کی خواب گاہ، کربلا عباسؑ کی آرام گاہ، حسینؑ کربلا پہنچ گئے، کربلا گواہی دے قیامت میں، کس کرب کے عالم میں کوئی پکار رہا تھا میں محمدؐ کا نواسہ ہوں، کربلا کی زمین تو گواہی دے تیری زمین پر کُل آٹھ دن کے لیے فاطمہؑ

Presented by www.ziaraat.com

کالال آیا تھا۔ محرّم کی دوسری کو آیا اور دسویں کو گھر اُجڑ گیا، مگر کربلا کے یہ آٹھ دن قیامت تک محیط ہو گئے، کربلا کی زمین! زہراؑ کی امانتیں ہیں تجھ پر گفتگو ختم ہوئی۔ دوسری کو حسینؑ پہنچے۔ اور گیارہ محرّم کو جب مدینے کی سواریاں کربلا سے واپس جانے لگیں تو زینبؑ نے ایک ایک کو آواز دی، عباسؑ آؤ، علی اکبرؑ آؤ، قاسمؑ آؤ، شہزادی نے ایک ایک کو سوار کیا اور جب عابدؑ بیمار کو دیکھا تو گھبرا گئیں، کہا بیٹا! یہ تمھارے چہرے کا کیا حال ہو گیا ـــــ رو کر کہا، ہم جا رہے ہیں، پھوپھی امّاں بابا اکیلے رہ گئے ـــــ زینبؑ نے کہا، عابدؑ بیمار یہ کربلا آباد ہوگی، یہاں زوّار آئیں گے . . . . . .

⁂ ⁂ ⁂

Presented by www.ziaraat.com

زیرِ طبع

"مجالسِ ترابی" جلد ششم

"ہدایتِ الٰہی" (دس مجلسیں)

"مجالسِ ترابی جلد ہفتم

"دینِ مرتضیٰ" (دس مجلسیں)

مجالسِ ترابی جلد ہشتم

"اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ" (دس مجلسیں)

مجالسِ ترابی جلد نہم

"دعا اور اتمامِ نعمت" (دس مجلسیں)

مجالسِ ترابی جلد دہم

"اسلام میں حدیث کا اثر و رسوخ" (دس مجلسیں)

مرکزِ علومِ اسلامیہ

فلیٹ نمبر ۴ ۔ آئی ۔ نعمان ٹیرس ۔ فیز ۔ ۳

یونیورسٹی روڈ ۔ گلشن اقبال بلاک گیارہ کراچی

فون :۔ ۸۱۱۲۸۶۸ ۔ ۸۱۱۰۶۴۵

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ چہارم

"قیامت اور قرآن"

۱۔ قیامت نہیں آئیگی جب تک امام مہدیؑ نہ آجائیں۔ ارشادِ پیغمبرِ اکرم ہے۔
۲۔ اللہ اُس کو علمِ غیب دیتا ہے جس کو مرتضٰی بنالیتا ہے۔
۳۔ ماضی بھی غیب ہے، مستقبل بھی غیب ہے۔
۴۔ بہت سے رہنما قیامت میں اپنے پیروکار سے تبرّا کریں گے۔
۵۔ قیامت میں سبب اور نسب دونوں ختم ہوجائیں گے صرف پیغمبرِ اکرمؐ کی رشتے داری باقی رہے گی۔
۶۔ قیامت میں ظالم اپنے ہاتھوں کو دانت سے چبائے گا۔
۷۔ شہادتِ حضرت عونؑ و محمدؑ۔

نشتر پارک۔ کراچی۔

۴ / محرّم ۱۹۶۸ء

Presented by www.ziaraat.com

مجلس چہارم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝
لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝
(سورۂ ۷۵ قیامت آیت ۱-۲)

"قیامت اور قرآن" کے عنوان سے یہ ہماری چوتھی تقریر آپکی سماعت کے لیے ہدیہ ہے، کوشش اِس اَمر کی ہے کہ قرآن کی آیت سے یہ واضح کیا جائے کہ قرآن نے جس قیامت کو محکم بنا کر پیش کیا تھا دنیا اُسے متشابہ بنانا چاہتی ہے۔ اِس قیامت کو زیرِ بحث لاتے ہوئے قرآن نے کہا تھا:

"اَنَّ السَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا" (سورۂ کہف آیت ۲۱)

"اِس قیامت کے آنے میں ذرا سا بھی شبہ نہیں ہے"

"وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا" (سورۂ حج ۲۲ آیت ۷)

"اور قیامت یقیناً آنے والی ہے اس میں شک نہیں ہے"

"لَا رَیْبَ" قرآن کے لیے کہا یا قیامت کے لیے کہا ہے۔ اس میں شک نہیں، آج مسلمانوں کی فکر میں کتنے شبہات قیامت میں ہیں۔ شاید ہی کسی اور مسئلے میں ہوں، لیکن یہ حقیقت ہے کہ سب سے بڑھ کر قرآن پر ایمان رکھیں، اس لیے ہمارا فریضہ یہ ہو جاتا ہے کہ ہم قرآن سے قیامت کی آیات کو مسلسل پڑھتے جائیں، اور ترجمہ کریں:

"وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ" (سورۂ ۳۹ زمر آیت ۶۸)

Presented by www.ziaraat.com

"اور صور پھونکا" ــــ یہ پہلا صور ہے جب سب کچھ ختم ہوجائے گا اور پھر دوسری مرتبہ صور پھونکے گا تو سب زندہ کردیے جائیں گے۔

سورۂ یٰسٓ میں ارشاد ہوا:-

"وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ۝ (سورۂ یٰسٓ آیت ۵۱)

اور صور پھونکا، قبروں سے اٹھے، اب اپنے ربّ کی طرف گئے ان کو وہاں جانا ہے۔

"قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ (سورۂ یٰسٓ ۵۲)

ارے، ہم کو کس نے اٹھایا ہماری قبر سے، یہ ہے اللہ کا وعدہ ہم نے اٹھایا ہے۔ انبیاء سچے ہیں۔ قبروں سے کہتے ہوئے اُٹھے انبیاء سچے ہیں، انبیاء کی تصدیق کب کی مرنے سے پہلے نہیں، قبر سے اُٹھنے کے بعد، یہ رحمٰن کا وعدہ ہے مرسل سچے اور جب تک یہاں زندگی تھی مسلسل شعار تھا تکذیبِ انبیاء، انبیاء کو جھٹلانا اِن کا کام تھا، بار بار اِن کو تنبیہ کی گئی بظاہر عذاب آئے، لیکن کسی نے اعتناء نہیں کی، یہانتک کہ وہ گھڑی آگئی، چلو اب ربّ کی بارگاہ میں جانا ہے۔ قبل اس کے کہ ہم تفصیلِ محشر شروع کریں۔ میں نے عرض کیا کہ قرآن کی آیات کی تلاوت اِس طرح کی جائے گی کہ آپ یہ سمجھیں گے کہ عرصۂ محشر میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب سننے والے طے کرلیتے ہیں کہ غور کریں گے تو وہ اس مضمون میں وارد ہوجاتے ہیں۔ جب آیت پڑھی جاتی ہے تو وہ آپ پر طاری ہوجاتی ہے۔ میں آپ کے حسنِ سماعت کا ہمیشہ سے قائل رہا ہوں۔

Presented by www.ziaraat.com

میں نے "مستدرکِ حاکم" سے صور پھنکنے کا حال بیان کیا تھا، آخری جلد میں روایت ہے "بابُ الاِھوال" میں ہے۔ "اِھوال" ہائے حُطّی سے نہیں ہے "اِھوال" ھَوْل کی جمع ہے، قیامت کی ھوالنا کی کا بیان ہے اِس جلد میں، اِسی کتاب سے ایک اور حوالہ، اِسی کتابِ لاِھوال" سے پہلے ایک اور باب ہے کتاب" الفِتن و المَلاحِم" کہتے ہیں، یعنی قیامت سے پہلے کیا آزمائشیں آئیں گی، اس باب کے آخر میں حاکم نیشاپوری نے چار حدیثیں مسلسل نقل کی ہیں۔ پہلی حدیث ابوسعید خدری سے ہے، دوسری حدیث اُمّ المومنین حضرت اُمِّ سَلمہ سے ہے، تیسری حدیث سعید ابنِ مُسیّب سے ہے، جو روایت کرتے ہیں حضرت اُمِّ سَلمہ سے، چوتھی حدیث، عوف ابنِ عوف سے ہے اور یہ چوتھی حدیث دلچسپ ہے۔ راوی نے پیغمبرؐ سے پوچھا کب آئیگی قیامت؟ فرمایا: "نہیں آئے گی قیامت جب تک میرا بیٹا مہدیؑ نہ آجائے" اِسی نشتر پارک میں ۱۳ رجب کو تقریر کرتے ہوئے میں نے کہا تھا ہمارے ایک محقق اِس پر تحقیق کر رہے ہیں کہ ایسی کوئی ہستی ہے بھی؟ آنے والی کوئی ایسی ہستی ہے بھی جس کو مہدیؑ کہتے ہیں، اور اُسی دن میں نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک کتاب لکھنا چاہتے ہیں کہ یہ سب اسلام کے" اوہامِ باطلہ" ہیں، یہ سب باطل وہم ہیں، رجب سے محرّم تک ہم نے انتظار کیا، بحمداللہ اب تک تو کوئی ایسی کتاب نہیں آئی، ممکن ہے بعد میں اُن کو یہ احساس کروایا گیا ہو کہ جو بھی کتاب لکھی جائے گی اگرچہ آپ کی رائے ہو گی مگر نصِ معصومؑ کے خلاف ہو گی، ارشادِ معصومؑ کے خلاف ہو گی، آج معصومؑ کا ارشاد پڑھ رہا ہوں ارشاد فرمایا سرکارِ رسالتؐ نے کہ "نہیں آئے گی قیامت جب تک کہ میرے اہلِ بیت میں سے، میری عترت میں سے، پھر تشریح کی فاطمہؑ کی اولاد میں سے

Presented by www.ziaraat.com

مہدی نہ آجائے "۔ "مستدرکِ حاکم" گذشتہ تقریروں میں عرض کرچکا کہ جو آپ کے لیے حضور ہے وہ دوسرے کے لیے غیب ہے۔ جو صاحبِ علم کے لیے ظاہر ہے وہ جاہل کے لیے غیب ہے اور جو ولی کے لیے حضور ہے وہ غیرِ ولی کے لیے غیب ہے۔ ولی کے معنیٰ آپ کو معلوم ہیں، آپ مجھ سے کئی بار یہ حدیث سُن چکے ہیں" اللہ جاہل کو ولی نہیں بناتا "۔ جہاں ولایت ہے وہاں علم ہے اس لیے کہ ولایت عینِ شہود ہے، ولایت عینِ حضور ہے، اسی طرح جو نبیؐ کے پاس حاضر ہے وہ غیرِ نبیؐ کے لیے غیب ہے اور خاتم النّبیّینؐ کے پاس حاضر ہے، کون خاتم النّبیّینؐ؟ اب تعریف سُنیے:

" عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ " (سورۂ جن آیت ۲۷)

" وہ اپنا علمِ غیب کسی کو نہیں دیتا جب تک رسولوں میں سے کسی کو ارتضیٰ نہ کرے "۔

اُس نے خاتم النّبیّینؐ کو علم دیا اور قرآن جیسی کتاب عطا کی، وہ قرآن جس کی تعریف کرچکا ہوں:

" وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝ " (سورۂ نمل آیت ۷۵)

" اور زمین و آسمان میں جو بھی شے غائب ہے وہ (سب کی سب) کتابِ مبین میں ہے۔ "

وہ کتابِ مبین لے کر نبیؐ آیا، اُس کے لیے سب حضور ہے۔ اُحد بھی حضور ہے، خیبر بھی حضور ہے، بدر بھی حضور ہے، اُس کے لئے غیب نہیں۔ ہم سلسلۂ گفتگو میں بتائیں گے کہ غیب کے حدود کیا ہیں۔ جس دن

Presented by www.ziaraat.com

آپؐ نے کہا: "اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ میں اللہ کا رسول ہوں۔" لوگوں نے کہا: رسول بن کر آگئے، وہ سامنے جو درخت ہے اُسے اپنی طرف بلائیے: امیر المومنینؑ قسم کھا کر کہتے ہیں: جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے پیغمبرؐ اکرم نے فرمایا: وہ درخت ابھی آتا ہے مگر میں تو تم میں سے بہت لوگوں کو بدر کے غار میں مُردہ پا رہا ہوں، تم ایمان کیسے لاؤ گے، بدر کی لڑائی یعنی پندرہ[۱۵] برس کے بعد جو واقعہ ہونے والا ہے، اُس کی خبر پیغمبرؐ ابھی سے بیان کر رہا ہے کہ تمھاری صورتوں کو تو میں بدر کے گڑھے میں دیکھ رہا ہوں۔ دنیا کہتی ہے نبیؐ کے پاس غیب کیسے آسکتا ہے:

" وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ " (سورۂ تکویر[۸۱] آیت[۲۴])

" اور وہ (خدا) اپنے غیب پر بخیل نہیں ہے "

ع دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر ـــــ غالب

جس کو مستعد پاتے ہیں، جس کی استعداد کو دیکھتے ہیں اُس کو علم عطا کرتے ہیں، ہر علم غیب ہے آپ کیا جانیں اِس امر کو، آپ کا بچّہ بیمار ہوتا ہے آپ اُس کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتے ہیں، آپ نے صرف بچّے کی حرارت کو دیکھا، ڈاکٹر نے خون میں دوڑتے ہوئے جراثیم کو دیکھا، اور اُس نے پہچانا کہ یہ ملیریا کے جراثیم ہیں یا ٹائیفائڈ کے جراثیم ہیں جو ڈاکٹر کی نگاہ میں حضور ہے وہ آپ کی نگاہ میں غیب ہے۔ جس پیغمبرؐ کو اوّلین و آخرین کا علم دیا گیا اُس کے لیے آسان ہے کہ وہ یہ کہے " قیامت نہیں آئے گی جب تک میرا بیٹا مہدی نہ آجائے۔" "مستدرکِ حاکم" کے الفاظ یہ ہیں:

" زمین جیسے ظلم و جور سے بھری ہو گی اُس کو عدل سے معمور کر دے گا، انصاف سے بھر دے گا۔" راوی نے پھر پوچھا کہ قیامت کا آنا کیا لازم ہے؟

Presented by www.ziaraat.com

پیغمبرؐ نے ارشاد فرمایا: اس لیے کہ اللہ کی حجت تمام ہوجائے، تاکہ انسانوں کی اللہ پر حجت باقی نہ رہے اور یہ نہ کہہ سکیں کہ رسولؐ کو آئے ہوئے اتنا زمانہ گذر گیا تھا ہم بھول گئے تھے، اب اگر دنیا نہیں مانتی ہے تو نہ مانے اور جب آئے گا تو یہی کہیں گے:

"هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ" ۝ (سورہ یٰسٓ آیت ۵۲)

"اس کا تو رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور مُرسل سچے تھے"۔

ہم یہی تو کہتے ہیں کہ قبر سے اُٹھتے وقت ماننے سے کیا فائدہ، یہیں مانتے ہوئے چلو، دو۲ حالتیں ہیں۔ نہیں ہے قیامت — ! نہیں ہے معاد، نہیں ہے محشر، نہیں ہے میزان، نہیں ہے نامۂ اعمال، نہیں ہے کوثر، نہیں ہے سلسبیل، نہیں ہے جنت، نہیں ہے جہنم، ماننے میں آپ کا کیا بگڑتا ہے آپ کو برادری سے کوئی خارج کردیتا ہے، آپ کا نہ ماننا اگر احتیاط کا لازمہ ہے تو گذر گئی قیامت تو کیا کروگے۔ معمولی سی بات ہے۔ اس لیے مان لینا احتیاط کا تقاضا ہے، یاد رکھو مانتے مانتے، ایمان لاتے لاتے کچھ عادتیں ہوجاتی ہیں، جیسا کہ میں نے کہا جس کو درود کی عادت ہی نہ ہو تو وہ صورِ اسرافیل پھنکے یا اُسے جہنم میں جھونک دو وہ درود نہیں پڑھے گا، یہ عادت پر منحصر ہے، اور عادت بڑی عجیب چیز ہے یہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے، فلسفے کا مسئلہ ہے، علمی مسئلہ ہے '(ANTHROPOLOGY) "تاریخِ انسان یعنی انسان کے متعلق معلومات"۔ یہ انتھرواپالوجی کا مسئلہ ہے، یہ بڑا اہم مسئلہ ہے حیاتِ انسانی میں کہ عادت کا کیا مقام ہے۔ بحث کی کیا ضرورت مگر ایک بات یاد رکھیے، اِس تسلسل کے باوجود خود آپ کا ماضی غیب ہے۔ میں کچھ عرض کررہا ہوں، دیکھیے خدانخواستہ کوئی بزرگ عالمِ تخیّل میں یہ سمجھیں کہ کتنی پستی

Presented by www.ziaraat.com

تک جا رہا ہے، نہیں ایسا نہیں، حکیم علیم رحیم اگر اُس نُطفے کو جس نُطفے سے انسان کو بنایا گیا ہے اُس نُطفے کو سامنے رکھ کر کہے یہ تُو ہے پہچانے گا؟ نہیں پہچانے گا، جب یہ عَلقہ ہوا مُضغہ ہوا، اور اس گوشت کے لوتھڑے کی رحم مادر میں تصویر لی جائے اور کہا جائے یہ تُو ہے پہچانے گا اپنے آپ کو؟ دودھ پیتا ہوا بچہ تھا تصویر لے لی، اب آپ پہچان لیں گے اپنے آپ کو؟ میں ہوں، یہ میں ہوں حالانکہ آپ ہیں، ماں محبت سے کہتی ہے عام اُردو میں" جب تم پیٹ میں تھے "___! "تم" ___ یہ لفظ کو دیکھیے۔ خطاب کو دیکھیے ___ "تم" میں نے یہ کہا تھے، تو تم کہاں تھے، تو تم کہاں کہاں تھے، نُطفے میں تھے، علقے میں تھے، مُضغے میں تھے، عِظام میں تھے، لحم میں تھے، تم طِفل تھے، تم شیر خوار تھے، تم رضیع تھے اور ضعیفی میں یہ تمام تفصیلات بتائی جائیں تو پہچان لو گے؟ یہ میرا بچپن ہے، یہ میری جوانی ہے، یہ میری صِغر سنی ہے، میرے باپ نے کہا یہ میری تصویر ہے، کتنے زمانے گذار چکا تو اب ایک اور موسم آئے گا، موت کے بعد پہچان لوگے اپنے آپ کو؟ یعنی ماضی بھی غیب، مستقبل بھی غیب، مگر نفسِ انسانی تنہا وہ ہے، تیرا بچپن، تیری جوانی، تیری ضعیفی، تیری موت، تیرا حضور، تیرا حشر، تیرا نشر تیرا میزان، تیرے اعمال، تیرا قیامت میں آنا، ایک نفسِ انسانی ہے جس سے خطاب ہو رہا ہے۔ اب عادت کا کیا مقام ہے اِس نفسِ انسانی میں، وہ جیسے جیسے پختہ تر ہوتا چلا تو اُس یاد کو آگے لے کر بڑھتا چلا، کچھ بچپن کی یاد، کچھ جوانی کی یادیں، کچھ ضعیفی کی یادیں، رات کو سوتے وقت کچھ سوچ کر سو گئے، صبح کو اُٹھ کر کہا ہاں میں یہ سوچ رہا تھا، آنکھ کھلی میں یہ سوچ رہا تھا، اور اگر مرتے وقت یہ سوچ کے مر رہے ہو، میری زمین، میرا مکان، میرے بچے، میری جاگیر، میری کھیتی

Presented by www.ziaraat.com

میری جمع کی ہوئی دولتیں، اور جب صور پھُنکے گا اور قبر سے اُٹھایا جائے گا تو یہ کہتے ہوئے اُٹھے، میری زمین، میرا مکان، میرا بینک بیلنس، میرے رشتے دار۔ اِس لئے کہ زندگی مسلسل ہے، جس کی یاد میں سویا اُس کی یاد میں جاگا۔ کیوں کہا جب صُور پھُنکے مجھ پر اور میری آل پر درُود پڑھو۔ لئے عادت ڈالو، یہی کہتے ہوئے جاؤ تاکہ جب اُٹھو تو یہی کہتے ہوئے اُٹھو، ـــــ اگر عادت یہاں بگڑی ہوئی ہے تو پھر قبر سے کیا کہتے ہوئے اُٹھو گے ۔ یہی کہتا ہوا

یہی کہتا ہوا قبر سے اُٹھے گا، ہائے ہم، ارے ہم نے انبیاء کی تکذیب کی، اور اب آگیا محشر اور آواز آئی چلو، اب پیچھے ہٹنے کا موقع نہیں ہے آگے چلو، اب جو صفیں چلیں، کچھ لوگ اکیلے چلے، کچھ لوگ جماعتوں کے ساتھ چلے، کچھ لوگ لشکر پہ لشکر بے کے چلے، مگر قرآن کہتا ہے ہر جگہ یہی ہوا، دنیا میں جس کے پیچھے چلتے تھے وہ وہاں بھی اُسی کے پیچھے چلنے لگے، آگے چلنے والے نے پلٹ کر کہا، ارے یہاں تو چھوڑو ساتھ، اُن کے پیچھے پیچھے عادت تھی نہ جانے کی، تو وہاں بھی پیچھے پیچھے چلے، اُس نے کہا، ارے خدا لعنت کرے یہاں تو پیچھا چھوڑ دو تمہاری گواہی سے تو اور غضب ہوگا، یہ قرآن ہے۔ صُور پھُنکا، لوگ چلے، پڑھیں گے قرآن . . . . یہ قرآن ہے :

"اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝" (سورۂ بقرہ آیت ۱۶۶)

جب پیروی کرنے والوں نے جن کی پیروی کرتے تھے، وہاں بھی اُن کی پیروی کی اور پیچھے پیچھے چلے، قائدین نے تبرّا شروع کیا، اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ، جب انھوں نے تبرّا شروع کیا، رہبروں نے تبرّا کیا پیروی کرنے والوں سے، ارے اب تو پیچھا چھوڑو، اب اُس کے سامنے جانا ہے، ایک تو میں اپنی ذمّے داری میں خو

Presented by www.ziaraat.com

ہی اُلجھا ہوا ہوں، اب یہ بھی ذمّے داری کہ ان سب کو تباہ کرکے آیا ہوں، کیا یہ بھی بتانا چاہتے ہو، عذاب کو دیکھا قیادت ختم ہوگئی، رہبری ختم ہوگئی، یہاں بڑی خوشی تھی اتنے ہزار میرے ساتھ ہیں، اکثریت میرے ساتھ ہے، میرے ہاتھوں کو اتنے بوسے دینے والے ہیں، اتنی تعداد حلقۂ ارادت میں ہے، بڑا ناز تھا، اور وہاں جب سب کے سب پیچھے آئے تو ہاتھوں کو جوڑا خدا کے لیے کہیں اور جاؤ، کسی اور کے پیچھے جاؤ، لیکن جب اُنھوں نے ساتھ نہیں چھوڑا، پیچھا نہیں چھوڑا تو اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اُنھوں نے گالیاں دیں، اُنھوں نے بُرا بھلا کہنا شروع کیا، پیروی کرنے والوں نے کہا: ـــــ پروردگار ـــــ!

" لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا "

(سورۂ بقرہ آیت ۱۶۷)

" اگر ہم (دنیا میں) واپس جا سکتے تو ہم بھی دنیا میں جاکر اِن پر اسی طرح تبرّا کریں گے جس طرح انھوں نے ہم سے (یہاں) بیزاری کا اظہار کیا۔" (ہم اِن کو وہ گالی دیں گے دنیا میں جاکر جس طرح یہ ہم کو یہاں گالیاں دے رہے ہیں)

اب سبب کٹ گیا، دنیا میں دو چیزیں ہیں یا سبب ہے یا نسب ہے۔ سرداری ختم، رہبری ختم، قیادت ختم، بزرگی ختم، اب تو دل چاہتا ہے میں اکیلا رہوں تو اچھا ہے، کوئی یہ نہ کہے سرکار دنیا میں پیچھے پیچھے چلتا رہا، یہاں بھی حاضر ہوں، مُڑ کے کہتے ہیں کہیں اور جاؤ، یہ محشر کا دن ہے یہاں سے جاؤ پیروی کرنے والوں نے کہا، ہم کو واپس بھیج دے پروردگار، ہم دنیا میں جاکر اِن کو مزا چکھائیں گے، اِن کو بھی ایسا ہی بدلہ دیں گے:

" كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؕ

Presented by www.ziaraat.com

وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ہ" (سورۂ بقرہ آیت ۱۶۷)

" اسی طرح سے اللہ ان کو بتلائے گا، اُن کے اعمال کی حسرتوں کو دکھلائے گا یہ کیا تھا" اور وہ لوگ آگ (یا دوزخ) سے نکلنے والے نہیں ہوں گے۔"

تو یہ حال ہوا سبب کا، توجہ کیجیے اب ہم محشر میں پہنچ رہے ہیں، وقت کم ہے بہت طویل دن ہے محشر کا، اِس لیے وقت کم ہے، سبب لوں گیا، اور آواز آئی .... فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ "

(سورۂ مومنون آیت ۱۰۱)

" اور جب صُور پھونکا جائے گا تو اُس دن اُن کے درمیان کوئی نسب کام نہ آئے گا۔" صُور پھُنکا اور نسب بھی گیا۔ نسبی رشتے ٹوٹ گئے سبب بھی ختم ہوا نسب بھی ختم ہوا، اب نہ زوجیت ہے، نہ بُنُوّت ہے، نہ اُبُوّت ہے، نہ بیٹا نہ باپ اور نہ اُخوّت ہے۔ یعنی بھائی کا رشتہ بھی ٹوٹ گیا نہیں اب کچھ نہیں، نہ نسب ہے اور نہ سبب ہے، صُور پھُنکا، سبب گیا عذاب کو دیکھا نسب گیا، RELATIONSHIP ختم گئی، اب کس کی قیادت رہے گی، کس کا نسب رہے گا ؟

مدینے میں جب لڑائیاں ختم ہوئیں اور آخری دور رسولؐ کی زندگی کا آیا، اِک دن تمام اصحاب کو دیکھ کر کہا، دل چاہتا ہے حسبِ مراتب ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دوں۔ سب خوش ہو گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُلایا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بُلایا اور عبدالرحمٰن ابنِ عوف کو بُلایا اور اس طرح دونوں کو بھائی بنا دیا، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کو بُلایا دونوں کا ہاتھ ملا دیا اور کہا یہ دونوں بھائی، حضرت مِقداد کو بلایا اور حضرت عمّارِ یاسر کو بُلایا دونوں کے

Presented by www.ziaraat.com

ہاتھ کو ملا کر کہا، یہ دونوں بھائی، یہاں تک کہ مسجد کی آخری صفوں تک اُٹھتے بیٹھتے ایک کا ہاتھ دوسرے کا ہاتھ ملاتے گئے، اور سب کو سب کا بھائی بنا دیا پیغمبرؐ سطحِ ذہنی کو دیکھ رہے تھے، جب سب بھائی بن چکے تو چُپ ہو گئے، اب جو دیکھا تو مسجد میں علیؑ اکیلے رہ گئے۔ اب اِس واقعے کو احمد بن حنبل نے لکھا، اس کو سُنَنِ ابنِ ابی داؤد نے لکھا، اِس کو ترمذیؒ نے لکھا، اِس واقعے کو اکتالیس راویوں نے لکھا ہے۔ پیغمبرؐ اُٹھ کر علیؑ کے قریب گئے اور ہاتھ میں ہاتھ لیکر کہا:

" اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ "

یا علیؑ! " تو میرا بھائی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی "

سب کو سب کا بھائی بنایا مگر سبھوں سے یہ نہیں کہا، یہ نہیں کہا یہ دنیا اور آخرت کی برادری ہے۔ صُور پھُنکا، سبب بھی گیا، نسب بھی گیا، اور دُو بھائی چلے ——— " اب آپ چاہیں گے اس کے لیے آیتیں بھی ہوں، آیتیں بھی حاضر ہیں، یہ تو حدیث تھی جس کو اکتالیس علماء نے لکھا، مجھ کو صرف یہ آیت پڑھنا ہے کہ محشر میں رسُول کیسے آئیں گے، رسولؐ چلے، صُور پھُنکا، قبروں سے لوگ اُٹھے، آواز آئی چلو ——— اِدھر آؤ ——— مگر جماعت بنا کر آؤ ———

" وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ " (سورۂ تکویر آیتؐ)

" اور جب نفسوں کے جوڑے (نیک نیک کے ساتھ اور بد بد کے ساتھ) ملا دیے جائیں گے۔" جو جس کا ہم خیال ہے وہ اُس کے ساتھ رہے۔ جماعت بنا کر آؤ۔ Groups میں آؤ تا کہ حساب میں آسانی ہو۔ گروپ بندی آپ پوچھیں گے یہ کہاں سے آئے؛ اب گھر میں جا کر سورۂ واقعہ پڑھنا، اصحابِ میمنہ ایک طرف، اصحابِ مشئمہ ایک طرف اور مُقرّبون ایک طرف، اور ایسے

Presented by www.ziaraat.com

میں ظالم کی نظر پڑی ــــ اُف ــــ یہ ہے روزِ عدل ــــ

" وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ " (سورہ ۲۵ فرقان آیت ۲۷)

اور اُس دن ظالم اپنے ہاتھ کو کاٹ کاٹ کھائے گا" اور کہے گا - - -

" يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ؁ " (فرقان آیت ۲۷)

(اور) کہے گا ' ــــ ' ہائے افسوس کاش! میں رسولؐ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا " - - - - - - -

يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ؁ " (سورہ ۲۵ فرقان آیت ۲۸)

" ہائے افسوس، کاش! میں فُلاں کو دوست نہ بناتا "

میرے مالک! کیا تو بھی تقیہ کرتا ہے۔ ظالم کہے گا کاش میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا ' " فُلاں " یہ ایک خالی جگہ ہے ' BLANK جگہ ہے خالی جگہ میں نام بھر دیجئے ' جس نے رسولؐ کے خلاف کسی کو دوست بنایا ' رسولؐ نے ایک راستہ بتایا تھا ' اس میں دوستی کی کیا بات ہے ' وہ کہتا ہے کاش رسولؐ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ' میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔ تو رسولؐ کس کو دوست بنا رہے تھے ' رسولؐ کس کی دوستی چاہتے تھے :

" وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ؁ " (سورۂ ۲۵ فرقان آیت ۳۰)

" رسولؐ کہے گا ' اے میرے پروردگار! میری قوم قرآن سے دور ہو چکی تھی "

اللہ کے رسولؐ ایسے ایسے تو قرآن پڑھنے والے ہیں۔ قرآن حفظ کرنے والے اور آپؐ فرما رہے ہیں ' میری قوم قرآن سے دور ہو چکی تھی ' مطلب یہ ہے کہ قرآن یاد تھا لیکن کیا میں نے قرآن کو تنہا چھوڑا تھا ' نہیں ' میں نے دو اہم چیزوں کو متحد کر کے چھوڑا تھا ' ایک کو لیا ایک کو چھوڑ دیا ' میرے نزدیک ایسا ہی ہے جیسے

Presented by www.ziaraat.com

قرآن کو چھوڑ دیا۔ پروردگار! میری قوم قرآن سے دور ہو چکی تھی۔

آج کی بحث بس اتنی، رسولؐ محشر میں آئے، رسولؐ کو اختیار ہے گفتگو کا، بات چیت کرنے کا اختیار ہے رسولؐ کو، رسولؐ کو اختیار ہے اُس وقت جس کی چاہیں شکایت کر دیں، یہاں تو رسولؐ پوری قوم کی شکایت کر رہے ہیں اللہ رحم کرے، اللہ ہم کو بچائے، اللہ ہر مسلمان کو بچائے، کچھ اشارے، جس کی طرف رسولؐ اشارہ کر رہے ہیں کہ میری قوم قرآن سے دور ہو گئی تھی۔ یا رسولؐ اللہ یہ قوم تو قرآن کو پارہ پارہ کر کے جنگ کے روز نیزوں پر بلند کرتی ہے، یہ قوم قرآن سے دور ہو گئی تھی، شام کے دربار میں قتلِ حسینؑ پر استخارہ کیا گیا، قرآن سے فال نکالی گئی کہ حسینؑ کو قتل کیا جائے کہ نہیں، آیت نکلی:

"وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ٥"

(سورۂ شعراء ۲۶ آیت ۲۲۷)

"اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اُنھیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹائے جائیں گے۔"

حکم دیا حاکمِ وقت نے کہ قرآن پر تیر برسا دو۔ ظاہر ہے رسولؐ کو حق ہے یہ کہنے کا کہ میری قوم قرآن سے دور ہو گئی تھی، تیر برسا دیے قرآن پر قرآن پر تیر وہی برسائے گا جو قرآن کے ثقلِ اکبر پر بھی تیر باراں کر دے۔

زینبؑ کے دو لال میدان میں آئے، ۹، ۱۰ برس کے سن ہیں جعفرِ طیارؑ کے پوتے ہیں، عبداللہ ابنِ جعفرؑ کے بیٹے ہیں، عبداللہ ابنِ جعفرؑ صفین کی لڑائی میں علیؑ کے لشکر کے علم بردار تھے، عبداللہ ابنِ جعفرؑ کی شجاعت کا یہ عالم ہے کہ جب صفین میں حملہ کیا ہے تو امیرالمومنینؑ نے تعریف کی تھی کہ ہاں جعفرِ طیارؑ کا بیٹا لڑ رہا ہے۔ عبداللہ ابنِ جعفرِ طیار حضرت زینبؑ کے

Presented by www.ziaraat.com

شوہر ہیں، عبداللہ ابنِ جعفرِ طیار کے چار بیٹے ہیں، جب حسینِ ابنِ علی مدینہ چھوڑ رہے تھے عبداللہ بیمار تھے، مکے تک آئے اور جب حسین جانے لگے تو زینب سے کہا ذرا بچوں کی پوشاک تو بدل دو۔ بچوں کی پوشاک بدل دی گئی، بچوں کو لے کر امامؑ کی خدمت میں آئے، بچوں کو صدقے کیا امامؑ پہ اور کہا: فاطمہ کے جانی! میں نہیں ہوں گا مگر میرے بچے نیابت کریں گے عونؑ و محمدؑ ہیں یہ دونوں۔ تفصیل کہیں اور ــــ

کربلا کی لڑائی جب ختم ہوئی، اور زینبؑ لٹ کر جب مدینہ واپس آئیں، عبداللہ ابنِ جعفر روز آتے عابدِ بیمار کے پاس سلام کے لیے، خاموش بیٹھ جاتے، امامؑ روتے تو وہ بھی روتے اور شام کو گھر چلے جاتے، اک دن دیر تک بیٹھ گئے، امامؑ نے فرمایا: کچھ کہنا ہے آپ کو؟ اتنا کہنا ہے کہ اپنی پھوپھی اماں سے کہیے وہ بھی تو آپ کا گھر ہے۔ سید السّاجدین گھر میں گئے اور پھوپھی سے کہا: پھوپھی اماں! آج عبداللہ ابنِ جعفرِ طیار بہت اُداس تھے، کبیدہ خاطر تھے بہت غمگین تھے کہتے تھے کیا شہزادی گھر نہ آئیں گی؟ شہزادی نے رو کر کہا: بیٹا! جب گھر اُجڑ گیا اور بھائی نہیں رہا، اب کس کا گھر، کیسا گھر؟ فرمایا: پھوپھی اماں! میری بات مان لیں آج جائیں، تھوڑی دیر کے لیے جائیں۔ سواری آئی، شہزادی زینبؑ اپنے گھر گئیں، وہی گھر جس میں کبھی بچے کھیلتے تھے وہی گھر جو کبھی آباد تھا، گھر خالی تھا ایک جگہ خاموش بیٹھ گئیں، عبداللہ گھر میں آئے اور بہت غور سے دیکھا، دیکھ کر کہا: شہزادی! اب تو صورت بھی پہچانی نہیں جاتی۔ رو کر کہا: عبداللہ! جس کا بھرا گھر اُجڑ گیا اُس کو کیا پہچانو گے۔ مجھے کیوں بلایا ہے عبداللہ! کہا: شہزادی مجھے کچھ پوچھنا ہے: فرمایا: عونؑ و محمدؑ کے متعلق عبداللہ نے منھ پر طمانچے مارے (استغفار کیا) کہا نہیں شہزادی یہ تو غلام تھے،

Presented by www.ziaraat.com

اُن کا ذکر نہیں ہے، فرمایا: پھر کیا پوچھنا ہے؟ شہزادی کو خیال آیا شاید یہ پوچھیں گے، کیوں زینبؑ! تم شام کے دربار میں گئی تھیں" شہزادی نے فرمایا: پوچھو۔ عبدؑاللہ نے کہا: میں صفین کی جنگ میں تھا، میں اپنے چچا کے ساتھ نہروان کی جنگ میں تھا، میں نے علیؑ کو لڑتے ہوئے دیکھا ہے مگر شہزادی حسینؑ سے بڑھ کر شجاع کوئی نہیں تھا، شہزادی صرف اتنا بتاؤ میرا بھائی کربلا میں لڑا کیسے ۔ ۔ ۔ ۔"

روکر شہزادی نے فرمایا: عبدؑاللہ ـــ!

علی اکبرؑ مر چکے تھے، عباسؑ مر چکے تھے، قاسمؑ مر چکے تھے ـــ حسینؑ لڑتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے ـــ

"جس کا جوان بیٹا مر گیا اُس کی لڑائی دیکھو ـــ

"جس کا بتیس ۳۲ برس کا بھائی مر گیا اُس کی لڑائی دیکھو ـــ

"عبدؑاللہ! میں خیمے کا پردہ اُٹھائے ہوئے بھائی کی لڑائی دیکھ رہی تھی ـــ"

⁂ ⁂ ⁂

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ پنجم ۵

"قیامت اور قرآن"

۱۔ سَو سے زیادہ نام قیامت کے قرآن میں موجود ہیں۔
۲۔ قیامت میں اللہ اپنے نبیؐ سے کیے ہوئے تمام وعدے پورے کرے گا۔
۳۔ قیامت کے دن پیغمبر اکرمؐ مقامِ محمود پر فائز ہوں گے۔
۴۔ جو انسان جس سے محبت رکھتا ہے وہ قیامت میں اُسی کے ساتھ ہوگا۔
۵۔ قیامت میں حسینؑ کا مُحب حسینؑ کے ساتھ اور یزیدؔ کا مُحب یزیدؔ کے ساتھ آئے گا۔
۶۔ قیامت میں صاحبانِ ایمان کی ذرّیت کو اُن سے ملحق کر دیا جائے گا۔
۷۔ قیامت میں حضرت فاطمہؑ زہرا شفاعت کیلئے حضرت عبّاسؑ کے بازو پیش فرمائیں گی۔

نشتر پارک ۔ کراچی

۵ محرّم سنہ ۱۹۶۸ء

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ پنجم ۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝
لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۝ وَ لَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ۝
(سورۂ ۷۵ قیامت آیت ۱ - ۲)

" قیامت اور قرآن " کے عنوان سے یہ پانچویں تقریر آپ حضرات سماعت فرما رہے ہیں - کل گفتگو یہ تھی کہ قیامت کا دن وہ دن ہے جس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا ، اپنے دانتوں سے چبائے گا ـــــ

" وَیَوۡمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیۡہِ " (سورۂ ۲۵ فرقان آیت ۲۷)

" اور اُس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹ کاٹ کھائے گا "

" یَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِی اتَّخَذۡتُ مَعَ الرَّسُوۡلِ سَبِیۡلًا ۝ " (سورۂ ۲۵ فرقان آیت ۲۷)

" کہے گا ہائے افسوس ! کاش میں رسول کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا "

" یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا ۝ " (سورۂ ۲۵ فرقان آیت ۲۸)

" ہائے افسوس ! کاش میں فُلاں کو (اپنا) دوست نہ بناتا "

ہم گفتگو کا آغاز یہیں سے کر رہے ہیں ، پہلی بات یاد رکھنے کے قابل ہے - ایک دو نہیں بلکہ قرآن میں سَو سے زیادہ نام ہیں قیامت کے ، اور قرآن میں قیامت پر گفتگو دو ثلث سے زیادہ ہے ، اسی روزِ قیامت کو یومِ دین کہا ، یومِ حساب کہا ، یومِ عَسِیر کہا (ع ، س ، ی ، ر) یومِ عصیب کہا ، (ع ، ص ، ی ، ب) اسی قیامت کے دن کو تغابُن کہا ، اسی قیامت کے دن کو یوم المعلوم کہا ، یومِ موعود کہا ، یومِ مشہود کہا ، اسی قیامت کے دن کو

Presented by www.ziaraat.com

یومِ جمع کہا، یومِ فصل کہا اور ارشاد ہوا:

" يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ " (سورۂ عبس ۸۰ آیت ۳۴ تا ۳۶)

" وہ دن جب کہ بھائی بھائی سے بھاگے گا، وہ دن جب کہ بیٹا ماں سے اور باپ سے بھاگے گا؛ وہ دن جب مرد اپنی بیوی سے اور اولاد سے کنارہ کرے گا۔"

اسی قیامت کے لیے کہا:۔

يَوْمَ التَّلَاقِ (سورۂ ۴۰ مومن آیت ۱۵)

" وہ ملاقات کا دن ہوگا۔" " ت۔ل۔الف۔ق " یعنی ملاقات کا دن، قیامت کا دن، جہاں ملاقات ہوگی، ——— !

اور اسی دن کے لیے یہ بھی ارشاد ہوا:۔

" يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُونَ ۝ " (سورۂ ۲۶ شعراء آیت ۸۸)

" وہ دن قیامت کا دن جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ اولاد ہی فائدہ دے گی۔"

اور اسی دن کے لیے کہا تھا:۔

" يَوْمًا لَّا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا " (سورۂ ۲ البقرہ آیت ۴۸)

" وہ دن ہوگا جب ایک نفس کو دوسرے نفس سے کوئی کام نہیں رہے گا۔"

اور اسی دن کے لیے کہا تھا:۔

" یہ وہ دن ہوگا جب دوست، دوست سے بچھڑ جائے گا، دوست دوست سے دور ہونے کی کوشش کرے گا۔"

Presented by www.ziaraat.com

اور اسی دن کے لیے کہا تھا :۔

" یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ " (سورۂ فرقان ۲۵ آیت ۲۷)

" یہی وہ دن ہوگا جب ظالم اپنے ہاتھوں کو (دانتوں سے) کاٹے گا "۔

اور اپنے دانتوں سے چبائے گا اپنے ہاتھوں کو اور یہ کہے گا، کاش میں رسولؐ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا، یہی وہ دن ہے جس کے اتنے نام دے کر کہا تھا:

" لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ (سورۂ مومن ۴۰ آیت ۱۶)

" آج کے دن کس کی بادشاہت ہے " آج کس کا دن ہے۔

اور جواب آئے گا ـــــ

" لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ " (سورۂ مومن ۴۰ آیت ۱۶)

آج کا دن واحدِ قہّار کا دن ہے ـــ "

یہ وہ دن ہے جس کے اتنے نام لیے قرآن نے کہ حیرت ہوتی ہے، اتنی شدّت کے ساتھ ایک دن کو سمجھانے کے لیے یہ کیا طریقہ تھا کہ سَو نام سے زیادہ قیامت کے نام رکھے گئے، تاکہ سمجھو اس طرح سے سمجھو، دن کو سمجھو، غیب کو سمجھو، حضور کو سمجھو، یوم الجمع کو سمجھو، یوم الفصل کو سمجھو، تاکہ معلوم ہو حقیقتیں یہ تھیں، کیا ہے اور کس شان کا دن ہے، سورۂ انبیاء کی آیات میں پڑھ چکا ہوں، پھر سُنیے: " اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ " (سورۂ انبیاء ۲۱ آیت ۱۰۱)

" جن کو ہماری طرف سے بڑھ کے نیکیاں گھیر لیتی ہیں، یہ (قیامت کے دن جہنّم کے شور) سے دور رکھے جائیں گے "

ان کے کانوں میں ذرّہ برابر بھی قیامت کی آواز نہیں جائے گی، اُن کا نفس جو کچھ چاہے گا وہ انھیں میسّر ہوگا، یہ قیامت کا دن اُن کو محزون نہ کرے گا، اور ملائکہ

Presented by www.ziaraat.com

اُن سے ملاقات کریں گے اور انھیں سلام کریں گے۔

" هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ٥ " (سورۂ انبیاء ۲۱ آیت ۱۰۳)

" اور ملائکہ کہیں گے " یہ دن تو آپ کا دن ہے جس کا آپ سے وعدہ کیا گیا تھا "

قیامت کے دن کی اتنی تعریف کرنے کے بعد یہ ارشاد ہوا کہ " یہ دن تمہارا ہے

اسی کا وعدہ ہے " یہ دن تمہارا ہے، یوم العدل ہے، یوم الحساب ہے،

یوم الدین ہے، سب کچھ سہی مگر یہ تمہارا دن ہے۔ ہرچند ہم نے پوچھا ہے کہ یہ

دن کس کا ہے اور جواب ملا ہے۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ لیکن یہ تمہارا

دن ہے۔ اسی کا وعدہ تھا، اور کون سا دن ـــــ ؟

" يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا

بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا

كُنَّا فَاعِلِينَ ٥ ۱۰۴ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ

الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ٥ ۱۰۵

(سورۂ انبیاء ۲۱ آیت ۱۰۴-۱۰۵)

" یہ وہ دن ہوگا جب آسمانوں کو اس طرح سے لپیٹ دیں گے جیسے

کاغذ کے طوماروں کو لپیٹ دیا جاتا ہے، جیسے ہم نے اوّل خلق کی ابتدار

کی تھی اُس کو اُسی طرح سے لوٹا دیں گے، یہ وعدہ ہمارا ہے، ہم ایسا ہی

کرنے والے ہیں، اور ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھ دیا ہے کہ ہماری زمین کے

وارث ہمارے صالح بندے ہوں گے۔" ـــ کیوں ـــ ؟ ـــ اس لیے کہ ـــ !

" إِنَّ فِي هٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عَابِدِينَ ٥ " وَمَا أَرْسَلْنَاكَ

إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ٥ " (سورۂ انبیاء ۲۱ آیت ۱۰۶ تا ۱۰۷)

" بلیشک اس میں ایک پیغام ہے عبادت کرنے والی قوم کے لیے، اور

Presented by www.ziaraat.com

ہم نے نہیں بھیجا آپؐ کو مگر یہ کہ رحمت للعالمین بنا کر "۔

یہ ذکرِ محشر ہے، نہیں بھیجا آپؐ کو مگر عالمین کے لیے رحمت بنا کر، عالمِ دنیا ہو تو رحمت، عالمِ آخرت ہو تو رحمت، عالمِ ظہور ہو تو رحمت، عالمِ باطن ہو تو رحمت عالمِ اعلان ہو تو رحمت، عالمِ ناسوت ہو تو رحمت، عالمِ جبروت ہو تو رحمت، عالمِ مُلک ہو تو رحمت، عالمِ مَلکوت ہو تو رحمت، عالمِ ارواح و عقول ہو تو رحمت، سارے عالم کے لیے تجھ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے" وہ آئیں گے محشر میں۔

اب ایک اور صفت اور سورۂ تحریم میں ارشاد ہوا:

" يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥" (سورۂ ۶۶ تحریم آیت ۸)

"یہ وہ دن ہوگا جب اللہ اپنے نبیؐ کو رسوا نہ ہونے دے گا"۔ رسوائی کس بات کی ہوتی ہے؟ مطلب یہ کہ جس جس سے وعدہ کیا ہے وہ وعدہ پورا ہوگا، کوثر پر لے جانے کا وعدہ کیا ہے، وہ وعدہ بھی پورا ہوگا، جنّت میں لے جانے کا وعدہ کیا ہے، وہ وعدہ بھی پورا ہوگا، جو بھی وعدہ کیا ہے وہاں پورا ہوگا، کسی کو لوائے الحمد دینے کا وعدہ ہے وہ بھی وفا ہوگا۔ اور صاحبانِ ایمان نبیؐ کے اطراف ہوں گے، اب معیّت شروع ہوئی، وہ دن جہاں بُنوّیت نہیں، اَبوّیت نہیں، اُخوّیت نہیں، زوجیت نہیں، وہاں صاحبانِ ایمان ساتھ ہوں گے، کس شان کے ساتھ ہوں گے، اُن کا نور کبھی داہنی جانب چلے گا، کبھی سامنے دوڑے گا، وہ کہتے جائیں گے پروردگار ہمارے نور کو اور کامل کر دے۔ (یہاں دیوانے یہ کہتے ہیں نبیؐ کو نور نہ کہو) قیامت کے دن ہر مومن کا ایک نور ہے، اور ایسے موقع پر

Presented by www.ziaraat.com

نبیؐ کی سواری محشر میں چلی :۔

بخاری شریف کی تیسری جلد میں محمدؐ ابن اسماعیل بخاری تفسیر قرآن کرتے ہوئے بتلاتے ہیں" رسولؐ کہتے ہیں سب سے پہلے محشر میں میری سواری آئے گی، سب سے پہلے میں آؤں گا، اب محشر کی مرکزیت دیکھیے اور رسولؐ کس شان سے آئیں گے :۔

" وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۙ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۙ (سورہ ۹۳، ضحیٰ آیت ۱ تا ۴)

" صبح کی قسم، رات کی قسم، جب وہ خاموشی اختیار کرلے کہ تیرے ربؐ (پروردگار) نے تجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا، اور نہ ناراض ہوا اور تیری آخرت تو دنیا سے بہتر ہوگی "

اس آخرت میں نبیؐ آیا، اسمٰعیل بخاری فرماتے ہیں، نبیؐ سب سے پہلے آئیں گے، اور ایک بلند مقام پر بیٹھیں گے۔

" عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۙ"
(سورہ ۱۷ بنی اسرائیل آیت ۷۹)

" قریب ہے کہ (قیامت کے دن) تیرا ربؐ تجھ کو مقام محمود عطا کرے۔ مقام محمود پر تشریف فرما ہیں پیغمبرؐ اور بخاری کہتے ہیں وہاں سے نظر پڑے گی محشر کے میدان پر" اب یہ سورۃ مائدہ کی تفسیر ہو رہی ہے، وہاں سے پیغمبرؐ دیکھیں گے کہ اُمت کے کچھ لوگ جہنم کی طرف جا رہے ہیں، بائیں طرف جا رہے ہیں، پیغمبرؐ اُن کو پہچان جائیں گے اور کہیں گے، پروردگار! یہ تو دنیا میں میرے ساتھی تھے، یہ میرے اصحاب ہیں۔ ملائکہ کہیں گے : اللہ کے رسولؐ !

Presented by www.ziaraat.com

آپ کو علم ہے، آپ کے بعد کیا ہوا ؟ رسولؐ کہیں گے تو غفّار ہے تو بخشنے والا ہے جو چاہے کرے ، تفصیل بعد میں ـــ

پیغمبرؐ مقامِ محمود پر ہیں، وہاں سے نظر پڑے گی انبیاء پر، اولیاء پر حضرت ابراہیمؑ پر، حضرت موسیٰ پر، حضرت عیسیٰ پر، ہر ایک اُولوالعزم پر اُس وقت آواز آئے گی :۔

" فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ؁ " (سورۂ نساء آیت ۴۱)

" وہ دن کیسا ہوگا جب ہر اُمّت میں سے ہم ایک گواہ کو لائیں گے اور" اے حبیبؐ" ہم آپؐ کو اُن گواہوں پر گواہ بنا کر لائیں گے

پیغمبرؐ مقامِ محمود پر فائز ہوں گے ، اور یہ مقامِ محمود، کوثر کے قریب ہے پیغمبرؐ کے ساتھ صاحبانِ ایمان ہیں اور نبیؐ کو ابھی کسی کا انتظار ہے، اور وہ انتظار والی بات آپ سب کو یاد ہے ۔ ۔ ۔ ۔ آپ سب لوگوں کو یاد ہے :

" إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَ عِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا مِنْ بَعْدِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ـــــــ "

" قرآن اور عترت " یہ دونوں آپس میں جُدا نہیں ہوں گے ، یہاں تک کہ یہ دونوں میرے پاس حوضِ کوثر تک پہنچ جائیں گے کتاب بھی اور میری عترت بھی، کسی اور کا نام نہیں لیا ، عترت بھی ہے، کتاب بھی ہے صاحبانِ ایمان بھی ہیں ۔ اور ایسے موقع پر قرآن تفصیلِ محشر بیان کر رہا ہے اور آواز آرہی ہے :

Presented by www.ziaraat.com

" وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ " (سورہ ۹۳ ضحیٰ آیت ۵)

" (اور عنقریب آپؐ کا پروردگار آپؐ کو (اسقدر) عطا فرمائے گا کہ آپ خوش و راضی ہو جائیں گے۔") یعنی :۔

" ہم اتنا عطا کریں گے، اتنا عطا کریں گے تجھ کو کہ تو راضی ہو جائے"

یہ قرآن ہے، ایک لفظ نہیں ہے ایسا کہ جس پر آپ اعتراض کریں، محشر کیا ہے؟ مرکزیت رسولؐ کا مقام ہے، کیا ہے محشر؟ حضور سرکارِ دو عالم پر گفتگو ہے کیا ہے محشر؟ رحمتُ لِلعَالَمِین کی رحمتوں کا ظہور ہے کیا ہے محشر؟ عَلیٰ ھٰؤُلَاءِ شَھِیدًا کی تفسیر، اگر یہ حق ہے، اگر یہ درست ہے عترت بھی ہے، اُخوّت بھی ہے، نفسِ رسولؐ بھی ہے، ایسے موقع پر یہ جو بار بار کہا جاتا ہے نہ کہ اِن کی بخشائش نہیں ہوگی، یہ اِن بدعتوں کے بعد بھلا بخشائش چاہتے ہیں، تو ہم کو دیکھنا یہی ہے کہ رسولؐ کا فرمان کیا ہے؟ محمدؐ ابن اسماعیل بخاری تحریر فرماتے ہیں کہ " مسجد میں حضور ختمی مرتبتؐ تشریف فرما تھے اور قیامت کا تذکرہ تھا، ایک صحابی نے کہا اللہ کے رسولؐ! آپ "مقامِ محمود" پر رہیں گے؟ فرمایا: ہاں ـــــ " صحابی نے پوچھا: میں کہاں رہوں گا" پیغمبرؐ نے فرمایا: جس سے محبت ہوگی وہیں رہے گا۔" (صحیح بخاری شریف) توجس کو دوست رکھتا ہوگا اُسی سے متّصل رہے گا"۔ اب جس کو جس جس سے دوستی ہے وہ دوستی جھینک لے"۔ ایسے موقع پر اپنے آپ کو دیکھو، جائزہ لو دیکھو محشر برحق ہے، حساب بھی ہے، عذاب بھی ہے، بے جا اُمیدیں بندھوانا نہیں ہے، جب رسولؐ نے کہہ دیا کہ جن کی دوستی ہوگی وہ اُن کے ساتھ ہوگا، اب یہ سوچو اپنا اپنا مقام کیا ہوگا، اب ہم کو سانس لینے دیجیے ہم تو حسینؑ کے ساتھ ہوں گے۔

Presented by www.ziaraat.com

اور جو حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے وہ یزید کے ساتھ ہوگا ـــــ " اب کیا کہنا سرکارِ دو عالم کا جمال، سرکارِ دو عالم کا جلال محشر میں دیدنی ہوگا، اور محشر آواز دے گا:

" وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ ... " (سورۂ طور آیت ۲۱)

" اور جو لوگ ایمان لائے، اور اُن کی ذریّت نے ایمان میں اُن کی پیروی کی تو اُن کو ہم نے اُن کی ذُریّت سے ملحق کر دیا "۔

" حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنَ الْحُسَیْنِ " حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں "۔ اب اگر محرم کی مجالس میں قرآن کی تفسیر کے درمیان اہلِ بیتؑ کا ذکر ہوتا ہے تو صرف اس لیے کہ اُنھوں نے حقِ تفسیر ادا کیا، کس طرح ـــ ؟ " علم و عمل " سے، علم و عمل کی منزل پر یہ مظہرِ رسولؐ ہیں، اب اگر خیبر و خندق، بدر و اُحد کی گفتگو آئی، مختلف لڑائیوں کے تذکرے رہے، اور ظاہر ہے جب شجاع کا نام آیا، رَجُل کا نام آیا، فتیٰ کا نام آیا تو دنیا یہ نہ سمجھے کہ مجلس ہوئی اور علیؑ کا ذکر شروع ہوگیا، آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں خواہ مخواہ کے لیے کیوں پریشان ہیں، نفسِ رسولؐ کا ذکر چھڑا ہے، اس لیے آپ کو مطمئن ہونا چاہیے کہ رسولؐ کے جذبۂ شجاعت پر گفتگو ہوئی، اور جب حسینؑ پر گفتگو ہوئی تو رسولؐ کے جذبۂ صبر پر گفتگو ہوئی، جو لوگ علیؑ کو اور حسینؑ کو رسولؐ سے الگ کر کے دیکھ رہے تھے اُنھوں نے اپنی ایک نئی دنیا بسانے کی کوشش کی، اور یہ خیال کیا کہ یہ علیحدہ شخصیتیں ہیں، نہیں ایسا نہیں، یہ وہ ہیں کہ جن کے علم و عمل سے مسئلۂ شریعت باقی ہے، مسائلِ رسولؐ باقی ہیں، اور انھیں کے علم و عمل سے محشر روشن ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

یہاں تک کہ یہ کوثر کے پاس رسولؐ کی خدمت میں پہنچے، اور اب معصومؑ ارشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسولؐ مڑکے پوچھیں گے، زہرا کہاں ہیں؟ یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام تفصیلِ محشر دے رہے ہیں، رسولؐ پوچھ رہے ہیں زہراؑ کہاں ہیں؟ عرض کیا جائے گا کہ وہ آرہی ہیں، وہ آگئیں۔ پیغمبرؐ تعظیم کے لیے کھڑے ہوگئے، نورِ الٰہی نے نورِ الٰہی کی تعظیم کی، نزدیک جائیں گے پردۂ محمل کو اٹھائیں گے، فرمائیں گے: زہراؑ! آج یومِ حساب ہے، زہراؑ! آج یومِ عدل ہے، زہراؑ! آج میزان میں اعمال تُلنے والے ہیں، زہراؑ! تمھارا اہتمام کیا ہے؟ بڑے ادب سے کہیں گی، بابا!:-

"کَفَانَا لِلشَّفَاعَةِ یَدَانِ مَقْطُوعَتَانِ وَلَدِیَ الْعَبَّاسْ"

یہ حدیث کے جملے ہیں شیخ صدوقؒ نے "امالی" میں لکھے ہیں "بابا! ہمارے لیے کافی ہیں میرے بیٹے عبّاسؑ کے دو کٹے ہوئے ہاتھ (بازو)۔

یہ مقامِ شفاعت ہے، مقامِ شفاعت پر گفتگو ہوگی۔

آج تقریر اسی منزل پر ختم ہو رہی ہے، —!!

✲ ✲ ✲

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ ششم

"قیامت اور قرآن"

دنیا میں کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ ہم قیامت میں کسطرح آئینگے

قیامت میں زمین اپنے ربّ کے نور سے منوّر ہوجائے گی۔

قیامت میں صاحبانِ ایمان کا نور کبھی دائیں جانب اور کبھی بائیں جانب اور کبھی سامنے دوڑے گا۔

منافقوں کا مولا جہنّم ہے، ایک مولا سے بھاگے۔ دوسرے مولا نے عذاب دیا۔

قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت علی علیہ السلام فریادی ہوں گے۔

شہادت حضرت علی اکبر علیہ السلام

نشتر پارک۔ کراچی

۶ محرّم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سنہ ۱۹۶۸ء

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ ششُم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہ

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ہ

(سورۂ قیامت آیت ۱۔ اور۔۲)

" قیامت اور قرآن " کے عنوان سے چھٹی تقریر آپ سماعت فرمارہے ہیں۔ اِس عنوان پر سارے مسائل کو سمیٹنا یقیناً ناممکن ہے، اِس لیئے میری درخواست ہوگی کہ آپ میں سے خطیب، لکھنے والے، سوچنے والے، کتابوں کو پڑھنے والے، مطالعہ کرنے والے اِس موضوع کو پیشِ نظر رکھیں، لیکن ایک بات یاد رہے کہ کتابوں کے مطالعے سے قیامت کا حال نہیں کھلے گا، کئی وجوہات کی بنا پر اِس عنوان پر کتابیں نہیں لکھی گئیں، اور اگر کوئی کتاب آئی بھی تو آثارِ قیامت " کے عنوان سے آئی، بس یہ کہ قیامت کے آثار کیا ہیں، تفصیلِ محشر جو قرآن میں ہے اُس پر صراحت سے گفتگو نہیں ہوئی ہے۔ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے شروع سے آخر تک میں کسی حصّے کو معیّن نہیں کر رہا ہوں قرآن کے، رُکتے جائیے ترجمے پر کہ قیامت کے متعلّق یہ آیت کیا کہتی ہے قیامت کے متعلق اِس آیت میں کیا تذکرہ ہے۔ آپ کو تعجّب ہوگا اِس سے آپ کے علم میں اضافہ ہوگا آپ نے مجلسوں کے علاوہ اور بھی محافل میں شرکت کی ہے، اور بھی مذہبی تقریروں میں جاتے ہیں، آپ کو یاد پڑتا ہے کہ کہیں قیامت پر گفتگو ہوئی ہے نہیں، قیامت پر عام طور سے گفتگو نہیں کی جاتی، نہیں کسی بزرگ نے بھی قیامت کے تعلّق سے اپنے رشتے کو قائم نہیں رکھا، اسلام کی پوری تاریخ گواہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

یاد ہو تو آپ بتلائیں کہ کسی محدث نے کسی فقیہ، کسی ممتاز صحابی نے، کسی بزرگ نے کچھ قیامت سے اپنے رشتے کو بتلایا ہو کہ جب قیامت ہوگی تو میں یوں آؤں گا، خدا کے لیے آپ سوچیئے، اگر آپ کا دماغ نہ کام کرے تو دوستوں سے پوچھیئے کسی نے یہ دعویٰ کیا، دُنیوی اعتبار سے بڑے بڑے دعوے ہوگئے، یہ امام الصّرف ہے، امام المنطق ہے، یہ امام الفقہ ہے، یہ امام الحکمت ہے، یہ معلّم اول ہے یہ معلّم ثانی ہے معلوم نہیں کتنے لقب دیے گئے، کتنے خطاب دیے گئے، لیکن کسی نے آخرت پر بھی گفتگو کی ہے؟ کسی نے تو کہا ہوتا میں قبر سے یوں اُٹھوں گا یا کم از کم کوئی یہ کہہ سکا کہ میں جب قبر سے اُٹھوں گا تو ننگا نہیں رہوں گا، کسی نے یہ دعویٰ کیا؟ بہت عجیب جملہ میری زبان سے نکل گیا، اور ہوگا یہی، جن کے جسم کی حفاظت ہوگی وہی پوشاک کے ساتھ ہوں گے، یہ پیغمبر اکرمؐ کی حدیث ہے مگر میں اس کو تفصیل سے بیان نہیں کرسکتا، اوّلین و آخرین میں ہم نے کسی کو کہتے نہیں سُنا کہ ہم قیامت میں اِس شان سے آئیں گے، قرآن پڑھنے والوں نے گواہی دی ہو، جیسے یہی سورہ پڑھا:-

"اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝" (سورۂ ۹۹ زلزال آیت ۱-۲)

"جب زمین شدید زلزلے کے ساتھ ہلا دی جائے گی، اور زمین اپنے دفینوں (خزانوں) کو نکال کر باہر پھینک دے گی۔"

"وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا" (سورۂ ۹۹ زلزال آیت ۳)

"اور انسان کہے گا کیا ہو گیا تجھ کو"

کسی محدّث نے، کسی مورّخ نے، کسی صحابی نے، کسی فقیہ نے یہ کہا کہ

وہ انسان میں ہوں۔؟

Presented by www.ziaraat.com

"يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝" (سورۂ ۹۹ زلزال آیت ۴)

"(یہ زمین) اُس دن اپنا خبرنامہ سنائے گی" زمین پر یہ ہوا، زمین اخبار سُنائے گی، کیوں؟

"بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝" (سورۂ ۹۹ زلزال آیت ۵)

"اِس لیئے کہ تیرے ربّ نے اُس (زمین) کی طرف وحی کی (کہ بیان کر)"

"يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝" (سورۂ ۹۹ زلزال آیات ۶، ۷، ۸)

"وہ دن جب انسان آئیں گے گروہ گروہ اپنے اعمال کو دیکھنے کے لیئے، جس نے ذرّہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اُسے نظر آجائے گی، اور جس نے ذرّہ برابر بُرائی کی ہوگی وہ بھی اُسے نظر آجائے گی۔" کیسے نظر آئے گی ابھی بتلاتے ہیں، کسی "علمِ طبقات الارض" کے جاننے والے سے پوچھیئے، کیا امکان ہے کہ پوری زمین پھٹ پڑے گی، وہ کہے گا ہاں، زمین اپنی کشش ثقل کو چھوڑتی جا رہی ہے آہستہ آہستہ، اور ایک دن اِس زمین کو پھٹنا ہے۔

"اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝" (سورۂ تکویر ۱، ۲)

آپ کسی بڑے ہیئت داں سے پوچھیئے کہ آفتاب کے متعلق کیا خیال ہے، وہ کہے گا، آفتاب آہستہ آہستہ اپنی قوّت (ENERGY) کو کھو رہا ہے اور ایک دن اُس کی ENERGY ختم ہوجائے گی اور وہ بے نور ہوجائے گا۔ قرآن وہی کہتا ہے جو آج سائنس کی دنیا کہہ رہی ہے، ایک دن آفتاب کو بے نور ہوجانا ہے، ایک دن ستاروں کو ہمیشہ کے لیے خاموش ہونا ہے، ایک دن زمین پر زلزلہ آئیگا ـــــ یہ چھوٹے چھوٹے سورے ہمیشہ یاد رہنے چاہئیں ـــــ کیوں ـــ ؟

Presented by www.ziaraat.com

"اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝"

(سورۂ ۱۰۱ قارعۃ)

عجیب پریشانی، عجیب مصیبت، کیا ہے، کچھ معلوم ہے، کیا مصیبت ہوگی وہ دن جب انسان پروانوں کی طرح اُڑیں گے، جب کہ بڑے بڑے پہاڑ روئی کے گالے بن جائیں گے، جس کے میزان میں وزن رہے گا، یعنی ثقل ہوگا وہی بچے گا جس کے ترازو کے پلڑے میں گرانی نہیں ہوگی، سُبکی ہوگی وہ جلتی ہوئی آگ میں جائے۔۔۔۔ چھوٹے چھوٹے سورے اور محشر کی تفصیل ——

بڑی قیامت، بڑی تباہی، کوئی کتاب سائنس کی لے لیجئے وہ صاف صاف کہہ دے گی ایسے بڑے بڑے عالم تباہ ہو چکے ہیں، دوسرے نظام ہائے شمسی میں قیامت آچکی اور اس نظامِ شمسی کو بھی تباہ ہونا ہے، قیامت ماورٰی نہیں ہے ماورائے عقل نہیں ہے، اِس لیے خلافِ عقل نہیں ہے، تو لازمی نتیجہ کیا ہے:۔

"اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا" (سورۂ ۳۹ زمر آیت ۶۹)

"زمین اُس کے (اپنے) رب کے نور سے منوّر ہو جائے گی۔"

"وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ" (زمر آیت ۶۹)

"اور کتاب سامنے رکھ دی جائے گی اور انبیاء آئیں گے اور شہداء آئیں گے۔"

زمین نور سے روشن ہو جائے گی، نور کی تعریف کیا ہے، اُجالا ہو جائے

Presented by www.ziaraat.com

تو پتہ چلے کہ راستہ کدھر ہے، دیوار کہاں ہے، گڑھا کہاں ہے؛ نور کی تعریف معلوم ہے، روشنی ہو جائے تو پتہ چلے کہاں گرنے والے ہیں، کہاں سے بچ کے چلنا ہے، اور جب نور قوی ہوتا ہے تو ہڈیوں کا پتہ چلتا ہے، نور قوی ہوتا ہے تو گوشت کی بیماریوں کا پتہ چلتا ہے، جس کو ایکسرے (X'RAY) کا علم کہتے ہیں۔ جب رب کا نور آئے گا تو ذرّے ذرّے کا علم معلوم ہو جائے گا ..... مومن کون ہے، منافق کون ہے ــــ ؟ ؟

" X'RAY " کا علم ــــ صرف ایک شعاع جا رہی ہے اور یہ بتلائے کہ اندر کیا جراثیم ہیں، اندر کیسے کیسے گہرے زخم ہیں، کیا بیماریاں ہیں ــــ اور جب رب کا نور پوری زمین کو گھیرے گا تو ایک ذرّہ بھی اپنے باطن کو چھپا نہ سکے گا، اور یہ دن کون سا ہوگا ــــ ! !

اب ہم کل کی تقریر سے مسلسل ہو رہے ہیں ــ (سورۂ ۵۷ حدید آیت ۱۲)

" يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

یہ دن کون سا ہے " جب تو دیکھے گا، (کوئی اور نہیں تو دیکھے گا) جب صاحبانِ ایمان مرد اور صاحبانِ ایمان عورتیں" (آئیں گی)

يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ

" اُن کا نور اُن کے سامنے دوڑے گا اور اُن کے سیدھے جانب دوڑے گا" اُن کا نور، ــ اور پھر آواز دی جائے گی:

" بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۚ (سورۂ ۵۷ حدید آیت ۱۲)

"اور اُس دن اُن کو بشارت دی جائے گی " آج تم کو بشارت ہو، خوشخبری ـ

(یہ میں آیات کو "سورۂ حدید" سے پڑھ رہا ہوں ـ سورے کا نشان ۵۷ ہے)

Presented by www.ziaraat.com

آج تمھارے لیئے یہ جنت کے باغ ہیں، یہ نہریں جاری ہیں، تم ہمیشہ اسی میں رہو گے ـــ یہ تمھاری کامیابی ہے۔"

اور ایسے میں :-

" یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ

" منافق مرد اور منافق عورتیں بھی ایک جگہ جمع ہوں گے"

تاریخِ اسلام میں جہاں کہیں منافق کا ذکر آیا تو مورّخین نے کہا وہ ایک تھا عبداللہ ابن اُبیّ، "سورۂ منافقون" آیا، کہا وہ ایک ہے عبداللہ ابنِ اُبیّ، یہ کیا عبداللہ ابنِ اُبیّ کے نام سے لاکھوں آدمی ہیں، ـــ ؟ جب منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔ یہ قرآن ہے، اور یہ منافق مرد اور منافق عورتیں کہیں گے، کس سے کہیں گے ـــ اللہ سے ـــ نہیں ـــ! لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صاحبانِ ایمان سے کہیں گے، اُنْظُرُوْنَا۔ ذرا ہماری طرف دیکھو، ـــ! نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِکُمْ

" ہم بھی تمھارے نور سے کچھ لے لیں"۔ ـــ ہائے ری حسرت، ـــ! ٹھہرو ـــ ذرا ہماری طرف دیکھو ہم تمھارے نور سے کچھ اقتباس کریں، کچھ تمھارے نور سے لے لیں۔،

دنیا میں تو یہ منافق کہا کرتے تھے کہ رسولؐ ہی نور نہیں ہے ـــ اور قرآن کہتا ہے کہ قیامت میں یہ منافق، ایک ایک ایمان والے سے کہیں گے ٹھہرو اپنے نور میں سے تھوڑا سا ہم کو بھی نور دو، یہ قرآن ہے نہ ـــ حاملانِ قرآن موجود ہیں ـــ اللہ کا نور نہیں ـــ مومنوں اور مومنات کا نور ـــ

" قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَکُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ط "

" پیچھے ہٹو ـــ واپس جاؤ ـــ دنیا میں جن سے نور مانگتے تھے اُن سے نور مانگو"

Presented by www.ziaraat.com

پیچھے دیکھو، یہاں آکر نور مانگ رہے ہو، اپنے والوں سے نور مانگو ــــ دنیا میں تو صاحبانِ ایمان کے پاس نور مانگنے آئے نہیں ۔

" فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ

اور اُن (دونوں) کے درمیان ایک دیوار کھینچ دی جائے گی "

یہ منافق مرد اور منافق عورتیں، یہ ایمان دار مرد اور ایماندار عورتیں، بیچ میں دیوار ــــ

لَهٗ بَابٌ ط

" اس میں ایک دروازہ ہوگا " (تفصیلِ محشر)

" بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ط "

" اِس (دیوار) کے اندر کی طرف تو رحمت ہوگی اور اُس کے باہر عذاب ہوگا "

یعنی اُس طرف دیوار کے منافقت اور اِدھر دیوار کے رحمت ــــ اور دیوار کے اُدھر سے :ــ

يُنَادُوْنَهُمْ وہاں سے پکاریں گے ۔ منافق مرد، منافق عورتیں وہاں سے پکاریں گے :

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ " کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے وہاں تو ساتھ تھے، محلّہ ایک تھا، گھر قریب قریب تھے، ساتھ میں اُٹھتے بیٹھتے تھے، تم اُس راستے سے جاتے تھے ہم بھی ملتے تھے، وہاں تو ساتھ تھے، یہاں اتنا بھی رحم نہیں کرتے کہ اپنے نور میں سے تھوڑا سا ہم کو دے دو، اور بیچ میں دیوار بھی کھینچ دی ہے ۔

قَالُوْا بَلٰى

" ایمان والوں نے کہا، ہاں " تم ہمارے ساتھ تھے ۔

" وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ "

Presented by www.ziaraat.com

" لیکن وہاں تم نے اور تمھارے نفسوں نے فتنہ برپا کیا تھا "

" وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ

" اور تم ہماری تباہی کا انتظار دیکھ رہے تھے دنیا میں "۔ تم کو بس یہی فکر تھی کہ ہمارے متعلق کوئی بُری خبر سُنو، تم یہی سمجھتے تھے کہ اب مَرا، جب مَر گیا، وہاں زخمی ہوگا، یہاں زخمی ہوگا، اُس جنگ سے لاش آئے گی، اُس جنگ سے کوئی بُری خبر آئے گی، تم تو فقط یہی انتظار دیکھتے تھے "۔ وَارْتَبْتُمْ شک میں رہتے تھے، تم تو ہر وقت شک میں پڑے رہتے تھے، حق کی طرف آنے میں شک کر رہے تھے۔ تمھارے نفسوں نے فتنہ برپا کیا تھا " وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ " اور تمھاری جھوٹی تمنّاؤں نے تم کو دھوکا دیا حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ یہاں تک کہ تم کو موت آئی۔ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ " اور وہ بڑا دھوکا دینے والا دھوکا دے گیا "۔ غَرُوْرُ ــــ غُرُوْر نہیں۔ " غَرُوْرُ " یعنی " بڑا دھوکا دینے والا "۔ یہ ایک نام یاد رہے گا " ــــ غَرُوْرُ ــــ مفسّرین نے کہا غَرُوْر کے معنی ہیں " شیطان ــــ اب جو بھی ــــ !

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ " " اور آج تم سے کوئی فدیہ نہیں لیا جائے گا "۔ عذاب کے بدلے کچھ دے دِلا کے نجات پاؤ، آج یہ نہیں ہوگا، یہ تو دنیا میں ہوتا تھا، مصیبتوں سے بچتے تھے دے دِلا کے، آج تم سے فدیہ نہیں لیا جائے گا "۔ وَلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط " اور نہ کافروں سے فدیہ لیا جائے گا "۔ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ط " یہ جہنم ہی تمھاری جگہ ہے "۔ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ (سورۂ حدید کی آیات ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ مسلسل ہیں) " بس اب یہ جہنم تمھارا مولیٰ ہے "۔ یہ بدترین مقام ہے "۔ ایک مولیٰ سے بھاگے یہ دوسرا مولیٰ مل گیا "۔

Presented by www.ziaraat.com

میں تفصیلِ محشر دے رہا ہوں، اب یہ جہنم ہے تمہارا مولیٰ ـــــ!

"سورۂ محمدؐ" میں ارشاد ہوا :-

" ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ؏ " (سورۂ محمدؐ آیت ۱۱)

" صاحبانِ ایمان کا مولیٰ اللہ ہے، اور کافروں کا مولیٰ نہیں ہوتا۔" اللہ اپنی مولائیت کے باوجود اپنی مولائیت کو ہٹا لیتا ہے کافروں سے، کافروں کے لیے مولیٰ نہیں ہے، اور مولیٰ کا تصوّر بھی نہیں ہے اِن کے لیے، جب رسولؐ نے کہا تھا اِنَّ اللّٰهَ مَوْلَیَ اللہ میرا مولیٰ ہے، اور میں مومنوں کا مولیٰ ہوں، ـــــ مَنْ كُنْتُ مَوْلٰى ۔ ۔ ۔ اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں صاحبانِ ایمان کا مولیٰ ہوں اور میں جس جس کا مولیٰ ہوں آج سے یہ علیؑ تمہارا مولیٰ ہے

صاحبانِ فکر نے کہا "مولیٰ" کے معنیٰ ہیں چچا زاد بھائی ـــــ!

اِس لیے کہ چچا زاد بھائی سے کہہ رہے تھے کہ علیؑ مولیٰ ہے۔ اگر مولیٰ کے معنیٰ چچا زاد بھائی کے ہیں، تو قرآن نے کہا جہنّم کو دیکھ کے، هِیَ مَوْلٰىكُمْ ، یہ جہنّم تمہارا ہے۔ اب چچا زاد بھائی سمجھ کے جاؤ۔" مولیٰ یعنی ماوٰی، مَلجا، اَولیٰ بِالتَّصَرُّف، مالکِ کُل، مختارِ کُل، مُتَصَرِّفِ اَعلیٰ، جاؤ یہ جہنّم ماوٰی ہے، مَاْوٰىكُمُ النَّارُ یہ جہنّم آج تمہارا ماوٰی ہے، کیا بُرا مقام ہے۔

صاحبانِ ایمان نور کے ساتھ آئیں گے، اور یہ نور اُن کو کس طرح سے ملے گا، ـــــ !؟

" يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ج نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ ۔۔

(سورۂ تحریم آیت ۸)

Presented by www.ziaraat.com

"یہ وہ دن ہوگا جب خدا اپنے نبیؐ کو رُسوا نہیں ہونے دے گا' اور صاحبانِ ایمان ساتھ ہوں گے" ـــــ کون کون ساتھ ہوں گے ـــ سورۂ حج کی تفسیر کر رہے ہیں محمد ابنِ اسماعیل بخاری "صحیح بخاری" میں اس کتاب پر ساری دنیائے اسلام کو اعتماد ہے، بخاری نے کہا کہ قیس ابنِ عباد مسجد میں تھے حضرت علیؑ سے ملاقات ہوئی، اور حضرت علیؑ نے فرمایا:

" اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّجْثُوْ بَیْنَ یَدَیِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُوْمَةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ " (صحیح بخاری کتاب التفسیر)

" قیامت کے دن سب سے پہلے میں کھڑے ہو کر بتلاؤں گا کہ مجھ سے کیا دشمنی کی گئی ـ" دیکھیئے "(بخاری شریف) سات لاکھ حدیثوں کا خلاصہ ہے، بخاری میں کسی اور کے لیے نہیں ہے کہ کسی نے یہ کہا ہو کہ قیامت میں ہم اس شان سے آئیں گے سوا علیؑ کے کسی نے یہ نہیں کہا کہ میں بارگاہِ ربّ میں اپنا مقدمہ پیش کروں گا، کسی نے اپنے لیے کچھ نہیں کہا کہ وہ قیامت میں کیسے آئے گا، سوا علیؑ کے کسی نے بھی نہیں کہا۔ علیؑ نے کہا "میں پہلا شخص ہوں گا جو قیامت کے روز رحمان کے سامنے کھڑے ہو کر یہ فریاد کروں گا کہ "مجھ سے یہ دشمنی کی گئی" بخاری نے کہا کہ یہ دشمنی وہ ہے کہ بدر میں کفّارِ قریش نے اپنے مقابلے کے لیے علیؑ کو بلایا تھا۔ ہم کو اس دشمنی پر اعتراض نہیں ہے، ارے وہ بدر کی دشمنی، اُحد کی دشمنی، خیبر کی دشمنی، خندق کی دشمنی، جمل کی دشمنی، صفّین کی دشمنی، نہروان کی دشمنی ـــــ سمجھ گئے آپ، یہ بخاری ہے۔ وہ کوئی بھی دشمنی ہو۔

اور ایک عجیب واقعہ طلباء کے لیے، سنہ ۱۲۶۴ عیسوی میں فلورنس میں ایک شخص پیدا ہوا اُس کا نام ہے "ڈانٹے" ـــ! اس نے اپنی کتاب میں جہنّم کی تصویر کھینچی ہے۔ ڈانٹے سنہ ۱۳۲۱ عیسوی میں مر گیا، اُس نے جہنّم کی تصویر کھینچے

Presented by www.ziaraat.com

ہوتے کہا کہ "میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جہنم میں محمدؐ ہیں، زنجیروں میں اور یہ بھی دیکھا کہ علیؑ بھی ہیں جو محمدؐ کے پیروں سے لپٹے ہوئے رو رہے ہیں" دشمن کو بھی یہ کہنا پڑا کہ محمدؐ کا اگر کوئی ساتھ دے سکتا ہے تو وہ علیؑ ہیں اور وہاں دشمن بھی علیؑ کو دیکھ رہا ہے۔ ڈانٹے نے کسی اور کا نام نہیں لیا، اُس نے تو دشمنی سے لکھ دیا، لیکن یہ سند رہ گئی کہ علیؑ محمدؐ کو کسی جگہ بھی اکیلا نہیں چھوڑ سکتے، اب وہ ڈانٹے کے تصوّر میں جو بھی جہنم سہی، بس یہ طے ہو گیا جہاں محمدؐ ہیں وہاں علیؑ ہیں۔

بخاری نے کہا سب سے پہلے علیؑ دربارِ الٰہی میں فریاد کے لیے آئیں گے، قیامت کا دن ہے، آئیے دیکھیں محمدؐ کہاں ہیں: "كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ" (سورۂ انبیاء ۲۱ آیت ۱۰۴) "جس طرح ہم نے خلقتِ اوّل کی ابتداء کی تھی اُسی طرح لوٹائیں گے، جس طرح ہم نے خلقِ اوّل کو پیدا کیا اُسی طرح سے ہم عود کرائیں گے، اب تعلیم یافتہ طبقے کے لیے، خلقت کا دائرہ کیا ہے ــــــ محمدؐ عقلِ اوّل، روحِ اوّل، صبحِ اوّل، نورِ اوّل، کلمۂ اوّل، نفسِ اوّل ــــــ محمدؐ عقلِ اوّل پھر عقول، نفوس، مجرّدات عناصر، مرکّبات، اجزاء، مادّہ، زمین، قوسِ نزول ہوا، اور اب قوسِ عروج۔ جمادات بنے، نباتات بنے، حیوانات بنے، انسان پھر مسلمان، پھر مومن، پھر متّقی، پھر ولی، پھر نبی، پھر اولوالعزم، پھر محمدؐ ــــــ "

"كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ؕ" (سورۂ انبیاء ۲۱ آیت ۱۰۴)

جیسے اوّلِ مخلوق کو پیدا کیا اُسے پھر لوٹائیں گے، محمدؐ اوّل، محمدؐ آخر، جہاں محمدؐ وہاں علیؑ ــــــ "

وہ آغاز یہ انجام، وہ بداء، یہ عود؛ وہ مبدار، یہ معاد، وہ ابتداء

Presented by www.ziaraat.com

یہ انتہا۔ وہ ازل، یہ ابد، وہ ابتدا، یہ قیامت، ــــــ! قیامت یوم ظہورِ کمالِ محمدؐ ہے۔ اب کل کی تقریر میں اِس پر بحث ہوگی۔ ملّتِ اسلامیہ کے لیے اِس سے بڑھ کر اور کیا مسرّت کی بات ہوگی کہ محمدؐ کی یہ فضیلت بیان کی جائے، ارے کسی کو ذرا سا لگاؤ ہو جائے محمدؐ سے تو دنیا اُس کے قدم چومنے لگتی ہے، چاہے کہ کوئی اخلاق میں، کردار میں، گفتار میں، رفتار میں، صورت میں، شکل میں، محمدؐ ہو، ــــــ !! اذرا سا محمدؐ سے نسبت ہو جائے تو دنیا قدم چومتی ہے۔!!

اور علی اکبرؑ ــــــ حسینؑ کہہ رہے ہیں ــــــ پروردگار اب تو گواہ رہنا، اس لال کو بھیج رہا ہوں: "اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَقَدْ بَرَزَ اِلَیْھِمْ غُلَامٌ اَشْبَہُ النَّاسِ خَلْقاً وَّ خُلْقاً وَّ مَنْطِقاً بِرَسُوْلِکَ وَ کُنَّا اِذَا اشْتَقْنَا اِلٰی نَبِیِّکَ نَظَرْنَا اِلٰی وَجْھِہٖ"

کل ایرانیان ہال کی مجلس میں شہزادے پر تفصیلی گفتگو ہو چکی۔ چند جملے اور ــــــ وہیں سے شروع کروں گا جہاں سے کل گفتگو ختم ہوئی تھی۔

علما۔ لکھتے ہیں کہ اگر علی اکبرؑ پہلے شہید ہیں تو یقیناً عباسؑ تھے ــــــ قاسمؑ تھے ــــــ عونؑ و محمدؑ تھے، پھر خیمے سے شہزادی زینبؑ کیوں نکلیں۔"

علما۔ نے بحث کی ہے اس پر کہ علی اکبرؑ کی آواز پر شہزادی خیمے سے باہر کیوں آئیں۔ علی اکبرؑ پہلے شہید ہیں ــــــ امام زمانہؑ فرماتے ہیں: "سلام ہو میرا نسلِ ابراہیم کے پہلے شہید پر" علامہ قزوینی کی بحث قابلِ غور ہے۔ قزوینی لکھتے ہیں: "جب علی اکبرؑ کی آواز آئی، وہ حسینؑ کے اعزہ جو زندہ تھے اُنھوں نے ارادہ کیا کہ لشکرِ یزید پر حملہ کریں، نگاہِ جلالتِ امامت نے سب کو روکا، کہا، خبردار ــــــ! آج حسینؑ کا امتحان ہے ــــــ

Presented by www.ziaraat.com

آج حسینؑ کا امتحان ہے ـــــ خبردار! تم سب نہ آنا ـــــ عبّاسؑ نہ آنا ـــــ قاسمؑ نہ آنا ـــــ بوڑھا باپ جوان بیٹے کی میت اُٹھائے گا، اُدھر فضّہ نے جاکر شہزادی زینبؑ سے کہا ـــــ بی بی آپ کے بھائی تنہا علی اکبرؑ کی لاش پر گئے ہیں۔ اتنا سُننا تھا کہا عبّاسؑ نہیں گئے؟ فضّہ نے کہا سب کو روکا ہے ـــــ سب کو حسینؑ روک سکتے تھے لیکن بہن کو روک نہیں سکتے تھے ـــــ بہن نے پالا ہے علی اکبرؑ کو ـــــ خیمے کا پردہ اُٹھاکر باہر آئیں اور پکارتی ہوئی چلیں ـــــ علی اکبرؑ ـــــ علی اکبر! اور وہاں حسینؑ ـــــ زانو پر بیٹے کے سر کو لیے ہوئے بیٹھے تھے ـــــ جب بہن کی آواز آئی ـــــ

ایک مرتبہ کہا علی اکبرؑ! ـــــ تم میری جان ہو ـــــ تم میرے لعل ہو ـــــ علی اکبرؑ! تم بہت عزیز ہو ـــــ سُنا تم نے وہ فاطمہؑ کی جان پکار رہی ہے . . . . . .

کہا علی اکبرؑ ٹھہرو ـــــ یہ کہکر بیٹے کو اکیلا چھوڑ دیا ـــــ ایک مرتبہ بہن کے پاس پہنچے، کہا ـــــ زینبؑ! تم کیوں مقتل میں آئیں ـــــ؟ زینبؑ نے کہا:

بھائی آپ جوان بیٹے کی لاش پر اکیلے کیوں گئے ـــــ علی اکبرؑ کی لاش کے پاس آپ اکیلے تھے ـــــ "

٭ ٭ ٭

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ ہفتم

"قیامت اور قرآن"

۱۔ قیامت کے دن کمالِ انسانِ کامل کا ظہور ہوگا۔
۲۔ آغازِ محمدؐ، انجامِ محمدؐ۔
۳۔ قیامت میں اعراف کی بلندیوں پر مردانِ خدا ہوں گے۔
۴۔ جنّت اور جہنّم کے درمیان ایک مؤذّن پکارے گا،
آج ظالموں پر لعنت ہے۔
۵۔ سورۂ برأت لے جانے والا مؤذّن قیامت میں بھی
مؤذّن ہوگا۔
۶۔ جنابِ سکینہؑ کی پیاس۔
۷۔ حضرت عبّاسؑ کی رُخصت۔

---

۷ محرّم ۱۹۶۸ء نشتر پارک۔ کراچی

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ ہفتم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۝ وَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ۝ (سُوۡرَۃُ قیامت آیت ۱-۲)

"قیامت اور قرآن" کے عنوان سے یہ ساتویں تقریر ہے۔ گذشتہ تقریروں کے خلاصے کے لیے نہ مجھ میں ہمت ہے اور نہ میرے پاس وقت ہے، صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پیغمبرؐ پر پہلی آسمانی وحی آئی ـــــ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۝ اس پہلی وحی سے لیکر آخری وحی تک ـــــ کوئی سورہ ایسا نہیں ہے جس میں قیامت کا تذکرہ نہ ہو۔ پہلی وحی "سورۃ اقرأ" میں ارشاد ہوا :-

"لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَهِ ۝ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَۃِ ۝ نَاصِیَۃٍ كَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ۝ فَلۡیَدۡعُ نَادِیَهٗ ۝ سَنَدۡعُ الزَّبَانِیَۃَ ۝

(سُوۡرَۃُ ۹۶ علق (اقراء) آیت ۱۵ تا ۱۸)

"اے حبیبؐ! اس سے کہدو اگر یہ باز نہیں آئے گا تو اس کی جھوٹی پیشانی کو پکڑ کے ہم جہنّم میں ڈال دیں گے، اور ہم جہنّم کو آواز دیں گے کہ اس کو جلا دے ہم جہنّم کے فرشتوں کو حکم دیں گے اسے جہنّم میں ڈال دو، اور اُس دن ہم آواز دیں گے یہ اپنے دوستوں کو بلائے"

پہلی وحی سے لیکر آخری سورے تک آپ دیکھیں گے ہر جگہ قیامت کا ذکر ہے

Presented by www.ziaraat.com

اِدھر نفخ صور کے بعد سب کے سب جمع ہوں گے، قیامت کا ایک نام یوم جمع بھی ہے، یہ سب محشور ہوں گے، قرآن گواہی دے رہا ہے کہ محشر میں ذمّے داری محمدؐ کی ہے

"فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ○" (سورۂ نساء آیت ۴۱)

"وہ کیسا دن ہوگا جب ہر اُمّت اپنے گواہ کو لے کر آئے گی اور اے حبیبؐ! آپؐ اُن گواہوں پر گواہ ہوں گے" —— ظہورِ کمالِ انسانِ کامل ہے قیامت —— معادِ صبحِ اوّل، معادِ عقلِ اوّل، معادِ روحِ کُل قیامت ہے۔

كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ؕ" (سورۂ انبیاء، آیت ۱۰۴)

"جس طرح ہم نے خِلقتِ اوّل کی ابتداء کی تھی اُسی طرح لوٹائیں گے"

" لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ "

"اے محمدؐ! اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا"

اے حبیبؐ! تم نہ ہوتے تو زمین و آسمان نہ ہوتے اور قیامت میں جب تم آئے تو پھر زمین و آسمان کی بھی باری ہے، پھر انسانوں کی بھی گفتگو ہے، انبیاءؑ کا بھی تذکرہ ہے، "آغازِ محمدؐ، انجام محمدؐ ——"

کیا ملّتِ اسلامیہ قرآن کی آیتوں کو اِس یقین کے ساتھ پڑھے اور سنے کہ یقین کو پختہ تر کرلے۔ انسانِ کامل کی ذمّے داری ہے آغاز و انجام میں، بخاری شریف کی دو حدیثیں اس وقت پڑھ رہا ہوں، بخاریؒ نے ۲۵۶ھ میں وفات پائی، اِن کی کتاب "صحیح بخاری" کے متعلق علمائے ملّت نے کہا قرآن کے بعد یہی کتاب ہے۔ میں ہمیشہ اِس بات پر زور دیتا ہوں کہ ملّت اس کتاب کو واقعی پڑھے، درسًا درسًا پڑھے اور بخاری کو نظر انداز کرنے کی کوشش نہ کرے، بخاری شریف کی آخری جلد میں دیکھیے، اِس جلد میں قیامت سے متعلق

Presented by www.ziaraat.com

جو باب ہے اُس میں "نفخ صور" سے لیکر" باب النّار والجنّۃ" تک تقریباً اکیس ۲۱ صفحات قیامت کے موضوع سے بھرے ہوئے ہیں۔ دو۲ حدیثیں سُنا رہا ہوں:

پہلی حدیث ــــ

راوی بیان کرتا ہے کہ پیغمبرِ اسلام منبر پر تشریف فرما تھے، قیامت کا تذکرہ تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: "میں سب سے پہلے محشر کے میدان میں پہنچوں گا، تاکہ انتظامات مکمّل رہیں، میں تم پر گواہ رہوں گا، زمینوں کے خزانوں کی کُنجیاں مجھے دے دی گئی ہیں، خدا کی قسم مجھے اِس کی پروا نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے، لیکن خدا کی قسم مجھے جس بات کا ڈر ہے وہ یہ کہ دین میں تمہارا نفس شامل ہو جائے گا، دین میں تم اپنی مرضی کو شامل کرو گے، تم اپنی رائے کو شامل کرو گے، دین میں تم آزادی پیدا کرنے کی کوشش کرو گے، مشرک تو کوئی ہو نہیں سکتا، اِس لیے کہ صرف مسلمانوں میں نہیں، کائنات میں اب کوئی مشرک نہیں ہے، بعدِ محمدؐ اب کوئی مشرک نہیں ہے، دنیا کا کوئی انسان مشرک نہیں ہے۔ عقل مند انسان یہ نہیں کہتا کہ کئی بڑی طاقتوں نے مل کر دنیا کو بنایا ہے، کئی انسانوں نے یا کئی قوی ہیکل دیو یا کئی فرشتوں نے مل کر کائنات کو بنایا ہے اب کوئی یہ نہیں کہتا، ایک طاقت کی قوّت کے سب قائل ہیں، اِس لیے پیغمبرؐ ارشاد فرماتے ہیں: "مجھے اِس کا ڈر نہیں ہے کہ تم مشرک ہو جاؤ گے، مجھے ڈر ہے تو یہ ہے کہ تم دین میں دخل دینے لگو گے، تم دین میں اپنی رائے کو شامل کرنے لگو گے، اور اِس طرح شامل کرو گے کہ یہ بدعت، وہ بدعت۔ تم دین میں اپنی خواہشات کو شامل کرو گے" یہ ختمی مرتبتؐ کی پیشین گوئی لفظ بہ لفظ پوری ہو رہی ہے۔ اور اب یہ دوسری حدیث "صحیح بخاری" کی ــــ

Presented by www.ziaraat.com

ابنِ انس نے حضرت ختمی مرتبتؐ سے روایت کی ہے، حضورؐ نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے دن آدمؑ آئیں گے، نوحؑ آئیں گے، موسیٰؑ آئیں گے، عیسیٰؑ آئیں گے، اوّلین وآخرین کو جب محشور کیا جائے گا تو ہر دور کا نبی آئے گا، سارے انبیائے اُولُوالعزم ہوں گے، اور تمام انسان ایک ایک نبی کے پاس جائیں گے۔ پہلے آدمؑ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے "ابوالبشر! ہماری مدد کرو" آدمؑ کہیں گے آج میری ہمّت نہیں ہے، پھر نوحؑ کے پاس جائیں گے، نوحؑ سر کو جھکا لیں گے، ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے، وہ انکار کر دیں گے، موسیٰؑ کے پاس جائیں گے وہ خاموش ہو جائیں گے، عیسیٰؑ کے پاس جائیں گے، عیسیٰؑ کہیں گے ہم سب کے پاس کیوں آرہے ہو، اُس کے پاس کیوں نہیں جاتے جس کو زندگی ہی میں مغفور کر دیا گیا، محمدؐ کے پاس جاؤ وہ مغفور ہیں، انسانیت ختمی مرتبتؐ کے پاس آئے گی، فرماتے ہیں، میں میدانِ حشر میں سجدہ کروں گا، اور سجدے میں جو کچھ کہہ سکتا ہوں، کہوں گا، پیغمبرؐ نے یہ نہیں بتلایا کہ کیا کہوں گا، آواز آئیگی محمدؐ! شفاعت کرو، آج شفاعت قبول کی جائے گی، مانگو، دوں گا۔ پیغمبرؐ فرماتے ہیں، ایسے میں، میں شفاعت کروں گا، آواز آئے گی جس جس کی طرف محمدؐ اشارہ کریں جنّت میں بھیجتے جاؤ، ارشاد فرماتے ہیں میں دوبارہ سجدہ کروں گا، آواز آئے گی، اب کیا ہے؟ محمدؐ کہیں گے اور شفاعت چاہتا ہوں۔ بخاری شریف گواہ ہے کہ پیغمبرؐ ارشاد فرماتے ہیں میں کئی سجدے کروں گا، یہاں تک کہ جہنّم میں وہی رہ جائے گا جس کو قرآن نہ چھوڑے، یعنی جس کی شفاعت کی اجازت بالکل قرآن نہ دے، میں اُس کو قرآن کے حکم کے بعد جہنّم سے نہیں ہٹاؤں گا۔" یہ ہے قرآن کے ساتھ ساتھ، مقامِ شفاعتِ محشر، اور یہ حدیث ممکن ہے مسلمان یہ کہہ کر ٹال دیں یہ تو حدیث کی بات ہے، نہیں ـــــ اب میں قرآن کی

Presented by www.ziaraat.com

آیات پڑھوں گا، یہ ہے سُورۂ اعراف : (آیت ۴۶)

" عَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ " (سورۂ اعراف ۴۶)

" بلندیوں پر قیامت میں مردانِ خدا کھڑے ہوں گے " "رِجال" جب مختار محمدؐ ہیں تو بلندیوں پر محمدؐ نے بھیجا ہوگا رِجال کو، اور ظاہر ہے جب ایک "رَجُل" کو خیبر میں بھیج سکتے ہیں تو یہاں اُسی سطح سے بھیجا ہوگا رِجال کو، فتح وہیں ہوگی۔

مردانِ خدا بلندیوں پر ہوں گے اور ہر ایک کی پیشانی دیکھ کر اُسے پہچان لیں گے یہ نہیں کہا کہ مردانِ خدا کے ہاتھ میں ترازو ہے، یہ نہیں کہا کہ مردانِ خدا کے ہاتھ میں میزان ہے، تولیں گے نہیں، دیکھ کر پہچانیں گے، اُن کی نگاہ میزان ہے پیشانیوں پر کچھ لکھا ہوا ہوتا ہے جس کو ہم نہیں دیکھ سکتے، صاحبانِ اعراف دیکھتے ہیں۔

" وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ " (سورۂ اعراف آیت ۴۶)

" اور اصحابِ جنّت کی طرف دیکھ کر آواز دیں گے "سَلَامٌ عَلَیْکُمْ" — اتم پر ہمارا سلام ہو" " لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ٥ " (سورۂ اعراف آیت ۴۶)

" یہ وہ اصحاب ہوں گے کہ ابھی جنّت میں داخل نہیں ہوئے لیکن جنّت میں جانے کی خواہش رکھتے ہوں گے، بس اُن کی پیشانیوں کو دیکھ کر رجال کہیں گے تم پر سلامتی ہو۔"

" وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ " (اعراف آیت ۴۷)

اور جب اُن کی نظر جہنّم والوں پر پڑے گی، اُن سے تو کچھ نہیں کہیں گے لیکن اللہ سے کہیں گے۔ . . . . . " قَالُوْا رَبَّنَا " کہیں گے ہمارے رب"۔۔

لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ٥ (سورۂ اعراف آیت ۴۷)

(پروردگار) ظلم کرنے والوں کے ساتھ سے ہم پناہ مانگتے ہیں، یہ جو جہنّم میں ہیں اِن کا نام اُنھوں نے ظالمین رکھا ہے۔"

Presented by www.ziaraat.com

وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ (اعراف آیت ۴۸)

" اور وہ مردانِ خدا جن کو پیشانیاں دیکھ کر پہچان لیں گے آواز دے کر کہیں گے اِدھر آؤ، یہاں آؤ، سُنو ۔۔۔۔۔

مَآ اَغْنٰی عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ (سُورۂ اعراف آیت ۴۸)

" تمہاری جمعیّت کہاں گئی، اکثریت کہاں گئی، جس پہ ناز تھا وہ کہاں ہے جمعیّت، وہ شیخی کیا ہوئی جو تم دنیا میں کیا کرتے تھے ۔" تمہارا مجمع آج کام نہیں آیا، تمہاری اکثریت آج کام نہیں آئی، وہ غرور کیا ہوا، اور اُدھر باتیں کرتے کرتے اب اِدھر اشارہ کریں گے ۔۔۔۔۔

اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ (اعراف آیت ۴۹)

" ان لوگوں کے لیے تم قسم کھا کھا کر کہہ رہے تھے کہ یہ لوگ جنّت میں نہیں جائیں گے ۔"

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ (اعراف آیت ۴۹)

" اب تم جاؤ جنّت میں، آج تمھارے لیے نہ خوف ہے، نہ حُزن ہے ۔" دیکھا آپ نے نہ کسی سے اجازت لی نہ مالک سے پوچھا، اور نہ رجالِ اعراف نے کسی سے مشورہ کیا اور کہدیا جاؤ جنّت میں، اب سمجھ میں آیا مسئلہ شفاعت، کس کی مرضی سے شفاعت ہوگی، کیا عربی سمجھ میں نہیں آتی، پیغمبرؐ کہتے ہیں ہم شفاعت کریں گے، لیکن یہ مردانِ خدا یہ رجال پیغمبرؐ کے معیّن کردہ ہوں گے اور یہ کہیں گے جاؤ جنّت میں، کیوں جہنّمیو ! تم قسم کھا کر کہتے تھے کہ یہ رحمت سے محروم رہے، اُٹھتے بیٹھتے کہتے تھے کہ یہ محروم ہیں۔

اور اب وہ تو گئے جنّت میں اور اِن کو بھیجا جہنّم میں، یہ قرآن ہے :-

وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا

Presented by www.ziaraat.com

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ" (سورہ اعراف آیت ۵۰)

"اور اب جہنم میں جاکر انھوں نے آواز دی جنت والوں کو، ہم کو پینے کے لیے پانی دے دو، جو کچھ تمھیں کھانے کو مل رہا ہے وہ ہم کو دو، اہلِ جہنم اہلِ جنت سے کہیں گے ہم کو تھوڑا سا پانی دو، یہ قرآن ہے۔

اگر اس طرح کی دو حدیثیں ہوتیں تو آپ گھبرا جاتے،

قرآن کہہ رہا ہے، اہلِ جہنم پانی مانگیں گے، کیا حق ہے پانی مانگنے کا؟ آج سات محرم کو عرض کر رہا ہوں، محرم کی ساتویں ہے، کیا حق ہے انھیں پانی مانگنے کا وہ پانی مانگیں گے جنت والوں سے ـــــ

اہلِ جنت جواب دیں گے ـــــ اللہ نے کافرین پر آج پانی کو حرام قرار دیدیا ہے، غذا اور پانی آج کافروں پر حرام ہو گیا، یہ قرآن ہے۔

ارشاد ہوا:۔

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا (سورہ اعراف آیت ۵۱)

"یہ وہ لوگ تھے جو دین کو کھلونا سمجھتے تھے۔"

یزید نے دربار میں کیا کہا تھا . . . . . یاد ہے نا ـــ!

"ہاشم کی اولاد دین کو کھلونا سمجھتی تھی، نہ محمدؐ پہ وحی آئی نہ ملک

یہ تو ملک و مال کے ساتھ ایک کھیل تھا۔"

یہ ملوکیت کے دعوے دار دین کو کھلونا سمجھتے تھے، وہ کیا جواب دیں گے، اور اب کیا ہو گا . . . . . .

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا

(سورہ اعراف آیت ۴۴)

Presented by www.ziaraat.com

اُس کے بعد جنّت والے جہنّم والوں کو پکاریں گے اور کہیں گے، ہم سے جو وعدہ ہوا وہ تو پورا ہوا، تم سے تمہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ بھی پورا ہوا، وہ کہیں گے
قَالُوْا نَعَمْ ہاں وہ وعدہ پورا ہوگیا۔

اور ایسے میں جنّت اور جہنّم کے درمیان ......

فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ (اعراف آیت ۴۴)

ایک موذّن اذان دے گا، جنّت اور جہنّم کے درمیان، ایک موذّن اذان دے گا اور وہ کہے گا۔ خدا کی لعنت ہو ظالموں پر"۔

" قیامت میں موذّن اذان دے گا، اذان دنیا سے شروع ہوئی، قیامت پر ختم ہوئی، پہلی اذان مکّے میں دی گئی "

اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ؕ (سورۂ توبہ آیت ۳)

اللہ کی طرف سے اذان دے دو، انسانوں کو پیغام پہنچا دو، اللہ اور اُس کا رسولؐ مشرکین سے بَری ہیں۔" یہ سورۂ برأت" کی آیت ہے، اور اذان دینے والا کون تھا، سورۂ برأت کو لے جانے والا کون تھا، جس نے اُس دن کہا تھا خدا بَری ہے مشرکین سے۔ اپنی پرانی جتنی تفسیریں ہیں وہ سب دیکھ لیجیے، یہ حکم ملا تھا اللہ کے رسولؐ! تم جاؤ یا مَرد (رَجُل) کو بھیجو، آپ جائیں یا آپ کا نفس جائے، آپ سا کوئی جائے اُس دن رسولؐ نے اپنے بھائی کو بھیجا تھا، علیؑ کو بھیجا تھا، کیا کہنے کے لیے بھیجا تھا، جاؤ اعلان کرو، خدا مشرکین سے بَری ہے۔ پیغمبرؐ یہ دنیا سے فرما کے گئے کہ میرے بعد شرک تو نہیں رہا، اِس لیے قیامت میں یہ آواز نہیں دی جائے گی کہ مشرکوں پر لعنت، — ! اب تو لعنت ہے ظالمین پر — !

Presented by www.ziaraat.com

اور وہی موذن ہے۔ پیغمبرؐ سے پوچھا گیا یہ قیامت میں اذان کون دے گا۔؟
ارشاد فرمایا، وہی جس کو سورۂ برأت لیکر بھیجا گیا تھا۔

یہ تفصیلِ محشر ہے اور یہ قرآن کی آیتیں، کمالِ محمدیؐ کا ظہور ہے، اور کمالِ نفسِ محمدؐ کا ظہور ہے محشر ـــ! ـــ جہاں آواز دی جائے گی کہ ظلم کرنے والے رحمتِ الٰہی سے دور ہیں، پیغمبرؐ کے تشریف لے جانے کے بعد اگر ظلم یہ اندازہ کرتا کہ قیامت آرہی ہے، پھر کوئی کم از کم اسلام میں کسی مصیبت زدہ کو نہ ستاتا، لیکن ظلم نے ہمیشہ یہ خیال کیا کہ قیامت نہیں ہے، وہ ہمیشہ یہ سمجھتے رہے کہ دین ایک ڈھونگ ہے، ایک کھیل ہے، ایک کھلونا ہے، ظالم یہی سمجھتے رہے کہ محشر نہیں ہے، قیامت کو نہیں آنا ہے، ـــ

لیکن قیامت ہے، محشر ہے، حساب ہے، اور اگر حساب ہے تو محمدؐ کے سامنے ہے، اُن سے چھپا کے نہیں ہے اور پھر شافعِ محشر وہی ہیں، جب محمدؐ وہاں ہیں، نفسِ محمدؐ وہاں ہے، اور جب لاکھوں کی جماعت وہاں آئے گی، اور عترتِ رسولؐ بھی آئے گی، مسلمان اتنا تو بتادیں، اُس وقت حسینؑ کہاں ہوں گے محشر میں حسینؑ کہاں ہوں گے، نانا کے پاس ہوں گے نہ ـــ!

قیامت کے دن قاتل کے پاس کوئی عذر ہے کہ ہم نے آپؐ کے نواسے کو نہیں پہچانا تھا۔ اسی لیے حسینؑ بار بار کربلا میں کہہ رہے تھے۔ میں محمدؐ مصطفٰی کا نواسہ ہوں، میں علیؑ مرتضٰی کا بیٹا ہوں، میں فاطمۂ زہراؑ کا بیٹا ہوں، کسی نے خیال نہیں کیا، اور وہ وقت آیا کہ آہستہ آہستہ گھیرنے والی فوجوں نے پوری طرح سے محاصرہ کیا۔ محرم کی ساتویں آئی، مخالف لشکر نے دریا پر قبضہ کرلیا، پانی بند ہوگیا۔ آپؑ کے کانوں میں چھوٹے چھوٹے بچّوں کی آواز آرہی ہے، العطش۔، العطش، ۔ ۔ ۔ ۔ حسینؑ میرِ کارواں ـــ سب کی پیاس کا مرکز ہیں حسینؑ

Presented by www.ziaraat.com

— عباسؑ پیاسے ہیں، علی اکبرؑ پیاسے ہیں، قاسمؑ پیاسے ہیں، جوانیاں پیاسی ہیں، اور پھر شیر خوار گی پیاسی ہے، چھ مہینے کا بچہ پیاسا ہے — اور ایک چھوٹی بچی سکینہؑ پیاسی ہے — ! بار بار کہتی ہے پھوپھی اماں ! آپ کے خیمے میں پانی ہے، کبھی کہتی ہے بھیا علی اکبرؑ ! پانی ملے گا، اور جب ہر جگہ سے جواب مل گیا، نہیں بی بی کہیں نہیں ہے پانی، پھر بی بی چپ ہوگئی — اب یہ تو نہیں کہتی ہے، کہ میں پیاسی ہوں، اس لیے کہ لاش پر لاش آرہی ہے، اب بچی پانی کیا مانگے — ایسے عونؑ و محمدؑ کے لاشے آئے ہیں — اب علی اکبرؑ کی لاش — قاسمؑ کی لاش آئی، بچی اب کیا پانی مانگے — سکینہؑ کے کان میں یکایک آواز آئی بیٹی کہاں ہو — سکینہ نے گھبرا کر کہا یہ تو میرے چچا عباسؑ پکار رہے ہیں — ہاں سکینہ ! تم کو عباسؑ پکار رہے ہیں، — در خیمہ پر آکر آواز دی چچا ! میں آگئی، عباسؑ نے کہا — سکینہ بی بی ! کیا بہت پیاسی ہو — ؟ کہا، ہاں چچا جان پیاس تو بہت ہے، عباسؑ نے کہا، اچھا بی بی سکینہ جاؤ ایک سوکھی مشک اٹھا لاؤ — سکینہ ایک مشکیزہ لے کر آگئیں — عباسؑ نے کہا سکینہ ! اپنے بابا سے چل کر یہ کہو — بابا — ! بہت پیاس لگی ہے بابا — چچا کو جانے دیجیے — خیمے کا پردہ الٹ کر عباسؑ باہر آئے، سکینہ گود میں تھی مشکیزہ ساتھ میں تھا — حسینؑ نے عباسؑ کو آتے ہوئے دیکھا — پکار کر کہا — عباسؑ میں سمجھ گیا — سکینہ کو سفارش میں لائے ہو، — ایک مرتبہ سکینہ کو گود میں لے کر کہا، بی بی ! کچھ پتہ ہے یہ کیا کر رہی ہو — ؟ کہا، بابا ! چچا کو پانی کیلئے بھیج دیجیے۔ فرمایا : سکینہ ! — اب زندگی بھر پچھتاؤ گی — بی بی — چچا کو بھیج تو رہی ہو — اب چچا کبھی نہ ملے گا۔

سکینہ ——— !

چچا اب کبھی واپس نہیں آئے گا — سکینہ ! یاد کرو گی، سکینہ، بہت پکارو گی بی بی — چچا اب نہیں ملے گا ——— !!

Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

مجلس ہشتم

"قیامت اور قرآن"

اخبارِ جنگ کا بائیکاٹ کیا جائے۔

کسی اخبار کی سب سے بڑی توہین یہ ہے کہ ایک بڑی اکثریت یہ طے کر لے کہ ہم یہ اخبار نہیں پڑھیں گے۔

علیؑ کا دشمن منافق ہے۔

کافر اپنا تعارف خود کرواتا ہے اہلِ بیت کی دشمنی کا مظاہرہ کر کے۔

اخبارِ جنگ کو اپنی کثرتِ اشاعت پر ناز ہے آج اِس اخبار نے امام حسینؑ کی شان میں گستاخی کی ہے، اخبار پر لعنت بھیجیے۔

لکھنے والے نے بتادیا کہ اس کی ولادت میں نجاست ہے۔

صِفّین کا علم آج بھی ہے۔

ذکرِ حضرت عبّاسؑ۔

---

۸ محرم ۱۳۸۸ھ نشتر پارک کراچی

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ ہشتم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ "لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ۞ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ ۞" (سُورۂ قیامت آیت ۱-۲)

(۶۹)

۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۸ء تک ہم کو پاکستان میں اکیس ۲۱ برس ہو گئے، ہم نے کبھی کسی تحریر یا تقریر سے کسی کی دل آزاری نہیں کی، اور نہ ہمارا شعار رہا ہے۔ تذکرۂ مضمون اگر کسی کو کھل جاتا ہے تو اور بات ہے، ذکرِ مظلوم پر اگر کوئی بگڑ جاتا ہے تو اور بات ہے، ورنہ ہم نے تو احتیاط یہاں تک کی کہ کربلا کے قاتلوں کا نام لینا بھی تفصیل سے مناسب نہیں جانا، صرف مصائب ہم پڑھتے رہے اور اسی طرح سے قیامِ عزاء کی کوشش کرتے رہے، کچھ روز پہلے ایک کتابچے پر گفتگو تھی آج ایک روزنامے پر گفتگو ہے، اور ابھی ابھی جیسا کہ منوّر عباس صاحب ایڈوکیٹ نے فرمایا، ابھی اُس کاغذ کو لیکر آپ کے جذبات کی نمائندگی کرنے کے لیے وہ اور پولیس کے محترم ڈی آئی جی، اور کراچی کے محترم ڈپٹی کمشنر کے پاس گئے ہیں۔ اس وقت اُن سے باتیں ہو رہی ہیں، اور یہ آواز بلند ہو کر بہت قریب پہنچ رہی ہے، وہ بیٹھے ہوئے میری باتوں کو سُن رہے ہیں، قوم کی ان آوازوں کو سُن کر آپ یہ نہ سمجھیں کہ قوم میں ہیجان ہے، قوم جذبات سے کام لیتی ہے یا قوم میں دیوانگی ہے، بالکل ایسا نہیں ہے، شیعہ قوم کو بالکل ہٹا دیجیے سامنے سے، کیا ملّتِ اسلامیہ آلِ محمدؐ کو کافر سمجھتی ہے؟ کیا مسلمان آلِ محمدؐ کو

Presented by www.ziaraat.com

کافر سمجھتے ہیں؟ اتنا دیکھنا ہے، اتنا پوچھنا ہے، اِس طرح کی گفتگو کو اتنے نمایاں طریقے سے سامنے لانا کیا ملّتِ اسلامیہ کو گوارہ ہے، ہرگز کسی مسلمان کے لیے یہ امر برداشت کے قابل نہیں ہے کہ فاطمہؑ کے لال کو کوئی کافر کہے، محمدؐ کے نواسے کو کوئی کافر کہے، اور پھر قاتل کو حضرت اور رضی اللہ نام سے یاد کیا جائے، میں آپ کی طرف سے نہیں، بلکہ مسلمانوں کی طرف سے اپیل کرتا ہوں کہ مسئلے کو واقعی غور سے دیکھا جائے، کیا عناصر پرورش پا رہے ہیں، اُن عناصر کو کس طرح نشرواشاعت کے ذریعے پیش کیا جا رہا ہے، اگر زندہ باد اور مردہ باد کے نعروں کو دیکھ کر "اخبارِ جنگ" کے بائیکاٹ کے مطالبے کو دیکھ کر، ذمّے دار عہدے دار یہ سمجھیں کہ قوم میں ایک جنون ہے؛ یہ جذبہ جنون نہیں، یہ خیال غلط ہے، اگر یہ سمجھا جائے کہ قوم نے غلط ردِّعمل سے کام لیا، تو یہ خیال غلط ہے، سمجھنے کی صرف اتنی کوشش ہے، کہ واقعی کوئی مسلمان یہ سمجھتا ہے؛ — میں سمجھا چکا — آپ کے جذبات بھی معلوم ہو گئے، ہم اُس منزل تک پہنچ گئے جہاں وہ باتیں جو صدرِ اوّل میں نہیں کہی گئی تھیں، نہیں — جو باتیں کربلا کے میدان میں لشکرِ مخالف نے نہیں کہی تھیں یعنی جب حسینؑ نے پوچھا:

"اے فوجِ کوفہ وشام! مجھے کیوں قتل کرتے ہو،"

تو قتل کرنے والوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ کافر ہیں' — زمانے کا انقلاب دیکھیے فکر کہاں تک پہنچ گئی ہے، قتل کرنے والوں نے کہا تھا چونکہ آپ نے بیعت نہیں کی اِس لیے آپ کو قتل کیا جا رہا ہے۔ تو میرا معروضہ یہ ہے کہ آج "اخبارِ جنگ" میں ڈائری چھپے کہ پہلی محرّم کو یہ ہوا، دوسری محرّم کو یہ ہوا، تیسری محرّم کو یہ ہوا اور چوتھی محرّم کو یہ ہوا، پانچویں محرّم کو یہ ہوا اور چھٹی محرّم کے لیے یہ کہا جائے کہ حضرت عمرِ سعد رضی اللہ (معاذ اللہ) کا لشکر کفّار سے مقابلے کیلئے

Presented by www.ziaraat.com

کربلا میں پہنچا ـــــــ تو بہر حال واقعی طور اس کا ازالہ چاہیے اور یہ کام بار بار منبر کا نہیں ہے، بار بار بولنے والوں کا کام نہیں ہے، بلکہ جیسا کہ منوّر عبّاس صاحب نے فرمایا کہ کوئی ادارہ ہو تو آپ اپنے خط سے اطلاع دیں کہ یہ غلطی ہوئی ہے، اور اپنے عمل کو بتلائیں کہ ہم یہ عمل کرنے والے ہیں، اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر آپ سے زیادہ حکومت کو تشویش ہوگی، آپ سے زیادہ اب حکومت کو تشویش ہوگی، کیا عجیب بات لکھ دی گئی اور سب سے زیادہ شائع ہونے والا اُردو اخبار " جنگ " ـــــــ جس اخبار کو اپنی کثرتِ اشاعت پر ناز ہے، اُس اخبار میں یہ لکھا گیا، " جنگ " پہ پابندی کیوں نہیں لگ سکتی، " ارشاد " اخبار پر پابندی اور " اخبارِ جنگ " میں دوسرے دن اِس جملے کا شائع ہو جانا، اِن دونوں باتوں پر حکومت غور فرمائے، اور اندازہ کرے کہ کہاں سے کہاں تک بات جاتی ہے، فرق دونوں میں کتنا ہے، یہ ایک ایسا اعلان ہے کہ جس پر اگر غور و فکر ہو تو بہتر ہے کل صبح میری نویں محرّم کی تقریر ہے، ظاہر ہے اس تقریر میں قوم کے فیصلے سامنے رہیں گے، اور اندازہ کیا جائے گا کہ کیا کرنا چاہیے، میں جہاں تک سمجھتا ہوں میری تقریر کے دوران ہی میں منوّر عبّاس صاحب کو واپس آجانا چاہیے، اور یہ بتلانا چاہیے کہ محترم ڈپٹی کمشنر صاحب نے کیا طے کیا ؟ ڈی آئی جی صاحب نے کیا طے کیا ؟ اور ارشد صاحب نے کیا طے کیا، اور ایس پی اسپیشل برانچ نے کیا طے کیا، وہ حضرات جو محکمۂ اِنٹیلیجنس کے ذمّے دار ہیں وہ ہم کو بتلائیں کہ کیا طے کیا گیا ہے، میری آواز اُس خیمے تک پہنچ رہی ہے اور منوّر عبّاس صاحب سے یقیناً گفتگو ہو رہی ہوگی، ـــــــ "

اِس مسئلے میں قوم ہماری غیر منظّم نہیں ہے، ہم کو اس ایکشن کا انتظار ہے، لیکن جیسا کہ آپ نے اظہار کیا ـــــــ (نعرے، جنگ اخبار کے خلاف ہزاروں

Presented by www.ziaraat.com

آوازیں بلند ہو رہی ہیں، اور اب علامہ رشید ترابی کہتے ہیں :) ۔

اگر آپ اس اخبار کو نہیں خریدنا اور پڑھنا چاہتے تو اور اخبار موجود ہیں

آپ اس اخبار پر لعنت بھیجئے ــــــ

اس کے سوا اور کچھ نہیں ــــــ !

نہ پڑھیں جنگ اخبار نہ پڑھیں ــــــ !!

(بے پناہ شور کی آوازیں بلند ہیں ۔)

کسی اخبار کی سب سے بڑی توہین یہ ہے کہ کوئی بھی کثیر تعداد یہ طے کر لے کہ ہم اس اخبار کو نہیں پڑھیں گے تو خود بہ خود اندازہ ہو جاتا ہے کہ مضامین کو لکھتے وقت اور مضامین کو شائع کرتے وقت اس کو کس قدر جانچنے کی ضرورت ہے، اب گفتگو یہاں تک ہو گئی ہم کل صبح پھر گفتگو کریں گے، کل مجھ میں اتنی ہمت اور قوت آجائے گی کہ میں آپ کی نمائندگی کا حق ادا کر سکوں، ــــــ !

اب جس عنوان پر گفتگو ہو رہی تھی، دو چار باتیں کرنا چاہتا ہوں بڑے کام کی، اور وہ یہ کہ پیغمبرؐ اسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اس کو کافر نہ کہنا" یہ حدیث صحیح ہے، جو لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے اس کو کافر نہ کہنا، اور کربلا کے ظلم کرنے والوں سے کہیں زیادہ اس تصوّر کو پیش کرنے والا ظالم ہے، جو بنائے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کو کافر کہے ۔ اب فکر آگے بڑھ گئی، کسی شخص کے اپنے جذبات کے اظہار کی بنا، پر کیا آلِ محمدؐ کے دامن پر کوئی داغ آسکتا ہے، کیا صاحبانِ تطہیر کے لباس پر کوئی داغ آسکتا ہے ؟ عجیب بات یہ ہے کہ ہر کافر اپنے آئینے میں اپنی صورت دیکھ رہا ہے ۔ حسینؑ بہت بلند ہیں، حسینؑ تک وہم نہیں جا سکتا، خیال نہیں جا سکتا، شعور نہیں جا سکتا، عقل نہیں جا سکتی اور وہ کافر اپنے آئینے میں صورت دیکھ رہا ہے،

Presented by www.ziaraat.com

اُس زنگ آلودہ آئینے میں، اُس کدورت بھرے آئینے میں، اُس ٹوٹے ہوئے آئینے میں، اُس کفر و شرک و بدعت و نجاستِ ولادت کے آئینے میں، اُس نے اپنے آئینے میں اپنی صورت دیکھی ہے، اور جب اُس نے اپنی صورت دیکھی تو اُس کو پتہ چلا کہ اُس کی ولادت میں نجاست تھی، ـــــــ" اُس نے اپنی نجاست کا اعلان کر دیا، ـــــ میرے الفاظ پر غور کیجیے، یہ معصومؑ کا ارشاد ہے:

معصومؑ نے ارشاد فرمایا: ـــــ اور اس کو "صحیح مسلم" نے لکھا ہے ـــ ـــ یا علیؑ! تیرا دوست مومن ہے، تیرا دشمن منافق ہے، اور اسی دوستی اور دشمنی پر تقسیم ہے جنّت کی اور جہنّم کی، ـــــ" حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مامون رشید نے پوچھا ـــــ یہ قیامت کے دن علیؑ کو قسیمِ جنّت و النّار کیوں کہا گیا؟ فرمایا: گھبرانے کی کیا بات ہے، تمہارے علماء اِس حدیث کو نقل کیا ہے، آپ کی دوستی ایمان اور آپ کا دشمن کفر و نفاق پر ہے، جہاں کفر ہے وہاں جہنّم ہے، جہاں دوستی ہے، وہاں جنّت ہو گی"۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک جائے گا ـــــ

میں سمجھتا ہوں کہ ضرورت تھی، کہیں سے، کسی طرف سے ایک ایسی آواز کی ہم کو ضرورت تھی، اس لیے کہ ہم تلاش میں تھے کہ کافر کون ہے، منافق کون ہے ـــــ ہم منافق کو بھول گئے تھے، ہم یہ بھول گئے تھے کہ مسلمانوں ہی میں منافق ہیں، ہم نے نظر انداز کر دیا تھا، زمانہ کبھی کبھی اس طرح کی آوازوں کو بلند کروا دیتا ہے، کانوں تک اِس آواز کا آنا ضروری ہے تاکہ میثاق کو نہ بھولو، حق کو فراموش نہ کرو، نہیں حق کو اب پہچانو ـــــ دشمنیاں ابھی ختم نہیں ہوئی ہیں، کربلا اِسی لیے تو زندہ ہے، یہ جو آپ پوچھتے ہیں یہ مجلسیں کیوں ہیں ـــــ ارے یہ کربلا اِسی لیے تو زندہ ہے کہ ابھی یزید ہے، ابھی یزید زندہ ہے ـــــ

Presented by www.ziaraat.com

مولانا روم کہتے ہیں :۔

اک حسینی نیست گردد شہید

ورنہ بیاو اندر عالم یزید

ڈاکٹر اقبال نے کہا :۔

موسٰی و فرعون و شبیر و یزید

ایں دو قوت از حیات آمد پدید

حیات سے ہمیشہ دو طاقتیں اُبھرتی رہیں گی، موسٰی اور فرعون آتے رہیں گے، شبیر اور یزید آتے رہیں گے، اِس دور میں بھی کسی کی ضرورت تھی نہ، تعارف اُس نے خود " اخبارِ جنگ " کے ذریعے سے کروا دیا، آپ نے دیکھا کہ کفر کی دنیا میں بھی الیکشن نہیں ہوتا، کفر کی دنیا میں بھی انسان اپنا تعارف خود کرواتا ہے کہ مجھے پہچانو، جیسے ایمان کی دنیا میں انسان اپنا تعارف خود کرواتا ہے کہ ہم کو پہچانو ــــ کچھ باتیں آپ کے گوش گذار ہوگئیں، ایسی تحریر کا آنا اِس لیے بھی ضروری تھا کہ ہمارے وہ بچے جو ابھی جوان ہوئے ہیں وہ یہ سمجھتے تھے کہ سارا عالمِ اسلام سب ایک طرح ہے، ہمارے نوجوانوں کو یہ یقین ہوگیا تھا کہ شاید سارے مسلمان واقعی مُحبِ اہلِ بیتؑ ہیں، نہیں میں نے بارہا کہا ہے کہ حنفی، مالکی، حنبلی، شافعی اور جعفری یہ مکاتبِ فقہی ہیں، یہ عبادت کے طریقوں کے نام ہیں، اسلام کے دوٗ ہی فرقے ہیں، یا آلِ محمدؐ کا دوست ہے یا آلِ محمدؐ کا دشمن ہے۔

آٹھویں محرم ہے ــــــ "

آج ہم اُس کی یاد میں یہاں جمع ہیں جس کی یاد نے ہمارے دلوں شجاعت ڈال دی ہے ــــ یا علیؑ ہیں ــــ یا عباسؑ ہیں ــــ " دوٗ شیر ہیں ــــ " علم ہے علیؑ کا " ــــ جو رسولؐ نے علیؑ کو بدر میں دیا تھا، اُحد میں دیا، خندق میں دیا

Presented by www.ziaraat.com

تھا، خیبر میں دیا تھا، ستاسی غزوات میں یہ علم علیؑ کو رسولؐ نے دیا تھا۔۔۔۔۔
علی علمبردار ہیں ــــ جب لڑائیاں ختم ہوئیں ــــ غدیرِ خُم کے میدان میں
ہاتھوں پہ بلند کر کے علم بنایا ــــ قیامت تک آنے والی دنیا اس عَلَم کو
دیکھتی رہے کہ حق کس کے ساتھ ہے ــــ غور سے سُنتے جائیے ــــ
جنگِ صفین ــــ عمر ابنِ عاص جو معاویہ کا وزیر تھا، اُس کے بیٹے نے جس کا
نام عبداللہ تھا، اُس نے حدیث پڑھی کہ عمارِ یاسر کا قاتل فرقہ باغیہ سے ہوگا
یعنی عمارِ یاسر کو ایک باغی فرقہ قتل کرے گا، یہ رسولِ خدا کی حدیث ہے،
عبداللہ ابنِ عمر ابنِ عاص نے بیان کی، معاویہ نے عمر ابنِ عاص کو بلا کر کہا تیرے
بیٹے کو شرم نہیں آتی، جنگ کے میدان میں یہ حدیث پڑھ رہا ہے۔ عمر ابنِ عاص
جان رہا تھا کہ عمارِ یاسر لڑائی میں علیؑ کی طرف سے جنگ کر رہے ہیں، اُس نے
کہا میں اپنے بیٹے کو بُلا کر پوچھتا ہوں، اُس نے عبداللہ کو بلایا، عبداللہ نے کہا
میں نے کیا غلطی کی، اُس محفل میں تم بھی تو تھے جب رسولؐ نے حدیث بیان کی
تھی، اُس وقت تم بھی موجود تھے، عمر ابنِ عاص نے کہا، نہیں ایسا نہیں ہے
عمارِ یاسر کو بُلا کر اُن سے پوچھو، عبداللہ ابنِ عمر ابنِ عاص دونوں فوجوں کے
درمیان آتے اور عمارِ یاسر کو آواز دی ــــ عمارِ یاسر ادھر آؤ ــــ بڑے
صحابی ہیں رسول کے چورانوے ۹۴ برس کا سن ہے صفین میں عمارِ یاسر کا، ۳۸ھ
میں چورانوے ۹۴ برس کے ہیں ــــ عمارِ یاسر لشکر سے نکل کر آئے اور پوچھا کیا ہے،
عبداللہ ابنِ عمر ابنِ عاص نے کہا ــــ کیا تمہارے لیے رسولؐ نے کہا تھا کہ تم کو
ایک باغی فرقہ قتل کرے گا؟ کہا تم کو حدیث یاد ہے؟ ــــ عبداللہ نے کہا ہاں!
عمار نے پوچھا اور تمہارے باپ کو یہ حدیث یاد ہے؟ ــــ کہا ــــ ہاں ــــ
عمارِ یاسر نے کہا، اُس سے معاویہ سے پوچھو وہ بھی تو تھا ــــ وہ کہتا ہے اُس کو بھی یاد ہے

Presented by www.ziaraat.com

ــــــ اُس کے بعد ــــــ عبداللہ ابنِ عمرِ عاص نے پوچھا، اِس حدیث کے معنٰی کیا ہیں ــــــ ؟

عمّارِ یاسر نے کہا، تم اِس عَلَم کو دیکھ رہے ہو، ــــــ ؟! اِس عَلَم کے نیچے ہم تم سے اور تمہارے بزرگوں سے لڑے، اِسی عَلَم کے نیچے ہم تمہارے بزرگوں سے اُحد میں لڑے، خندق میں لڑے، ــــــ تنزیل پر ہم لڑ رہے تھے تمہارے بزرگوں سے ــــــ !

اب اِس عَلَم کے نیچے ہم لڑ رہے ہیں تم سے تاویل پر ــــــ !!

اور اسی عَلَم کے نیچے ہم تم سے لڑتے رہیں گے قیامت تک، ــــــ اور صفّین سے یہ عَلَم کربلا میں آیا، اور اب وہی عَلَم ہے ــــــ وہی پھریرا ہے ــــــ اور مقابل میں مسلمانوں کا منافق گروہ ہے، ہم عبّاس کے عَلَم کے سائے میں ہیں، وہی عَلَم، حق عَلَم آج بھی بلند ہے، جہاں ماضی کا غبار نہیں جا سکتا ــــــ وہ عَلَم کربلا میں تھا ــــــ فرات کے کنارے وہ عَلَم خون میں بھر گیا، پھر عبّاسؑ گھوڑے سے گرے، ــــــ حسینؑ نے عبّاسؑ کی لاش کو فرات کے کنارے چھوڑ دیا، لیکن عَلَم کو اُٹھا کر لے آئے، عابدِ بیمارؑ عَلَم کو لیکر مدینے آئے اور بشیر پکارتا چلا: مدینے والو! حسینؑ قتل کردیے گئے، اے اہلِ مدینہ! اب مدینہ رہنے کے قابل نہیں رہا۔ بشیر بیان کرتا ہے ــــــ میں نے دیکھا مجمع میں سب سے پیچھے ایک ضعیف بی بی، چھوٹے سے بچّے کا ہاتھ تھامے بڑی حسرت سے میرا منھ دیکھ رہی ہے، ــــــ جیسے جیسے میں اعلان کرتا جاتا وہ بچّہ بلکتا جاتا ــــــ جب میں قریب پہنچا ــــــ اُس بچّے نے اپنا ہاتھ اُس بی بی سے چھڑایا اور تیزی سے میری طرف آیا ــــــ میں ڈر گیا کہ کہیں مجمع اِس بچّے کو کچل نہ دے ــــــ میں اپنی سواری سے اُتر پڑا ــــــ میں کو دپڑا ــــــ

Presented by www.ziaraat.com

میں نے دوڑ کر بچّے کو گود میں اُٹھالیا اور میں نے پوچھا: شہزادے! پریشان کیوں ہو، کیا بات ہے؟ اُس بچّے نے میری صورت دیکھی اور کہا ـــــ ـــــ کیا ـــــ بابا آگئے ؟ ـــــ بابا آگئے ؟ ـــــ بشیر کہتا ہے میں نے پوچھا: تمہارے بابا کا کیا نام ہے ؟ ـــــ بچّے نے کہا ـــــ عبّاسؑ ـــــ عبّاسؑ ـــــ"

☼ ☼ ☼

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ نہم

"قیامت اور قرآن"

۱۔ ایمان نہ رکھنے والے قیامت میں اندھے محشور ہوں گے۔

۲۔ اکثریت بے عقل ہوتی ہے۔

۳۔ شیطان قیامت میں کہے گا اللہ کا وعدہ سچّا ہے اور میرا وعدہ جھوٹا تھا۔

۴۔ آلِ محمدؐ کے علاوہ کسی نے یہ دعوٰی نہیں کیا کہ ہم قیامت میں اپنے دوستوں کو بچالیں گے۔

۵۔ اللہ نے حضرت علیؑ کا چودہ۱۴ مرتبہ امتحان لیا۔

۶۔ غالب نے حضرت علیؑ کی مدح نہایت شان سے کی ہے۔

۷۔ جناب سکینہ سے حضرت امام حسین علیہ السّلام کی رخصت۔

---

۹ محرم سنہ ۱۹۶۸ء

نشتر پارک۔ کراچی

Presented by www.ziaraat.com

مجلس نہم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ "لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۙ
وَ لَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ؕ" (سورۂ قیامت آیت ۱-۲)

(۹)

" قیامت اور قرآن " کے عنوان سے یہ نویں تقریر آپ سماعت فرما رہے ہیں سورۂ قیامت کلام مجید کا پچھتّرواں سورہ ہے جس پر مسلسل گفتگو کے باوجود ہم نہ اپنا حق ادا کرسکے اور نہ قیامت تک اس سورے کا حق ادا ہو سکتا ہے، اِسی اعتبار سے گیارہ محرم سے جن تقریروں کا اعلان کیا گیا مرکزی امام باڑے میں " ولایتِ محمدیؐ " کے عنوان سے اسی سلسلے پر گفتگو مقصود ہے۔ آج جس چیز کو واضح کرنا ہے اس سلسلے میں وہ یہ ہے، سلسلۂ حیات میں ہی ایک منزل ہے جہاں قیامِ مُطلق ہے اور اُس کے بعد سارے عالم کا فنا ہو جانا ہے، پھر اللہ کی بارگاہ میں قیام کرنا ہے، جہاں ساری انسانیت جمع ہوگی اور ساری انسانیت کو اُس دن اپنی جوابدہی کرنا ہوگی۔ ایسے موقع پر ہمیشہ یاد رکھیے ایک سلسلۂ حیات سے متعلق ہے قیامت، یعنی ایک عمل کی منزل ہے، کچھ خواب ہے، کچھ بیداری ہے، اِس اعتبار سے عمل کی منزل کو اس طرح سے گذرنا چاہیے کہ اس خواب کے بعد وہ بیداری ساعتِ عمل سے متّصل ہو جائے۔ یاد رکھیے:

" وَمَنۡ کَانَ فِیۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰی فَهُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی "

" جو دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے " (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۷۲)

Presented by www.ziaraat.com

وہ یہ نہ سمجھے کہ دنیا میں اندھا ہے، آخرت میں آنکھیں آجائیں گی، نہیں، اندھا ہونا آنکھوں کی بصارت کو کھونا نہیں ہے، بلکہ دل کی بصیرت کو کھو دینا ہے:

" فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ٥ " (سورۂ ۲۲ حج آیت ۴۶)

" آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہیں بلکہ سینوں میں دل اندھے ہو جاتے ہیں"۔

اور سورۂ طٰہٰ میں ارشاد ہوا:۔

" وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى ٥ " (سورۂ ۲۰ طٰہٰ آیت ۱۲۴)

" جو ہمارے ذکر سے اعراض کرے تو اس کی معیشت تنگی میں ہوگی اور ہم اُس کو قیامت کے دن اندھا محشور کریں گے"۔

اس لیے کہ دنیا میں وہ ہمارے ذکر سے روگردانی کر رہا تھا، منھ پھیر رہا تھا—— اور وہ کہے گا——

" قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ٥ " (۲۰ طٰہٰ آیت ۱۲۵)

" پروردگار میں دنیا میں تو آنکھیں رکھتا تھا اب مجھے قیامت میں اندھا کیوں محشور کیا گیا ہے۔"

آواز آئے گی:۔

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰى ٥ " (سورۂ ۲۰ طٰہٰ آیت ۱۲۶)

" ہماری نشانیاں تجھ تک پہنچیں تھیں لیکن دنیا میں تو نے نظر انداز کر دیا اس لیے آخرت میں تجھ کو نظر انداز کر دیا گیا۔"

اِس طرح سلسلۂ عمل سے متّصل ہے قیامت، اور کب سے متّصل ہے۔ گفتگو یہاں

Presented by www.ziaraat.com

سے شروع ہوتی ہے۔ "سورۂ صٓ" میں رسولؐ کو حکم ہوتا ہے۔ کہدو اے رسولؐ:۔

"قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝ لا " (سورۂ ۳۸ صٓ آیت ۶۷)

"وہ ایک بڑی خبر ہے، وہ نباءِ عظیم ہے، وہ قیامت ہے۔"

اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝ (سورۂ ۳۸ صٓ آیت ۶۸)

تم قیامت سے منہ موڑتے ہو، وہ تو ایک بڑی خبر ہے۔" (ارشاد فرماتے ہیں پیغمبرؐ میں تو وہاں موجود نہیں تھا۔) (سورۂ صٓ آیت ۶۹)

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝

"جب کہ مَلَاءِ الاعلیٰ میں جھگڑا ہو رہا تھا۔"

اِنْ يُّوْحٰۤى اِلَيَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (سورۂ ۳۸ صٓ آیت ۷۰)

یہ تو مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ وہاں کیا گذری۔" وہ جھگڑا کیا تھا ... ؟

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝ (صٓ آیت ۷۱)

یاد کرو اس وقت کو جب ربّ نے کہا ملائکہ سے کہ میں مٹی سے ایک بشر کو پیدا کرنا چاہتا ہے۔"

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ (سورۂ ۳۸ صٓ آیت ۷۲)

جب میں اس کو درست کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو اس کو سجدہ کرنا۔"

"فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ لا " (سورۂ ۳۸ صٓ آیت ۷۳)

"پس سارے ملائکہ نے سجدہ کیا۔"

اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ط اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (سورۂ ۳۸ صٓ آیت ۷۴)

سوائے ابلیس کے۔ اس نے استکبار کیا اور کفر کرنے والوں میں سے تھا۔"

Presented by www.ziaraat.com

قَالَ يَآ اِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ (سورۂ ۳۸ ص آیت ۷۵)

"پوچھا گیا اے ابلیس! کس چیز نے تجھ کو منع کیا؟ جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا تھا تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا، کیا تو نے تکبّر کیا یا تو بلند مرتبہ والوں میں سے تھا؟"

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ (ص آیت ۷۶)

"اُس نے کہا، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اُسے مٹّی سے پیدا کیا، میں اُس سے بہتر ہوں۔"

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ (سورۂ ۳۸ ص آیت ۷۷)

"آواز آئی نکل جا یہاں سے تو یقینی طور پر مردود ہے۔"

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ (سورۂ ۳۸ ص آیت ۷۸)

"اور یقیناً تجھ پر میری لعنت ہے قیامت تک۔"

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ (سورۂ ۳۸ ص آیت ۷۹)

"اُس نے کہا مجھے قیامت تک تو مہلت دیدے۔"

"قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝" (سورۂ ۳۸ ص آیت ۸۰)

"فرمایا: اچھا ہم نے تجھے مہلت دی۔"

"اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝" (سورۂ ۳۸ ص آیت ۸۱)

"یہ مہلت ہم نے تجھے وقتِ معلوم تک کی دی ہے۔"

"قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝" (سورۂ ۳۸ ص آیت ۸۲)

"اُس نے کہا، تیری عزّت کی قسم میں سب کو بہکاؤں گا۔"

"اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝" (سورۂ ۳۸ ص آیت ۸۳)

"تیرے مخلص بندوں کو میں بہکا نہیں سکوں گا۔"

یہ سب نباءِ عظیم کی بحث میں باتیں آرہی ہیں، ــــــ مالکِ کائنات نے

Presented by www.ziaraat.com

ارشاد فرمایا :۔

" اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ۝ " (سورۂ حجر ۱۵ آیت ۴۲)

" بلاشبہ میرے بندوں پر تجھے کوئی اختیار نہیں ہے۔"

ابلیس نے کہا کہ پروردگار اب تو میرا پروگرام بھی تو سُن لے کہ میں کیا کرنے والا ہوں۔

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ (سورۂ اعراف آیت ۱۶)

" میں تیرے صراطِ مستقیم پر ضرور جا کر بیٹھوں گا۔" جب تو نے مہلت دی ہے تو مسجدوں میں بھی نظر آؤں گا، عبادت گاہوں میں بھی نظر آؤں گا، اُس منزل پر بھی جاؤں گا جہاں دنیا سمجھتی ہے کہ شیطان نہیں آسکتا، تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا۔"

" ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ۝ " (سورۂ اعراف آیت ۱۷)

" میں اُن پر حملہ کروں گا آگے سے، پیچھے سے اور اُن کے داہنے سے اور اُن کے بائیں سے ہر طرف سے اُن کو بہکاؤں گا اُن کو چاروں طرف سے گھیر لوں گا یہاں تک کہ وہ میرے ہو جائیں۔"

وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ۝ (سورۂ اعراف آیت ۱۷)

" نتیجہ یہ ہوگا کہ تو اپنے بندوں کی اکثریت کو شکر گذار نہیں پائے گا۔" عملِ شیطانی کا انجام، کہ اکثریت شکر گذار نہیں رہے گی ۔۔۔!

ذاتِ واجب نے یہ اعلان نہیں کیا کہ اکثریت میرے ساتھ ہوگی، ذاتِ واجب نے اُس کی ضد میں یہ نہیں کہا کہ نہیں اکثریت تو میرے ساتھ ہے، بلکہ اُس نے کہا:

" قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ۝ (سورۂ سبا ۳۴ آیت ۱۳)

" بہت کم، قلیل بندے میرے شکر گذار ہوں گے۔"

Presented by www.ziaraat.com

مجھے اکثریت کی پروا نہیں ہے، اس لیے کہ:

" اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ٥ " (سورہ ۲ بقرہ آیت ۱۰۰)

" اکثریت بے ایمان ہے "

" اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥ " (سورہ ۳ آل عمران آیت ۱۱۰)

" اکثریت بدکار ہے، فاسق ہے "

" اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ٥ " (سورہ ۵ مائدہ آیت ۱۰۳)

" اکثریت بے عقل ہے۔ "

" اَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ " (سورہ ۱۶ آیت ۸۳)

" اکثریت کافر ہے۔ "

شیطان کو مہلت دی گئی، اس نے کہا کہ اکثریت کو بہکاؤں گا، ذاتِ واجب نے فرمایا ہاں، اکثریت شکر گذار نہیں ہے، جا اب تو یہ بھی کرلے۔ ارشاد ہوا:-

" وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ٥ " (سورہ ۱۷ بنی اسرائیل آیت ۶۴)

ہم اجازت دیتے ہیں، اپنی آواز سے جس کو ہٹانا چاہے ہٹا دے، جس کو بہکانا چاہے بہکا لے، اُن کو جذب کرلے اپنے پیادوں کو لے کر اور لشکروں کو لے جاکر، اور اُن سے وعدے کر، اور شیطان نہیں وعدہ کریگا مگر جھوٹا۔"

" لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ٥ " (سورہ ۱۷ بنی اسرائیل آیت ۶۲)

" اب ذریتِ آدمؑ کو تباہ کردوں گا چند انسان بچ جائیں گے۔"

ذرا اِس پر غور کیجیے آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا، ناراض آدمؑ ہے، غصہ نکلتا ہے ذریتِ آدمؑ پر

Presented by www.ziaraat.com

غصّہ نکلتا ہے اولادِ آدمؑ پر، کہ اِن کو بہکاؤں گا' آدمؑ کی پوری ذرّیت کو تباہ کردوں گا' تو جب بھی کہیں عداوت کی آگ بھڑکتی ہے بدلہ ذرّیت سے لیا جاتا ہے۔

غصّہ اولاد پر ہوتا ہے' اولاد سے انتقام لیا جاتا ہے۔ آواز آئی جاؤ.....

" اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ (سورۂ بنی اسرائیل ۱۷ آیت ۶۵)

" لیکن میری عبدیّتِ مطلقہ میں جو بندے ہیں اُن پر تیرا اقتدار نہیں ہے۔"

وہ اِن تمام منازل کو طے کرتے ہوئے چلا' ـــــ اور اب آئی قیامت ـــــ ...." وَقَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ط"

" اور شیطان نے آواز دی جب امر پورا ہوگیا' (سورۂ ابراہیم ۱۴ آیت ۲۲)

فیصلہ ہوگیا' اب شیطان نے آواز دی اللہ کا وعدہ سچا ہے' اور جو میں نے وعدہ کیا تھا وہ جھوٹا ہے۔"

آج نہیں ـــــ شیطان یہ سب قیامت میں کہے گا..... مگر قرآن نے قیامت کی آواز کو سنا کر یہاں چونکا دیا.....

فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ط" (سورۂ ابراہیم ۱۴ آیت ۲۲)

" مجھے ملامت نہ کرو اپنے نفسوں کو ملامت کرو۔"

مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ ط (سورۂ ابراہیم ۱۴ آیت ۲۲)

آج نہ میں تمہارا مددگار ہوں اور نہ تم میرے مددگار ہو۔"

آج شیطان تنہا ہوگیا' آج اُس نے اپنے تمام ساتھیوں کو جواب دے دیا کہ آج میں تمہارا ساتھی نہیں ہوں۔

" لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ج " (سورۂ یونس ۱۰ آیت ۵۴)

" جب عذاب کو دیکھیں گے "

Presented by www.ziaraat.com

وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ (سورۃ ۲ بقرہ آیت ۱۶۶)

"اور سبب کٹ جائیں گے، باہمی تعلقات ٹوٹ جائیں گے۔"

ایسے موقع پر اعراف کی بلندیوں پر وہ مردانِ خدا کھڑے ہوں گے .....

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (سورۃ ۳۸ ص آیت ۸۳)

"تیرے مخلص بندوں کے علاوہ" ......

کسی اور کی مجال نہیں ہے جو محوِ گفتگو ہو، اجازت تکلم ملے، یہی وجہ ہے کہ اسلام میں یا اوّلین و آخرین میں کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ قیامت میں اللہ سے میری یہ گفتگو ہوگی، میں اللہ سے یہ باتیں کروں گا، میں اس طرح سے سفارش کروں گا، میں اپنے دوستوں کو بچالوں گا، کسی نے یہ گفتگو نہیں کی، اور کسی نے یہ باتیں کی ہیں تو علیؑ نے کی ہیں، یا فاطمہؑ زہرا نے کی ہیں یا زین العابدینؑ نے کی ہیں یا حضرت امام جعفر صادقؑ نے یہ باتیں کی ہیں کہ قیامت میں ہم اپنے دوستوں کے لیے ہیں۔ یہ ایک سرسری جائزہ تھا۔ میں نے یہاں کی تقریروں میں "صحیح بخاری" اور "مستدرک حاکم" سے مسلسل حدیثیں پڑھیں، میں دوسروں کے اقوال کو نقل کرتا رہا، جہاں بخاری نے یہ کہا کہ آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ، یہ قیامت کے دن کہیں گے کہ سب آج کے دن محمدؐ کے پاس جاؤ جو مغفور ہے۔ یہ بخاری کی حدیث ہے اور ہم نے نبیؐ کو جس طرح پیش کیا تھا وہ یہ ہے کہ عقلِ اوّل سے کائنات شروع ہوئی اور محمدؐ پر جاکر کائنات ختم ہوگی۔

ابتداء محمدؐ، انتہا محمدؐ، اگر ابتداء میں محمدؐ کے ساتھ کوئی ہے تو انتہا میں بھی وہ محمدؐ کے ساتھ رہے گا، اگر پیغمبرؐ نے یہ کہا: ----

"اَنَا وَ عَلِيٌّ مِنْ نُوْرٍ وَّاحِدٍ"

تو قیامت تک یہ سلسلہ رہے گا، اِس لیے کہ کلامِ پیغمبرؐ نہیں بدلتا، جہاں بات

Presented by www.ziaraat.com

بدل جاتی ہے وہاں ظلم آجاتا ہے، اسی لیے بخاری کو یہ کہنا پڑا، اللہ کی بارگاہ میں سب سے پہلے علیؑ فریاد کے لیے آئیں گے کہ مجھ سے یہ دشمنی کی گئی، ــــ!

گفتگو اس منزل پر پہنچی، اب توجہ فرمائیں، نہروان کی جنگ ختم ہوئی، امیرالمومنینؑ کوفے پہنچے، یہودیوں کا سردار آیا راس الجالوت، اُس نے کہا یا علیؑ کچھ باتیں پوچھنی ہیں۔ اور وہ یہ کہ آج آپ زندگی کے اُس موقف پر کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔

نو۹ محرم کی میری تقریر محفوظ کیجیے، میں اہم ترین گفتگو کرتا ہوں اس دن میرے پاس وقت ہے اور مجھے معلوم ہے یہاں سے کس وقت جلوس برآمد ہوگا۔ اس لیے ضروری ہے کچھ اہم باتیں سمجھاؤں ــــ

راس الجالوت نے امیرالمومنینؑ سے کہا کہ آج آپ ایسے موقف پر ہیں کہ ہم آپ کو ایسے ہزاروں انسانوں کو قتل کرتے دیکھ رہے ہیں، نہروان کی لڑائی، ہزاروں آئے اور صرف نو۹ بچے۔ جمل، صفّین، علیؑ کس سے لڑ رہے تھے، یہ بدر، اُحد، خندق اور خیبر نہیں ہے، علیؑ مسلمانوں کو قتل کر رہے تھے اس کے باوجود علیؑ کرّم اللہ وجہہٗ ہیں، اور قیامت تک کرّم اللہ وجہہٗ رہیں گے، کوئی علیؑ کی جگہ پر اس طرح سے قیام کرے اور چار مسلمان بھی اُس کے ہاتھ سے قتل ہو جائیں، اس کا کیا موقف ہوگا، جمل، صفّین، نہروان، ــــ

راس الجالوت نے گھبرا کر کہا، آپ ایسے موقوف پر ہیں جہاں کسی کی مجال نہیں ہے جو آپ کے عمل پر نکتہ چینی کرے، اس لیے کہ آپ کا علم، آپ کا تقدّس، آپ کی عبادت، آپ کے عدالت کی قوّت یہ بتلا رہی ہے کہ آپ جو کچھ کر رہے ہیں وہ حق کر رہے ہیں۔

آپؑ نے پوچھا، راس الجالوت! تو کیا پوچھنا چاہتا ہے؟ تو یہ پوچھنا چاہتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

کہ میں یہ بتلاؤں کہ میں نے علم کی کیا خدمت کی ہے، سُن اے راس الجالوت، سُن!
اللہ ہر نبیؑ اور نبیؐ کے وصیؑ کا امتحان لیتا ہے، اللہ نے میرا امتحان چودہ ۱۴
مرتبہ لیا، ہم نے نبیؐ کی زندگی میں ساتؔ امتحان دیے، اور وفاتِ نبیؐ کے بعد
بھی ساتؔ امتحان دیے، ہر منزل پر میں بفضلِ الٰہی صابر رہا اور کامیاب رہا
یہ علیؑ ہیں، یقین کی منزل آپ نے دیکھی، یہ علیؑ ہیں جو اُنیسویں ۱۹ ماہِ رمضان کی
صبح قبلہ رو ہو کر کہہ رہے تھے، پروردگار قیامت کے دن تیرے انبیاءؑ و اولیاءؑ
اور ملائکہ تیرے سامنے کھڑے ہوں تو، تو گواہی دینا کہ علیؑ نے تیری عبادت میں
کوتاہی نہیں کی، یہ مقامِ علویہ ہے۔

راس الجالوت نے کہا، اے سیّد و سردار! میں اُن امتحان کے مقامات
کو سُن سکتا ہوں؟ آپؑ نے فرمایا: سُن، نبیؐ نے آواز بلند کی اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ
میں کمسن تھا اور بڑے عمر رسیدہ وہاں موجود تھے اور کوئی رسولؐ کی آواز پر
لبّیک کہنے کے لیے تیّار نہیں تھا، قدرت نے میرے بچپن میں میرا پہلا امتحان لیا
فطرتِ علویّہ بیدار ہے کہ نہیں، میں نے اُسی وقت کھڑے ہو کر کہا: اللہ کے
رسُولؐ! میں ان کی طرح نہیں ہوں، میں آپ کی مدد کروں گا، میرا امتحان ہوا۔
سب ہنستے چلے اور لوگوں نے مجھے غصّے سے دیکھا اور میری کمسنی کو دیکھ کر سب
نے کہا، یہ بچّہ کیا کہتا ہے؟ لیکن میں نے کسی کی پروا نہیں کی اور نہ میرے دل میں
ڈر پیدا ہوا، معلوم تھا مجھے کہ میں حق کے ساتھ ہوں اور حق میرے ساتھ ہے، پہلا
امتحان، یہ علیؑ کی زبان کے جملے ہیں، میں روایت کو نقل کر رہا ہوں۔ محمّد ابنِ بالویہ قمی
شیخ صدوقؒ سے، اور کتاب کا نام ہے "خصالِ صدوقؒ" علیؑ نے فرمایا میرا دوسرا
امتحان اُس دن ہوا جب کچھ لوگ جان بچانے کے لیے مدینے جانا چاہتے تھے اور
کچھ لوگ دولت کی حفاظت کے لیے گھر سے باہر ہی نہیں نکلنا چاہتے تھے، ایسے

Presented by www.ziaraat.com

ہیں ستّر قبائل کے سرداروں نے رسولؐ کو قتل کرنے کا عزم کیا، رسولؐ میرے پاس آئے اور مسکرا کر مجھ سے کہنے لگے کہ تم کیا اس بات کے لیے تیار ہو کہ تم کو میرے لیے قتل کر دیا جائے ؟ یہ علیؑ کے الفاظ ہیں، اللہ کے رسولؐ ! میں تو تیار ہوں' رسولؐ نے کہا پھر یا علیؑ ! میرے بستر پر سو جاؤ' یہ دوسرا امتحان' ــــ (آپ کا ذہن یہ کام کرتا رہے کہ اگر ان مقامات پر علیؑ نہ ہوتے تو کیا ہوتا) دعوتِ ذوالعشیرہ ــــ علیؑ نہ ہوتے تو کیا ہوتا، ہجرت کی رات، علیؑ نہ ہوتے تو کیا ہوتا' بستر پر نہ سوتے تو کیا ہوتا ؟ علیؑ کہتے ہیں میں رسولؐ کے بستر پر سو گیا" خصالِ صدوقؒ کے الفاظ یہ ہیں " جب اُنھوں نے اس بات کو جان لیا کہ یہ تو علیؑ ہیں تو اُنھوں نے مجھ پر تلواریں کھینچ لیں، اور مجھے قتل کرنا چاہا، مگر بستر پر میرے ساتھ میری تلوار تھی، میں نے تلوار لے کر اپنے آپ کو جھونک دیا وہ سب یہ دیکھ کر بھاگے کہ ہم علیؑ کے ہاتھوں کہیں قتل نہ ہو جائیں" ہماری جانیں ہائے اقدسِ امیرالمومنینؑ پر قربان' ارشاد فرماتے ہیں، تیسرا امتحان اُس دن لیا گیا جب کفّارِ قریش پکار کر کہہ رہے تھے کہ جن کا نام و نسب ہم کو معلوم نہیں ہے اُن کو میدان میں نہ بھیجنا ہم اُن سے لڑیں گے جن کا نام و نسب ہم جانتے ہیں' وہ ہم تھے جن کے نام و نسب سے دنیا واقف تھی' یہ جنگِ بدر' اللہ نے امتحان لیا اور ہم کامیاب ہوئے" اور اب فرماتے ہیں' جو امتحان اُحد کے دن لیا گیا اس سے بھی زیادہ سخت تھا۔ دنیا آواز دے رہی تھی کہ رسولؐ قتل ہو گئے اور میں سات علمبرداروں کو قتل کر چکا تھا، ستّر زخم میرے جسم پر آ چکے تھے، میری کہنیوں سے لہو ٹپک رہا تھا اور میں تلوار چلاتا جاتا تھا اور رسولؐ کو مڑ کے دیکھتا جاتا تھا اور رسولؐ کہتے جاتے تھے پریشان نہ ہونا اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ ۔ شیخ صدوقؒ لکھتے ہیں، کوفے کی مسجد بھری ہوئی تھی، راس الجالوت

Presented by www.ziaraat.com

پوچھا جاتا تھا اور علیؑ یہ سب بیان کرتے جاتے تھے اور سب سے مُڑ مُڑ کر پوچھتے جاتے تھے تم گواہ ہو نہ ــــ! سب کہتے تھے مولا ہم گواہ ہیں۔

فرماتے ہیں، میرا پانچواں امتحان جنگِ احزاب کے دن لیا گیا جب چاروں طرف سے سپاہی آرہے تھے اور مسلمانوں کا لشکر گھر گیا تھا، اور ایسے موقع پر عمرو ابنِ عبدوُد نے آواز دی کہ لشکرِ محمّدؐ سے کوئی نکلے اور میرا مقابلہ کرے، سب مسلمانوں نے کہا' یہ تو بہت بڑا پہلوان ہے، اِس کے مقابلے پر کون جاتے۔ ایسے موقع پر میں نے کھڑے ہو کر کہا: اَنَالَہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہ . . . . میں جاؤں گا۔ اور میں نے عمرو ابنِ عبدوُد کے سر کو کاٹا اور جب میں چلا ہوں تو دنیا مجھے اس طرح سے دیکھ رہی تھی جیسے عید کے چاند کو دیکھتے ہیں، کیا ایسا نہیں ہے؟ سب نے کہا، ہاں ــــ!

پھر میرا چھٹا امتحان خیبر کی جنگ میں لیا گیا: خیبر کی روداد آپ کو معلوم ہے، تفصیل نہیں بیان کروں گا، اکیلے علیؑ تھے آج، مورّخ جو چاہے لکھے، مگر خیبر Minus (منفی) علیؑ: خندق Minus علیؑ، ہجرت Minus علیؑ، دعوتِ ذوعشیرہ Minus علیؑ، بدر و اُحد Minus علیؑ: قیامت تک سمجھ میں نہیں آئیں گی یہ باتیں، ــــ!

علیؑ نے ارشاد فرمایا: میرا آخری (ساتواںؐ) امتحان اُس وقت لیا گیا' جب ساری اکثریت کفّارِ مکّہ کی مجھے گھیرے ہوئے تھی' وہ ننگے ہو کر خانۂ کعبہ کا طواف کرتے تھے، وہ برابر خانۂ کعبہ میں جاتے تھے، رسولؐ نے مجھ سے کہا کہ جا کر کہدو، سورۂ برأت (سورۂ توبہ) لے کر جاؤ اور اُن سے کہدو کہ خانۂ کعبہ میں آج سے مشرکین نہیں آئیں گے۔ میں نے جا کر اعلان کیا، مشرکین نے تلواریں کھینچ لیں، میں اکیلا تھا، رسولؐ ساتھ نہیں تھے، میں مکّے میں اکیلا تھا، مگر

Presented by www.ziaraat.com

جب میں نے تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھا تو سب سمجھ گئے، یہ تو فاتحِ خیبر ہے یہی قاتلِ مرحب و عنتر ہے، اسی نے عمر و ابنِ عبدوُد کو قتل کیا ہے یہ کسی کو نہیں چھوڑے گا۔ یہ سات امتحان نبیؐ کی زندگی میں ہوتے ——

فرمایا: سات امتحان میرے نبیؐ کے بعد لیے گئے، رسُولؐ کی آنکھیں بند ہوئیں، میں اکیلا تھا، میں پریشان تھا کہ ابھی ابھی مسجد میں اتنا مجمع تھا اور اب کوئی نہیں ہے، اب رسولؐ کی لاشِ پاکیزہ ہے اور میں ہوں۔ میں نے غسل دیا، میں نے حنوط لگایا، میں نے کفن پہنایا، میں دفن کرنے کے لیے چلا اور دنیا کہہ رہی تھی، علیؑ آؤ انصار مدد کرنے کے لیے تیار ہیں، خلافت بٹ رہی ہے۔ میں نے کہا کہ میں اس پاکیزہ لاش کو تو چھوڑ نہیں سکتا۔ یہ بعدِ رسولؐ میرا پہلا امتحان تھا —— !

دوسرا امتحان وفاتِ رسولؐ کے تیسرے دن ہوا، فاطمہؑ زہرا کا گھر جلنے لگا، گھر کا دروازہ جلا، میں وہی فاتحِ خیبر تھا، مگر میں سوچ رہا تھا کہ کیا کروں، میرے گلے میں رسّی تھی، میرا امتحان لیا گیا کہ میں صبر کروں، رسُولؐ کی ذرّیت کو کوثر بننا ہے، رسولؐ کو ابتر نہیں ہونا ہے، اگر میں تلوار نکالوں گا تو نبیؐ کے نواسے قتل کر دیے جائیں گے، میں نے صبر کیا۔ میں ڈر گیا کہ کہیں یہ حسنؑ اور حسینؑ کو قتل نہ کر دیں۔ میں نے صبر کیا۔

میرا تیسرا امتحان اُس وقت لیا گیا جب فاطمہؑ زہرا نے دربار میں فرمایا: کہ میرا حق چھین لیا گیا ہے، یا علیؑ تم نے دیکھا، فدک چھین لیا گیا، میں چُپ تھا، اِس لیے کہ اگر میں جنگ کرتا تو اسلام ختم ہو جاتا، عیسائی اور یہودی مدینے پر قبضہ کر لیتے، میں چُپ ہو گیا اور دربار سے نکل کر زہراؑ باباؐ کی قبر پر گئیں، اور کہا: بابا! آپؐ کے بعد مجھ پر وہ مصیبتیں پڑیں کہ اگر روز ہائے روشن پر

Presented by www.ziaraat.com

پڑتیں تو وہ دن شبِ تار ہو جاتے"، اِس امتحان میں بھی علیؑ صابر رہا۔ اور پھر میرا چوتھا امتحان لیا گیا ــــــ شورٰی میں، ایسے لوگوں کے ساتھ میرا نام ڈال دیا گیا کہ میں نہیں چاہتا کہ اُن لوگوں کی تفصیل دوں ۔ علیؑ کتنے بلیغ ہیں، علیؑ نے کسی اور واقعے کا ذکر نہیں کیا، شورٰی کا ذکر کیا۔ خطبۂ شقشقیہ میں بھی آپؑ نے شورٰی کے ذکر پر ایک آہ کی اور فرمایا: "ہائے علیؑ اور شورٰی" علیؑ کا نام اِن لوگوں کے ساتھ آئے، ــــــ!

اِس کے بعد میرے تین امتحان اور اللہ نے لیے ۔ ایک جمل میں، یہ پانچواں امتحان تھا۔ چھٹا امتحان صِفّین میں، ساتواں امتحان نہروان میں لیا گیا اور میں دیکھ رہا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھ رہے ہیں، روزہ رکھ رہے ہیں، جن کی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان ہیں، اور میں دیکھ رہا تھا کہ یہ قتل ہو رہے ہیں فقط اس لیے کہ اِنھوں نے اطاعتِ معصوم سے انکار کر دیا تھا۔ چودہ امتحان میں نے دیے، اب صِلہ کیا ہے، اب محشر میں صلہ کیا ملے، اب اگر علیؑ اعراف کی بلندیوں پر جائیں تو پیشانیوں کو دیکھ کر پہچانیں کہ تم اُدھر جاؤ، تم اِدھر آؤ، ــــــ علیؑ رَجُل ہیں ــــــ وہ رَجُل جو خیبر میں آیا، ــــــ وہ علیؑ جو جنّت اور جہنّم کے درمیان میں آتے تو قسیم جنّت والنّار، جنّت اور دوزخ کی تقسیم کرتا جائے اپنی محبّت اور عداوت پر، اگر کوثر پر آئے تو ساقیٔ کوثر بنے، اگر پیغمبرؐ کے پاس آئے تو صاحبِ لوائِ الحمد بنے، اور اگر آپ غالبؔ کی صدسالہ برسی منانا چاہتے ہیں تو غالبؔ کا شعر ہمیشہ یاد رکھیے :۔

میگویم و ہر آئینہ گویم ہزار بار
کارِ خدا بعرصۂ محشر کند علیؑ

دل تو چاہتا تھا کہ غالبؔ کو مسلسل پڑھا جائے، مگر ہوتا کیا ہے، اقبال پر

Presented by www.ziaraat.com

ساری تقریر سُن کر ایک صاحب اِسی جگہ سے یہ کہتے ہوئے اُٹھے، یہ بھی وہی نکلا، جب اقبالؔ پر میں نے پوری تقریر کی تو جب سارے اشعار پڑھے تو یہاں سے ایک صاحب یہ کہتے ہوتے اُٹھے، یہ بھی وہی نکلا، تو غالبؔ کے متعلق تو دنیا جانتی ہے :-

غالبؔ نام آورم، نام و نشانم مپرس
ہم اسداللہ ام و ہم اسد اللّٰہیم

منصورِ فرقۂ علیؑ اللّٰہیاں منم
آوازۂ انا اسداللہ در افگنم

از زندہ گوہرے چوں من اندر زمانہ نیست
خود را بخاکِ رہگذارِ حیدرؑ افگنم

یہ غالبؔ ہیں اِن کو شروع سے آخر تک سمجھنے کی کوشش کیجیے، اور یہ شعر سمجھنے کی کوشش کیجیے :

دلِ حسرت زدہ تھا مائدۂ لذّتِ درد
کام یاروں کا بقدرِ لب و دنداں نکلا

یہ غالبؔ کا شعر، علیؑ کی تاریخ ہے، غالبؔ کے شعر آپ نے سُنے یہ غالبؔ کا عقیدہ ہے، یہاں تو بات بات پر کُفر کا فتوٰی ہے، ہوسکتا ہے غالبؔ پر کفر کا فتوٰی لگا دیں۔ بہرحال غالبؔ نے اُردو ادب پر احسان کیا ہے اور اُس احسان کی وجہ یہ ہے کہ محبّتِ علیؑ دل میں تھی، ــــــ !!

بہرحال، جنّت و دوزخ کی تقسیم علیؑ کے ہاتھ میں، لواءِ الحمد علیؑ کے

Presented by www.ziaraat.com

ہاتھ میں، ساقیٔ کوثر ہیں علیؑ، رجالِ اعراف ہیں علیؑ۔ ایسے ذمّے دار معصومؑ سے کوئی حدیث کوئے کر یہ کہے :۔

" مَنْ بَکٰی عَلَی الْحُسَیْنِ اَوْ اَبْکٰی اَوْ تَبَاکٰی وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃ "

کسی کے دل میں آگ کیوں لگتی ہے، کوئی گھبراتا کیوں ہے' جو روئے حسینؑ پر ہم اُس پر جنّت کو واجب کریں گے "۔ رو نہیں سکتا جب تک کہ محبّت نہ ہو، محبّت آ نہیں سکتی جب تک کہ اخلاص نہ ہو، اخلاص ہو نہیں سکتا جب تک کہ دامن سے وابستگی نہ ہو، دامن سے وابستگی ہو نہیں سکتی جب تک کہ محبوب کی مرضی پر زندگی نہ ہو، اس لیے کہا' حسینؑ پر رونے والے کے لیے جنّت واجب ہے۔

ہم کو یقین ہے ہمارا مقام کہاں ہے، ہم کو یقین ہے ہمارے منازل کہاں ہیں، ہم نے پیغمبرؐ کی آنکھوں سے دیکھا ہے، ہم نے علیؑ کی آنکھوں سے جنّت کو دیکھا ہے بخاری سے ایک روایت سُنیئے، پیغمبرؐ ایک روز مسجد میں خطبہ دے رہے تھے ارشاد فرمایا :۔

" خدا کی قسم میں حوضِ کوثر کو اس وقت دیکھ رہا ہوں "

اور علیؑ ارشاد فرماتے ہیں :۔

" متّقین کے دل جنّتوں میں ہیں۔ "

جنّت صرف حور و قصور کا نام نہیں ہے' جنّت صرف کوثر و تسنیم کا نام نہیں ہے، جنّت اُس محبّت کا نام ہے جو انسان کو کیف دے' جو انسان کو وجد دے' جو انسان کو دنیا کی ہر شے سے غافل کر دے، یا علیؑ یا حسینؑ — !

نو محرّم — تاسُوعا — حسینؑ نرغۂ اعداء میں گھر چکے ہیں — تقریر ختم ہو رہی ہے، جلوس کا وقت قریب ہے، علیؑ کا چودہ مرتبہ امتحان لیا گیا، کوئی علیؑ کا دوست ہے جو یہ کہے کہ اُس کا کتنی بار امتحان لیا گیا، اگر

Presented by www.ziaraat.com

نہیں کہہ سکتا ہے تو ہر وقت امتحان کے لیے تیار رہے، ـــــ تاسوعا، نویں محرم ہے، حسینؑ نرغۂ اعداء میں گھر گئے، ہر طرف سے گھر گئے، ہر تاریخ کو ایک ایک شہید کی مصیبت پڑھی گئی، کسی دن علی اکبرؑ کی مصیبت پڑھی گئی، کسی دن قاسمؑ کی مصیبت پڑھی گئی، کسی دن عباسؑ کی شہادت پڑھی گئی، لیکن اب حسینؑ اکیلے ہیں، داہنے جانب دیکھا، بائیں جانب دیکھا، ایک ایک دوست کو آواز دی، مسلم ابن عوسجہ، حبیبؑ ابن مظاہر، زہیرؑ قین، عابسؑ، شبیبؑ شاکری! قاسمؑ! علی اکبرؑ! عباسؑ! کسی نے جواب نہیں دیا، بے اختیار آواز دی کوئی ہے میری سواری کا لانے والا! کسی نے جواب نہیں دیا، گھوڑا گردن کو ڈالے ہوئے امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، پردہ اُلٹ کے بہن باہر آگئی، اور یہ کہتی ہوئی آئیں، بھائی! کیا اب آپؑ نے عزم کرلیا ہے کہ ہم کو خدا پر چھوڑ دیں، اچھا بھائی اگر ایسا ہے تو بہنوں سے ملتے جائیے، بیمار بیٹے سے رخصت ہو لیجئے۔ حسین ابن علیؑ خیمے میں آئے، پہلے عابدِ بیمار کے پاس آئے دیکھا بیمار بیٹا بے ہوش پڑا ہے، بیٹھ گئے اور سیدھا بازو تھام کر سورۂ حمد کی تلاوت کی، بیمار بیٹے نے آنکھیں کھولیں اور کہا: بابا ـــــ! کیا چچا عباسؑ نے شہادت پائی، کیا علی اکبرؑ شہید ہو گئے، قاسمؑ شہید ہو گئے؟ عونؑ و محمدؑ شہید ہو گئے، بابا کیا آپ اکیلے ہو گئے؟ فرمایا: ہاں سیدِ سجادؑ! اب کوئی نہیں ہے۔ اتنا سننا تھا کہ عابدِ بیمار بستر سے اُٹھ کر کھڑے ہو گئے حسینؑ نے کہا بیٹا تم کو میرے حق کی قسم لیٹ جاؤ، کہیں زمین حجتِ خدا سے خالی نہ ہو جائے، ہاں عابدِ بیمار جب مدینے جانا میرے دوستوں کو میرا سلام کہنا، اور کہنا جب کسی غریب کی مصیبت کو سننا تو مجھ پر رو لینا، جب ٹھنڈا پانی پینا تو میری پیاس کو یاد کرنا ـــــ" امام مظلوم "، عابدِ بیمار کے پاس سے اُٹھے اُمِ لیلیٰ کو دیکھا، اُمِ فروہ کو دیکھا، اُمِ کلثوم کو دیکھا، زینبؑ کو دیکھا اور اب آواز دی:۔

Presented by www.ziaraat.com

يَا زَيْنَبُ وَيَا اُمَّ كُلْثُومُ وَيَا سُكَيْنَةُ وَيَا رَقِيَّةُ عَلَيْكُنَّ
مِنِّي السَّلَامُ

تم سب پر میرا سلام، تم سب پر حسینؑ کا سلام آخر، زینبؑ آگے بڑھیں بھائی میں کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں، بیٹھ جائیے، حسینؑ ابن علیؑ زمین پر بیٹھ گئے، زینبؑ تین مرتبہ بھائی کے گرد پھر کر کہنے لگیں ذرا گلے کو بلند کیجئے، بہن نے بھائی کے گلے کے بوسے لیے اور کہا یہ اماں کی وصیت تھی، اماں نے کہا تھا کہ زینبؑ! جب حسینؑ رخصتِ آخر کے لیے آئے تو میری طرف سے حسینؑ کے گلے کے بوسے لینا "ــــــ"

ہزاروں آدمی دھوپ میں کھڑے ہیں ــــ بس اتنا کہہ سکتا ہوں کہ تمہارا امام دھوپ میں کھڑا ہوا ہے، مجھے احساس ہے کہ آپ کو زحمت ہو رہی ہے، خواتین اور بچوں کو زحمت ہو رہی ہے، دھوپ بہت تیز ہے، گرمی ہے، پیاس لگ رہی ہوگی، کچھ دیر صبر کر لیجیے ــــ محرم کی نو تاریخ آگئی مہمان کی رخصت قریب ہے، بس اس طرح رخصت کرو کہ زہراؑ تم سے مطمئن جائیں آج کی رات قدر کی رات ہے ایک ایک لمحہ آنسو چاہتا ہے، ہائے حسینؑ، ہائے حسینؑ ــــ مولاؑ! اگر زندہ رہیں گے تو اگلے سال پھر یہ غم ہوگا ــــ آپ کی بارگاہ میں آئیں گے، ــــ!!

حسینؑ نے سب کو رخصت کیا، بہن نے خیمے کا پردہ اٹھایا، حسینؑ گھوڑے کے قریب آئے، رکاب میں پاؤں رکھا، پشتِ زین پر بلند ہوئے ایک مرتبہ آواز دی ذوالجناح! یہ میری آخری سواری ہے، اب زحمت نہ دوں گا ــــ ذوالجناح ــــ چلا اور رکا، پوچھا: چلتا کیوں نہیں ہے، اس نے سر کو جھکا لیا، حسینؑ نے جھک کر دیکھا، ایک تین برس کی بچی گھوڑے کے

Presented by www.ziaraat.com

قدموں سے لپٹی ہوئی پکار رہی ہے، بابا! نہ جاؤ، بابا! نہ جاؤ، ٹھہرو بابا، ـــــ حسینؑ ابنِ علیؑ گھوڑے سے اُترے، کہا، سکینہؑ ــــ! کیا بات ہے، سکینہ، کیوں روکتی ہو بیٹی، ـــــ سکینہ مجھے جانے دو، شاید پانی مل جائے تمہارے لیے، تم بہت پیاسی ہو، یہ سنتے ہی دہل گئیں، ڈر گئیں ـــــ کہا: بابا پانی کا نام نہ لیجیے، چچا بھی یہی کہہ کر گئے تھے، ـــــ اب تک نہیں آئے چچا، بابا میں پیاسی مرجاؤں گی، آپ نہ جائیں بابا۔ بچّی کو گود میں لیا، اور کہا سکینہ بی بی دیکھو اگر زمین پر ٹھوکر ماریں تو چشمۂ آب جاری ہو سکتا ہے۔ یہ کہہ کر زمین پر ٹھوکر ماری چشمہ جاری ہوا، حسینؑ نے ایک کوزۂ آب بھر لیا، کہا لو سکینہ پی لو، مگر بیٹی ذرا سامنے دیکھو، اب جو سکینہ نے دیکھا، لاکھوں انسان ہیں جن کی زبانیں شدّتِ تشنگی سے باہر نکل آئی ہیں، کہا، بابا! یہ کون ہیں جو مجھ سے زیادہ پیاسے ہیں؟ کہا: سکینہ! اگر تم آج پانی پی لوگی تو یہ قیامت میں پیاسے رہ جائیں گے، یہ ہمیشہ پیاسے رہ جائیں گے، سکینہ! آج پانی نہ پیو۔ اتنا سُننا تھا کہ کوزۂ آب سکینہ نے پھینک دیا۔ سکینہؑ کے چچا نے چُلّو میں پانی لیکر پھینکا تھا یا سکینہؑ نے کوزۂ آب پھینک دیا۔ وہ چچا ہے، یہ بھتیجی ہے، سکینہ باپ کے دامن سے لپٹ گئیں، کہا بابا! آپ پھر واپس آجائیں گے؟ ہاں بیٹی ہم کوشش کریں گے ـــــ!!

مگر جب ذوالجناح آیا، زین ڈھلی ہوئی تھی، باگیں کٹی ہوئی تھیں، سکینہؑ گھوڑے کے قدموں سے لپٹ گئیں ـــــ ذوالجناح! میرا بابا نہیں آیا ـــــ"

⁂ ⁂ ⁂

Presented by www.ziaraat.com

مجلسِ عاشورہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رِضًا بِقَضَائِہٖ وَتَسْلِیْمًا لِاَمْرِہٖ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَدِّکَ وَ اَبِیْکَ وَ اُمِّکَ وَ اَخِیْکَ وَعَلَی الْاَئِمَّۃِ مِنْ بَنِیْکَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

میں نے پہلے فرزند رسولؐ کو سلام کیا اب آپ حضرات سے صرف اتنا عرض کروں گا کہ بہت تکلیف دی۔ بہت تکلیف دی مسلسل آتے رہے اب کوئی آپ کو زحمت نہیں دے گا۔ اب کوئی آپ کو تکلیف نہیں دے گا مگر آج کے بعد خود ڈھونڈتے پھریں گے ایک بے چینی سی محسوس ہو گی کہ ہائے اب یہ وقت کیسے بسر ہو۔ ظاہر ہے کہ میں نے کل ہی عرض کیا تھا کہ میں دسویں محرم کو دعا کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ دعا نہیں کروں گا۔ وہ آپ کے احوال سے آپ کی شہزادی باخبر ہے اس لئے میں دعا نہیں کروں گا۔ اب وہ آپ کے دل کا خلوص آپ کی آواز میں دعا نہیں کروں گا۔ مگر میری ایک تمنّا ہے معلوم نہیں یہ مہلت آپ کو موقع دے کہ نہ دے۔ برسوں گزر گئے برسوں گزر گئے مجھے چیختے چیختے عاشور کے دن فقط اتنی تمنّا رہتی ہے کہ یہ مجمع ہو۔ حسینؑ کا ذکر ہو اور بی بی فاطمہؑ آجائیں۔ اور میں کہوں سواری آئی۔ حقیقت یہ ہے کہ حسینؑ ابنِ علیؑ نے ہم کو پہچنوایا ملت کو پہچنوایا حسینؑ ابن علیؑ نے ملّت اسلامیہ پر احسان کیا اور پھر سجدہ اور تقرب نے ظاہر کر دیا کہ حسینؑ ابنِ علیؑ یہ چاہتے تھے کہ اس معراج کمال انسانیت پر فائز ہوں کہ جہاں صرف وہ دوستان خدا فائز ہوتے ہیں جہاں یہ آواز دی جاتی ہے۔

یاایھا النفس المطمئنۃ ٥ میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ۔ اے صاحب نفس مطمئنہ

ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ ٥ فادخلی فی عبادی ٥ وادخلی جنتی ٥

تو بس یہ نہیں کہ بے اختیار آپ نے میدان میں پہنچ کر سر رکھ دیا ہو بلکہ آپ نے یہ بتلایا کہ فاتح خیبر

Presented by www.ziaraat.com

کا بیٹا بھی ہوں۔ فاتح بدر و حنین کا بیٹا بھی ہوں۔ اس پیاس میں لڑوں گا اولاد کو کھو کر لڑوں گا۔
چنانچہ اب جو حوالے دیئے جا رہے ہیں اس پر نظر رہے کہ رجب کی زیارت، نیمہ شعبان کی زیارت
عیدین کی زیارت اور خصوصیت سے امام صادق نے کہا کہ اربعین کی زیارت اور زیارت میں
فرزند رسولؐ سے یہ کہا کہ مولا آپ نے جہاد کا حق ادا کر دیا یہ زیارتوں کی گنتی ہے اور امیر المومنینؑ
کی زیارت میں اسی طرح سے آپ پائیں گے مگر تفصیل کے ساتھ اس کا کل میں نے تذکرہ کیا کہ مولا
آپ نے مارقین سے جہاد کیا، ناکثین سے جہاد کیا، قاسطین سے جہاد کیا، مگر جب اس سلسلے میں
ایک بات اور وہ یہ کہ جہاد ہی وہ منزل ہے کہ جہاں انسان کمالِ جہاد پر اپنے وعدے کو وفا کرتا ہے
اسی لئے اربعین کی زیارت میں امام نے کہا یہ کہو۔

اشہد انک وفیت بعھد اللہ وجاھدت فی سبیل اللہ حتی
اتاک الیقین ٥ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے اپنے وعدے کو پورا کیا اور اللہ کی راہ میں جہاد
کیا۔ جو حق تھا جہاد کا۔ امیر المومنینؑ، امیر المومنینؑ تشریف فرما ہیں کوفے میں اطلاع ملی کہ سفیان ابن عوف
بنو غامس کے سردار میں جو مسلمان تھا اس نے انبار پر جو فرات کے قریب ایک گاؤں تھا پر حملہ کر دیا اور
ایک ذمی عورت کے کان کی بالی اتار لی اور ایک مسلم عورت کی چادر کو چھینا ہے۔ تو بے اختیار آپ نے
جو خطبہ دیا وہ نہج البلاغہ میں قیامت تک محفوظ رہے گا۔

"جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو خداوند علی اعلیٰ اپنے خاص بندوں
کے لئے کھولتا ہے۔" اور پھر آخری دن علیؑ کا صفین میں اور اس کے بعد علیؑ کی شہادت آخری خطبہ
علیؑ کا نہج البلاغہ میں موجود ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ عمار کہاں ہیں؟ ابن تیہان کہاں ہیں؟ یہ
ذوالشہادتین کہاں ہیں۔ جب سب شہید ہو چکے تھے ایک ایک کو آواز دی شہدا میں سے کہتے ہیں
کہاں ہیں۔ پکار کے دو مرتبہ کہا۔ الجہاد۔ الجہاد۔ صفین کو جہاد قرار دیا۔ یہ خیال رہے کسی کے ذہن
میں یہ بات نہ آئے کہ اگر۔ اگر اس طرح سے ختمی مرتبت کے پیغام کو پہنچاتے ہوئے کوئی اپنے دل
میں یہ سمجھے کہ کلمہ گو ہے مسلمان ہے۔ نہیں کل جیسا کہ عرض کر رہا تھا۔

Presented by www.ziaraat.com

یاایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین ہ (سورہ توبہ آیت ۷۳)

تو یہ جہاد کا سلسلہ تھا جو علیؑ اور حسینؑ کی خدمتوں میں اور ان کی کوششوں میں اور ان کے جذبے میں پایا گیا تو یہ وہی منزل ہے کہ یہ نہیں کہا کہ میدانِ کربلا میں پہنچے اور سر رکھ دیا۔ نہیں جہاد کیا اور جدوجہد کی اور اسی جدوجہد کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کو صحیح معنی میں مجاہد کہتے ہیں وہ ایک جہاد کرنے والا جس کی دنیا میں نظیر نہیں ہے مگر افسوس یہ ہے کہ الفاظ کا استعمال کچھ اس طرح سے ہوتا چلا اور اردو، فارسی اور عربی ادب سے ناواقف احباب نے جب قلم کا استعمال شروع کیا تو انہوں نے وہ راہیں اختیار کیں جو قوم تو قوم خود میرے لیئے تکلیف دہ ہوگئیں اور مجھے تکلیف اس دن ملی جب میں نے پانچویں محرم کو ایک محترم نمبر دیکھا ندائے بلتستان کا اس میں میری تصویر تھی جس تصویر کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔ میں دلوں میں ہوں مرجاؤں گا تب بھی رہوں گا مجھے ضرورت نہیں تھی مگر اس کے نیچے لکھ دیا سفیر سید الشہداء میں نے منور عباس صاحب ایڈووکیٹ سے کہا تھا کہ جا کے کہو میری آواز ساتھ نہیں دے رہی ہے کہ مجھے دُکھ ہوا مجھے تکلیف ہوئی اس لئے کہ سفیر سید الشہدا، فقط مسلم بن عقیل کا نام ہے الفاظ کے غلط استعمال سے ہم کو تکلیف ہوتی ہے کم از کم میری حد تک تو دنیا ذمہ دار ہوگی۔ اک تار مجھے دیا رات میں فروغ عزا نے کہ میں منبر پر عرض کروں آپ کی خدمت میں کہ میرا کیا موقف ہے میرا موقف یہ ہے کہ خدا اور رسولؐ گواہ ہیں ذات عزوجل گواہ ہے کہ مجھے اپنے صرف نام سے کوئی پکارے مجھے قطعاً پسند نہیں ہے یہ بات۔ مجھے دُکھ ہوا تکلیف ہوئی اور خجالت سی محسوس ہوئی کہ لکھنے والے نے سفیر سید الشہدا، لکھ دیا اور اب منور عباس صاحب نے ساتھ میں کہا تھا کہ جنہوں نے بغیر میری کسی تحریر کے میرے نام سے پیغام بھی دے دیا اور اسی ندائے بلتستان نے گزشتہ سال میرے نام سے میرا پیغام بھی چھاپ دیا تھا اور میرے دستخط بھی کر دیئے تھے اس لئے ظاہر ہے کہ میں ان کے متعلق تو کچھ نہیں کہتا ہر ایک اپنا اپنا راستہ جانتا ہے مگر کم از کم میری حد تک میں معروضہ کروں گا کہ میرے نام کے ساتھ کوئی لفظ ایسا نہ لکھا جائے اور اگر وہ نہ کاٹ سکیں اور اگر آپ لینا چاہیں تو اس کو کاٹ کر لیں اس لفظ کو کاٹ کر لیں آپ نے سن لیا میری صراحت ہے

Presented by www.ziaraat.com

یہ اور مجھے اس کی ضرورت اس لئے نہیں ہوئی کہ مجھے کہا گیا ہے کہ میں کہوں نہیں۔ مجھے تکلیف ہوئی مجھے دُکھ ہوا اس لئے کہ میں جب خود یہ جانتا ہوں کہ جو الفاظ معصومین کے لیئے ہیں اگر وہ کسی کو دے دیئے جائیں تو مجھے جو تکلیف ہو سکتی تھی وہی ہوئی اور قومی نظم و نسق کے لئے یہ لازم ہے کہ جو قوم کے خدمت گار کوئی درخواست کریں کوئی خواہش کریں تو اُن کو اہلِ قلم حضرات غور سے سُنیں اور ضد نہ کریں اب بھی وقت ہے اور اگر پریس میں پرچہ ہے ظاہر ہے جیسا کہ میں سن رہا ہوں اس لفظ کو حذف کیا جائے یا تصویر ہٹا دی جائے۔ اب رہا ہم ہمیشہ ایک کا ثبوت دیتے رہے زندگی گزر گئی ہماری ایک ثبوت وہ یہ کہ محبت مولا مرضی مولا ان کی مرضی ان کی محبت ان کی معرفت اور اسی میں اپنے وقت کو گزار رہے ہیں اور خدا اور رسولؐ گواہ ہیں خدا مقدس لم یزل و لم یزال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر اسی مرضی مولا کے ڈھونڈنے میں اگر موت آجائے تو پیچھے نہیں ہٹیں گے مگر۔ مگر حسینؑ کا نام لے کر اُن کا ماتم کرتے ہوئے کبھی یہ چاہنے کی کوشش نہیں کریں گے کہ جارحیت ہو کبھی یہ چاہنے کی کوشش نہیں کریں گے کہ کہیں بار بار کہتا ہوں ہر سال کہتا ہوں آج پھر کہتا ہوں کہ آپ پر پتھر برسیں یا آگ آئے اپنے راستے سے جائیے۔ اپنا راستہ اختیار کیجئے۔ دیکھتے رہیئے دنیا کو ارے جہاں سرِ حسینؑ پر پتھر آئے تو تم کو کیا تکلیف ہو مسلسل باوجود اس خستگی کہ ہر آن ٹیلیفون پر رہتا ہوں میں چل نہیں سکتا ہوں۔ ہر آن ٹیلیفون پر رہتا ہوں کنٹرول مسلسل اطلاع دینا رہتا ہے کہ اب یہاں پہنچے اب یہاں پہنچے۔ اب یہاں پہنچے شام تک یہی تشویش رہتی ہے کہ آپ کس طرح سے جاتے ہیں آپ کس طرح سے چلتے ہیں میرے دل کی آواز ہے کہ راستے سے سیدھے جائیں اور جو وقت دیا گیا ہے اس وقت کا خیال رکھیں ایک اور جو مرکز آپ کے ذہن میں رہے کہ یہاں نقصان پہنچا ہے تو وہاں گھبرائیں نہیں۔ پریشان نہ ہوں۔ اپنا ماتم کریں۔ ماتم کریں آگے بڑھیں ایک ماتمی دستے اور دوسرے ماتمی دستے کے درمیان جگہ نہ چھوڑیں مل کے چلیں۔ مل کے چلیں تاکہ دنیا دیکھے وہ یہ کہ ماتم کرنے والے کسی نظم و نسق کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ اور پھر ایک بات جو اسی سلسلے میں ہے کہ اگر کبھی کہیں کسی مقام پر یہ محسوس ہو کہ کسی عَلم یا ذوالجناح پر کسی نے کچھ پھینک دیا تو آپ کی ذمہ داری نہیں ہے قطعاً نہیں ہے آپکی ذمہ داری آپکی ذمہ داری ماتم۔ وہ آپ کے کارکنوں کی ذمہ داری ہے وہ آپکے (ADMINISTRATION)

Presented by www.ziaraat.com

ایڈمنسٹریشن کی ذمہ داری ہے اس نظم و نسق کی ذمہ داری ہے۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے اطلاع دینے والے کہ یہ ہوا مگر راستہ چھوڑ کر گلیوں میں جانا مناسب نہیں ہے دیکھئے ایک عجیب بات وہ یہ کہ آج آپ بھی جلوس نکال رہے ہیں اور میرے سنّی بھائیوں کا بھی جلوس نکل رہا ہے جلوس تو ہے نہ کسی اور کے نام سے تو نہیں ہے دیکھو کہاں تک بات آگئی دنیا روک رہی تھی کہ ارے شیعہ سبیل بناتے ہیں ارے سنّیوں سبیل نہ بناؤ، مگر سنّیوں نے مان لیا نہیں ہر سال دیکھتے جائیے ان کی سبیلوں میں اضافہ ہوا ہے جہاں جاتے ہیں سبیں جہاں دیکھتے ہیں علم جہاں دیکھتے ہیں برابر۔ برابر یہی لکھا ہوا ہے کہ پیاسں یہ سبیل ہے۔ یہ اس امام کی ہر حال سبیلیں بنیں بالکل اسی طرح ان کو روکا گیا ارے تم کیوں جلوس نکالتے ہو۔ تم کیوں جلوس نکالتے ہو جلوس وہ نکالے جو ماتم کرے تو کوئی رک گیا۔ نہیں۔ نہیں وہاں بھی الحمدللہ تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور میں خوش ہوں۔ کاغذ کی ضریح ہے کاغذ کے تابوت کاغذ کے مینار اور اسی طرح سے وہ پکارتے ہوئے جاتے ہیں یہ کس کا جلوس ہے کسی اور کے نام سے ہے وہ پیچھے آرہا ہے آپکو اجازت دی اور کہا جب آپ گذر جائیں تو اس جلوس کو موقع دیا جائے وہ بھی جا رہے ہیں تو اس لئے آپ اپنے وقت سے جائیں کہ اپنے وقت پہ آئیں۔

تو اس لئے ہم کو چاہیئے کہ ایک ایسی کیفیت رہے برادرانہ کہ بھئی ہم نے اس طرح سے اس کا حق ادا کیا وہ اس طرح سے اس حق کو ادا کر رہے ہیں چلو آج سب مل کر دسویں محرم کو منائیں آپ نے میری معروضات کو سن لیا میرے پیغامات کو سن لیا میں ظاہر ہے کہ معذرت خواہ ہوں کہ مجھ سے حق ادا نہ ہو سکا میں نے مجلسیں پڑھیں مگر میرے دل کو تسلی نہیں ہوئی ظاہر ہے کہ اس عالم میں جبکہ میرے معالج مسلسل یہ کہہ رہے ہیں کہ اب آپ مجلس نہیں پڑھ سکیں گے اب آپ مجلس نہیں پڑھ سکیں گے میں نے ضد کی مجلس پہ مجلس پڑھی آج یہاں تک پہنچ گیا اور مالک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں کہ اُس نے مجھے یہ موقع عطا کیا کہ میں فاطمہؑ کے لال کی خدمت میں دست بستہ عرض کروں کہ فاطمہؑ کے جانی کہ مجھ سے خدمت نہ ہو سکی فاطمہؑ کے لال مجھ سے خدمت نہ ہو سکی جاتے ہیں مولا خدا حافظ عباسؑ خدا حافظ۔ علی اکبرؑ خدا حافظ عون و محمد ام رباب کے شیرخوار بچے خدا حافظ۔ آپ ہمارے مہمان تھے مولا، ہمارے گھروں میں آبادی تھی۔ آپ جا رہے ہیں خدا حافظ۔ خدا حافظ ہم جس انداز میں خدا حافظ کہہ رہے ہیں کیا اسی طرح رخصت آخر بہن نے بھی کہا ہوگا ارے بہن تو تڑپ گئیں بچے تڑپ گئے۔ حسینؑ نے کہا اب ہم جاتے ہیں۔ اب ہم جاتے ہیں فاطمہؑ کا لال چلا۔ فاطمہؑ کا لال چلا خوب لڑائی ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

خوب لڑائی ہوئی۔ جناب زینبؑ نے عبداللہ ابن جعفر طیارؑ سے کہا عبداللہ میں شاہد عینی تھی اپنے بھائی کی لڑائی کی۔ میں تنہا تھی اور میں پردے کو اٹھا کے دیکھ رہی تھی میرا بھائی کبھی میمنہ پر جاتا کبھی میسرہ پر جاتا کبھی قلب پر جاتا اور بار بار یہ کہتا پیاسے کی لڑائی دیکھو جس کا جوان بیٹا مر گیا اس کی لڑائی دیکھو جب لڑائی ختم ہوئی آسمان کی طرف سر کیا حسینؑ نے وقت دیکھا اور کہنے لگے ہاں ہاں وقت آگیا۔ وقت آگیا۔ وعدے کے پورا کرنے کا وقت آگیا تلوار کو نیام میں رکھا زخمی ہونے چلے سینہ زخمی گلا زخمی ساعد زیبا زخمی بازو زخمی پیشانی زخمی اور پھر پشت ذوالجناح پہ جھومتے چلے اور دونوں ہاتھ ذوالجناح کے گلے میں ڈال کر کہا ذوالجناح علی اکبرؑ کے بازو اتار دے علی اکبرؑ کے بازو علی اکبرؑ کے پاس اتار دے ذوالجناح آہستہ آہستہ چلا ایک مقام پر پہنچ کر ذوالجناح رکا اور دو ہاتھ کانپتے ہوئے نکلے زمین سے۔

اُن ہاتھوں کا ملا جو سہارا حسینؑ کو ۔۔۔ مرکب نے بے تکان اُتارا حسینؑ کو
نیزہ سنان نے دوڑ کے مارا حسینؑ کو ۔۔۔ پھر تو رہا نہ ضبط کا یارا حسینؑ کو

بیٹھا جو ذوالجناح کہ آپ اُتریں زین سے
دو ہاتھ کانپتے ہوئے نکلے زمین سے (مرزا دبیر)

میرا مولا بیہوش ہو گیا۔ دیر تک بیہوش رہے۔ دیر تک بیہوش رہے اس کے بعد جب آنکھ کھلی قاتل کو سرہانے دیکھا اجازت نہیں دی پیشانی ۔ پیشانی مٹی پر رکھ دی اور کہا الٰہی میں نے اپنے وعدے کو پورا کیا اب تو بھی اپنے وعدے کو پورا کر، تیری قضا پر راضی ہوں تیرے حکم کو تسلیم کرتا ہوں اور پروردگار میں تیرے امتحان میں پورا اتر چکا "کوئی معبود نہیں ہے سوائے تیرے" اور اس کے بعد آہستہ آہستہ کچھ کہہ رہے تھے بعد میں کسی نے قاتل سے پوچھا قاتل آہستہ آہستہ کیا کہا۔ کہا تین مرتبہ کہا عباسؑ ۔عباسؑ۔ اے عباسؑ مگر عباسؑ تو نہیں آئے بہن آگئی۔ اس روایت پر خصائص زینبیہ میں علماء نے دستخط کئے ہیں جس پر ابوالحسن اصفہانی کے بھی دستخط ہیں بہن آ گئیں اور چلاتی ہوئی آئیں کہ سیدانی کو راستہ دو فاطمہ کی بیٹی کو راستہ دو، محمدؐ کی نواسی کو راستہ دو، ایک مرتبہ دور سے دیکھا بھائی کی لاش تڑپ رہی ہے پکار کے کہا "انت اخی" کیا تو میرا بھائی ہے۔ آواز آئی ۔ آؤ ۔ آگے بڑھ گئیں آستینوں کو الٹ دیا اور دونوں زانوں زمین پر رکھ دیئے اور بھائی کی لاش کو ہاتھوں پر بلند کیا۔

نوٹ:۔ اس مرثیہ میں کس کی زباں سے پیاس نے پائی یہ آبرو" یہ بند ہے۔

END

Presented by www.ziaraat.com